ھو المستعان

حصہ اول

تفسیر بشارات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ عہد عتیق و جدید

جس میں

صرف توریت شریف کی بشارات کی تفسیر ہے

موسوم بہ تفسیر

منتخبات العہدین

مؤلفہ

جناب مولوی سید محمد محی الدین خان صاحب جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام

خلد اللہ ملکہ

در بنگلور مطبع مفید عام بحسن اہتمام محمد قادر علی خان صوفی طبع شد

سنہ ۱۹۰۱ء

هو المستعان

حصہ اوّل

تفسیر بشارات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ عہد عتیق وجدید

جس مین

صرف توریت شریف کی بشارات کی تفسیر ہے

موسوم بہ تفسیر

منتخبات العہدین

مؤلفہ

جناب مولوی سید محمد محی الدین خان صاحب جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام

خلد اللہ ملکہ

در بنگلور مطبع مفید عام بحسن اہتمام محمد قادر علی خان صوفی طبع شد

سنہ ۱۹۰۱ء

فہرست مقدمہ تفسیر تنقیحات العہدین

فہرست منتخبات العہدین حصۂ اول

یعنی

تفسیر منتخبات توریت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

مجموعہ عہدین کی اصل کتابین عبرانی ہین جن کا عبرانی سے یونانی مین ترجمہ ہوا یونانی سے اور زبانون مین ترجمہ ہوا چونکہ یہ آسمانی کتابین ہین جنسے زیادہ فصیح اور بلیغ کلام نہین ہو سکتا اور انواع و اقسام کے صنائع پر مشتمل ہین اور بیشتر نہایت مشکل مضامین سے بہری ہوئی ہین اسوجہ سے فی الواقع ان کتابون کی مضامین کا ترجمہ کسی دوسری زبان مین کوئی سہل امر نہین ہے جبتک مترجم دونون زبانون مین نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت نہ رکہتا ہو اور مضامین کو بخوبی نہ سمجہتا ہو ہرگز دوسری زبان مین کسی مضمون کا ترجمہ نہین کر سکتا اور با اینہمہ جن وسیع معانی کے الفاظ ایک زبان مین ہون دوسری زبان مین اُنکی مساوی الفاظ کا ملنا سہل نہین ہے ایک زبان مین جو تصور جن الفاظ کے ذریعہ سے ادا کیا گیا ہو اُسی تصور کو دوسری زبان مین اُسیطرح ادا کرنا مشکل ہے پس ان دقتون کی وجہ سے آسمانی کتابون کا ترجمہ دوسری زبان مین جسقدر خطرناک ہے ظاہر ہے بیشتر ان وجوہ سے بہی یونانی ترجمہ بہت سی خرابیون کا سبب ہوا اور نیز ذاتی اغراض سے بہی اسی طرح یونانی سے دوسری زبانون مین ترجمہ مین خرابیان ٹرہین چونکہ تعصبات اور ذاتی اغراض اور بے احتیاطی اسقدر بڑہی ہوئی تہی کہ عہد عتیق کی (۳۰) کتابین جنکا وجود موجودہ مجموعہ عہد عتیق سے ثابت ہے تلف ہو گئین اب اُنکا کہیں پتہ تک نہین ہے اور نیز عہد عتیق مین تصرفات اور تحریفات بہی معقول دلائل سے بخوبی ثابت ہین تب ظاہر ہے کہ ایسے غیر محتاط لوگون نے کیا کچہہ نہ کیا ہوگا علیٰ ہذا مجموعہ عہد جدید

جس مین سے (۴۸) کتابون پر توجعلی ہونے کا الزام لگاکر مجموعہ سے خارج کردیا گیا ہے اور جو کچھہ
اصلی مانا گیا ہے اُس مین مفسرین نے ایک لاکہہ پچاس ہزار اختلاف عبارات اور سہو کاتب وغیرہ
اغلاط اور (۶۰) مقامات مین تحریف تسلیم کی ہے جو حالات موجودہ مجموعہ عہدین کو بمقابلہ اصلی مجموعہ
عہدین بہت مشتبہ قرار دیتے ہین اور اس مین ذرا شک نہین کہ مجموعۂ عہدین مین بہت کثرت کے ساتھ
تصرفات ہوئے اور تحریفات کی گئین۔ اکثر وہ کتابین تلف کی گئین جن مین بشارات تہین
اور اکثر ایسی آیات نکال ڈالی گئین یا اون مین ترمیمات عمل مین آئین لیکن چونکہ یہہ آسمانی
کتابین ہین اور اکثر مضامین اسقدر مشکل اور توضیح اور تشریح طلب ہین جنہین معمولی معلومات
معمولی سمجھہ کے لوگ نہین سمجھہ سکتے اس وجہ سے باانیہمہ موجودہ مجموعہ مین بکثرت بشارات حضرت
خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق باقی موجود ہین جن مین سے اکثر مضامین کی پیچیدگی
اور حالات کی ناواقفیت کی وجہہ سے باقی رہ گئی ہین اور بعض غلط فہمی مطالب کی وجہہ سے
ممکن ہے بعض تاویلات کی گنجایش کی وجہہ سے مختلف اغراض سے باقی رکھی گئی ہون
بہرحال باوجود تصرفات وتحریفات کثیرہ کے بھی بشارات معدوم نہین ہوئین۔
لیکن یہودیون اور مسیحیون کی تفاسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بشارات سے متعلق تاویلات
تاریخی حالات کے مغالطون پر مبنی ہین اور اکثر بشارات کا اصلی مفہوم معلوم کرنے کے لئے
تاریخی حالات سے واقفیت ضرور ہے اس لئے کہ یہود اور نصاریٰ حضرت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بشارات کو دیگر انبیا علیہم السلام یا سلاطین سے متعلق ثابت
کرنے کے لئے کوشش کرتے ہین اور اکثر تاریخی مغالطون سے کام لیتے ہین
جس زمانہ مین مین نے تشخیص المقال عربی کا اُردو مین ترجمہ کیا جو بنام اثبات الحق شایع ہوا
اسکے تذنیب کے مندرجہ بشارات کو مین نے مزید توضیح کا محتاج پایا اور نیز میرے خیال
مین بشارات کا مضمون تشخیص المقال کے مضامین مین سب سے زیادہ اہم تہا اور ضرور تہا

کہ تذنیب مذکورہ مین اور ضروری اور زیادہ قریب الفہم بشارات اضافہ کیجائین لیکن جس خیال سے
مصنف صاحب مرحوم نے نہ اور زیادہ بشارات درج فرمائین نہ موجودہ بشارات کی توضیح فرمائی وہی
خیال مجھے بھی مانع ہوا اس لئے کہ فی الحقیقت تلخیص المقال بشارات ہی سے متعلق نہین ہے بلکہ مختلف
مضامین پر حاوی ہے اس مین زیادہ بشارات کا جمع کرنا باعث طوالت کتاب تھا اسی وجہہ سے
مصنف صاحب نے موجودہ بشارات اور موجودہ توضیح پر اکتفا فرمایا چونکہ بشارات اسقدر کثیر ہین کہ
اگر انمین سے زیادہ واضح بشارات بھی منتخب کرکے انکی توضیح کیجائے تو ایک مستقل کتاب تلخیص المقال
سے کئی چند بڑی ہوگی لہذا بجائے اسکے کہ مین اوسکی تذنیب پر حاشیہ لکھتا مین نے یہہ مناسب سمجھا
کہ علیحدہ ایک مستقل کتاب لکھون جو بجائے تذنیب کتاب مذکورہ کام مین آئے اور کل صریحی بشارات
مجموعہ عہدین مع ضروری توضیحات کے ایک جا مل سکین پس مین نے منجملہ اون صحف اور
ابواب کے جن مین بشارات تھین ایسی بشارات جو زیادہ صریحی اور قریب الفہم تھین حسب ذیل منتخب کین

مجموعہ عہد عتیق		مجموعہ عہد عتیق		مجموعہ عہد جدید	
نام کتاب	[illegible]	نام کتاب	[illegible]	نام کتاب	[illegible]
(۱) توریت شریف . . .	(۵)	(۹) کتاب عموس علیہ السلام	(۶)	(۱) انجیل متی . .	(۱۰)
(۲) زبور . . .	(۲۰)	(۱۰) کتاب عبدیاہ ع . .	(۱)	(۲) انجیل یوحنا . .	(۶)
(۳) کتاب یسعیاہ علیہ السلام	(۴۰)	(۱۱) کتاب میکاہ علیہ السلام	(۴)	(۳) مکاشفات یوحنا . .	(۱۴)
(۴) کتاب یرمیاہ علیہ السلام	(۵)	(۱۲) کتاب حبقوق ع . . .	(۲)		
(۵) کتاب حزقی ایل ع	(۷)	(۱۳) کتاب صفنیاہ ع . .	(۱)		
(۶) کتاب دانیال ع	(۶)	(۱۴) کتاب حجی ع . . .	(۲)		
(۷) کتاب ہوسیع ع	(۶)	(۱۵) کتاب ذکریاہ ع . . .	(۱۱)		
(۸) کتاب یوایل ع	(۳)	(۱۶) کتاب ملاکی ع . .	(۱)		

اور سب سے اخیر ترجمہ جو پنجاب بائیبل سوسیٹی نے ۱۸۹۵ء مین مجموعۂ عہدین کا شایع کیا تھا اُسی سے بشارات مذکورہ سے متعلق آیات کا ترجمہ نقل کیا گو اصل عبری مجموعہ کے مقابلہ مین ترجمہ جیسا عمدہ چاہیے ویسا تسلیم کرنا مشکل ہے لیکن مین نے بغیر سخت ضرورت کے ترجمہ پر زیادہ نکتہ چینی نہین کی البتہ جہان ترجمہ عمداً غلط کیا گیا تھا یا ترجمہ محض غلط تھا وہان اصل عبری آیات نقل کرکے مختلف ترجمونکا تذکرہ کرنیکے بعد بائیبل سوسیٹی کے ترجمہ کو نہایت بدیہی دلائل سے غلط ثابت کیا ہے۔

اور مفسرانِ مسیحی نے اپنی تفاسیر مین جو کچھہ ان آیات کی تفسیر تحریر فرمائی تھی اور جو کچھہ معانی ان آیات کے قرار دیے تھے اُسکا تذکرہ کرنیکے بعد مین نے اپنی راے لکھی ہے اور بے ضرورت اُن مفسرون کی راے سے بھی اختلاف نہین کیا اور جہان جہان اُن مفسرون کی راے اتفاق کے قابل نہین تھی اونکی راے سے موجہ دلائل کے ساتھہ اختلاف کیا ہے اور معقول دلائل کے ساتھہ واقعی معانی اور واقعی مفہوم ثابت کیا ہے اور اس امر کا پورا لحاظ رکھا ہے کہ مناظرہ کی حد سے تجاوز نہونے پائے۔ چونکہ ان بشارات کا سمجھنا زیادہ تر تاریخی حالات کے علم پر موقوف تھا اسلئیے جسقدر معتبر ذرایع سے تاریخی حالات بہم پہونچے اور جسقدر مجموعۂ عہدین مین تصرفات اور تحریفات سے متعلق واقعات دریافت ہوئے انہین مقدمہ کتاب مین جمع کردیا ہے اور ہر ایک بشارت کی تفسیر مین بھی جسقدر اوسکی توضیح کے لئے ضرورت تھی تاریخی حالات لکھدئے ہین تاکہ مقدمہ سے سرسری طور پر تاریخی حالات ذہن نشین ہوجائین اور ہر بشارت کی تفسیر کے سمجھنے مین کوئی دقت واقع نہو چونکہ یہہ کتاب منتخبات عہدین کی تفسیر ہے لہذا اس کا نام (تفسیر منتخبات العہدین) رکھہ دیا گیا ہے جسکے چار حصے ہین پہلے حصے مین مقدمہ اور بشارات توریت کی تفسیر ہے اور دوسرے حصہ مین زبور اور کتاب یسعیاہ علیہ السلام کی تفسیر ہے تیسری حصہ مین (۱۳) صحائف انبیا علیہم السلام کی تفسیر ہے چوتھے حصہ مین مجموعہ عہد جدید کی تفسیر اور خاتمہ کتاب ہے۔



توریت کا مفہوم

(۱) علماء مسیحی ”توریت“ کا مفہوم وہ کلام الٰہی خیال کرتے ہین جو انبیاء بنی اسرائیل پر نازل ہوا ہے۔ دراصل ”توریت“ ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنی تعلیم کے ہین اور موجودہ مجموعہ کے چار حصے ہین پہلے حصہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچ کتابین ہین وہی ”توریت“ کہلاتی ہین یعنی صرف انہین پانچ کتابون پر لفظ ”توریت“ کا اطلاق ہوتا ہے۔ دوسرے حصہ مین دیگر انبیاء علیہم السلام کی (۱۲) کتابین ہین اور تیسرے حصہ مین زبور ہے جس کی (۱۵۰) سورتین ہین اور ہر سورۃ زبور کہلاتی ہے۔ چوتھے حصہ مین پھر انبیاء علیہم السلام کے (۲۰) صحائف ہین اور اس مجموعہ کو مجموعہ عہد عتیق کہتے ہین اور اکثر اس کل مجموعہ کو بھی ”توریت“ سے تعبیر کرتے ہین۔

توریت کی تفصیل

(۳) مجموعہ عہد عتیق مین (۶۹) کتابین شامل تھین جن مین سے اب (۳۹) کتابین موجود ہین اور (۳۰) کتابین مفقود ہین جن مین سے حسب ذیل (۲۴) کتابین تو علماء مسیحی بھی صحیح اور الہامی تسلیم کرتے ہین۔ اور خود مفسرین بیبل اس امر کے قائل ہین کہ یہودنے چوبیس (۲۴) الہامی کتابین صحیح مجموعہ عہد عتیق مین سے خارج کر دین (۱) جنگ نامہ محولہ درس چہار دہم باب

بیست و یکم کتاب شمار (۲) کتاب الیاشر محولہ درس سیزدہم باب دہم کتاب یشوع اور درس بیست و ہشتم
باب اول کتاب دوم سموئیل (۳) کتاب یاہو پیغمبر بن حنانی محولہ درس سی و چہارم باب بستم اخبار الایام
(۴) کتاب شمعیاہ نبی محولہ درس پانزدہم باب دوازدہم کتاب دوم اخبار الایام (۵) کتاب عیدو
غیب محولہ درس پانزدہم باب دوازدہم کتاب دوم اخبار الایام (۶) کتاب ناتہین نبی (۷) کتاب
اخیاہ نبی (۸) مشاہدات عیدو غیب جو تینون محولہ درس انتیس باب نہم کتاب دوم اخبار الایام ہین
(۹) کتاب اعمال سلیمان محولہ درس چہل و یکم باب یازدہم کتاب اول سلاطین (۱۰) کتاب اشعیا
جس مین حال عزیا پادشاہ یہوداہ کا من اولہ الی آخرہ درج ہے محولہ درس بیست و دوم باب ششم
کتاب دوم اخبار الایام (۱۱) کتاب مشاہدات اشعیا نبی محولہ درس سی و دوم باب سی و دوم
کتاب دوم اخبار الایام (۱۲) کتاب تاریخ تصنیف سموئیل محولہ درس سیم باب بست و نہم کتاب
اول اخبار الایام (۱۳) ایکہزار پانچ گیت سلیمان علیہ السلام کے (۱۴) کتاب سلیمان خواص نباتات
اور حیوات کے بیان مین (۱۵) تین ہزار امثال سلیمان کی جن مین سے کچہ اب بہی عہد عتیق مین موجود
ہین چنانچہ تعداد گیت اور وجود کتاب خواص اور تعداد امثال درس سی و دوم و سی و سوم باب چہارم
کتاب سلاطین سے ظاہر ہے (۱۶) مرثیہ یرمیاہ جو علاوہ نوحہ یرمیاہ نبی ہے محولہ درس
سی و پنجم باب سی و پنجم کتاب دوم اخبار الایام (۱۷) کتاب لیموئیل محولہ درس اول باب سی و یکم کتاب امثال
(۱۸) کتاب اجورین محولہ درس اول باب سیم امثال (۱۹) موسیٰ علیہ السلام کی چہہ کتابون کا مجموعہ یعنی
(۱) کتاب مشاہدات (۲) کتاب پیدایش خرد (۳) کتاب معراج (۴) کتاب الاسرار (۵) کتاب
ٹسٹمنٹ (۶) کتاب الاقرار جو یہہ چہون علیحدہ علیحدہ شمار ہونگی۔ اس طور پر تو کل چوبیس کتابین
ہوتی ہین یہہ کتابین باتفاق علما کے سبہی صحیح اور الہامی تہین اور ما سوا ان کتابون کے حسب ذیل
چہہ کتابین ہین جن مین مختلف فیہ تہین جنہین بعض علما سبہی الہامی اور صحیح خیال کرتے تہے اور
بعض غیر معتبر سمجہتے تہے اور جعلی خیال کرتے تہے (۱) کتاب سوم عزرا (۲) کتاب چہارم عزرا (۳)

کتاب معراج اشعیا (۴) کتاب مشاہدات اشعیا (۵) ملفوظات حبقوق (۶) زبور سلیمان موجود

عہد عتیق میں جو (۳۹) کتابیں ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

نام کتاب	تعداد ابواب	نام کتاب	تعداد ابواب
پیدایش	۵۰	ایوب	۴۲
خروج	۴۰	زبور	۱۵۰
احبار	۲۷	امثال	۳۱
گنتی	۳۶	واعظ	۱۲
استثنا	۳۴	غزل الغزلات	۸
یشوع	۲۴	یسعیاہ	۶۶
قاضیوں	۲۱	یرمیاہ	۵۲
روت	۴	یرمیاہ کا نوحہ	۵
۱-سموئیل	۳۱	حزقی ایل	۴۸
۲-سموئیل	۲۴	دانی ایل	۱۲
۱-سلاطین	۲۲	ہوسیع	۱۴
۲-سلاطین	۲۵	یوایل	۳
۱-تواریخ	۱۵	عموس	۹
۲-تواریخ	۳۶	عبدیاہ	۱
عزرا	۱۰	یونہ	۴
نحمیاہ	۱۳	میکاہ	۷
آستر	۱۰	نحوم	۳

نام کتاب	تعداد ابواب	نام کتاب	تعداد ابواب
حبقوق	۳	حجی	۲
صفنیاه	۳	ذکریاه	۱۴
ملاکی	۴		

توریت مین تحریف

(۳) مفسرین بیبل و دیگر علمائے مسیحی مقر ہین کہ یہود نے کتب متذکرہ دفعہ (۲) کہپاڑ ڈالین اور جلا دین کرنیا اشتم کا خیال ہے کہ درس بست و سوم باب دوم متی کے بموجب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب ناصری نہ ملنا بھی اسی کی دلیل ہے مسٹر فرڈ اپنی کتاب سوالات السوال مطبوعہ لندن مشہورہ ۱۸۴۳ء مین سوال دویم کے ذیل مین لکھتے ہین کہ کتابین محولہ درس بست و سوم باب دوم متی نیست و نابود ہوگئی ہین اس لئے کہ جو کتابین انبیا کی اب موجود ہین کسی مین عیسیٰ ناصری درج نہین ہے اور کرنیا اشتم اپنی ہولی یعنی تفسیرون مین تحریر فرماتے ہین کہ بہت سے پیغمبرون کی کتابین نیست و نابود ہوگئی ہین اس لئے کہ یہود نے غفلت بلا پروا دینی سے بعض کتابین کہودین بعض کتابین پہاڑ ڈالین بعض کتابین جلا دین اور یہہ امر کہ یہود نے قصداً کتابین پہاڑین اور جلائین مرجح ہے اس لئے کہ حواری مسائل دین عیسوی کی تائید مین ان کتابون کو سند قرار دیتے تہے اس بغض سے وہ کتابین نابود کین جیسٹن فرماتے ہین کہ یہود نے بہت سی کتابین عہد عتیق مین سے اس لئے نکال ڈالین کہ یہہ خیال کیا جاوے کہ عہد جدید عہد عتیق کے مطابق نہین اور یہی جو مقتدای علمائے مسیحی ہین تحریر فرماتے ہین کہ شہادت مسیح علیہ السلام کی جسقدر ثابت ہوتا ہو کہ مسیح علیہ السلام کے زمانہ مین یہہ کتابین موجود تہین اس شہادت سے کتابون کی تعداد ہر ہر جملہ اور ہر ایک لفظ کی تصدیق نہین ہوتی لیکن اگر مسیح علیہ السلام کی تصدیق کو تعداد کتب اور آیات سے مطابق کیا جاوے تو لازم ہوگا یا متی حواری کو جہوٹا تسلیم کیا جاوے اس لئے کہ جن کتب کا وجود نہین ہے اونکا حوالا دیا ہے یا معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کی تصدیق کو غلط مانا جاوے علمائے مسیحی نے متی حواری

معاذ اللہ مسیح علیہ السلام پر کذب جائز کہین گے پس ہر طرح یہ تسلیم کیا جائیگا کہ یہود نے کتب مذکورہ بالا جلا دین اور معدوم کردین یا جن درسون مین ان کتب کا حوالہ ہے اونکو مین الحاقی سمجھا جای بہرحال اس مین ذرہ شک نہین ہے کہ تحریف ہوئی ہنری و اسکاٹ کی تفسیر سے بخوبی ظاہر ہے کہ یہود نے قبل از تشریف فرمائی مسیح علیہ السلام اور اونکے بعد اکثر کتب عہد عتیق ضایع کین۔

یوہینی بنس مورخ کتاب چہارم تاریخ کے باب ہیجدہم مین لکھتا ہے کہ جسٹن شہید نے بمقابلہ طرق یہود کے چند پیشین گوئیان ذکر کرکے کہا کہ یہود نے انہین کتب مقدسہ سے نکال ڈالا ہے اور وائٹس نے اپنی کتاب کی جلد سوم مین لکہا ہے کہ مجھے شک نہین کہ جسٹن نے بوقت مباحثہ طرق یہود کے اخراج عبارت کا الزام یہود کو دیا اگرچہ بالفعل وہ عبارتین نسخہ وسپٹوا جنٹ مین موجود نہین ہین مگر جسٹن کے عہد مین اور ارنیوس کے زمانہ مین دونون نسخون مین موجود اور جزو کتاب تہین بالتخصیص وہ عبارت جو کتاب یرمیاہ مین تہی اور گریٹ حاشیہ کتاب ارنیوس مین اور سلبرجیس حاشیہ کتاب جسٹن مین یہہ گمان ظاہر کرتے ہین کہ جناب پطرس حواری کو بوقت تحریر درس ششم باب چہارم نامہ اول مین اس پیشین گوئی کا لحاظ تہا۔ اور ہارون صاحب مفسر بائیبل جلد چہارم تفسیر مین لکھتے ہین کہ جسٹن بمقابلہ طرق یہود دعوی کرتا تہا کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ طعام عید فصح ہمارے مسیح خداوند کا طعام ہے اگر خداوند کو اس طعام سے بہتر جانوگے اور اسپر ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبھی ویران نہ ہوگی اور جو اسپر ایمان نلاؤگے اور اوس کا وعظ نسنوگے تو غیر قومون استہزا کرینگی اور وائی ٹیکر لکھتے ہین کہ یہہ فقرہ غالبا باب ششم عزرا مین چوتہا اور اکیسوان ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک صاحب جسٹن کے قول کی تصدیق کرتے ہین ان اقوال سے جیسا کہ تحریف کتب عہد عتیق ثابت ہوتی ہے اسی طرح نسخہ عبری اور ترجمہ سپٹوا جنٹ کی بے اعتباری ثابت ہوتی ہے جو دو سو برس قبل از تولد مسیح بہتر اخبار نے یونانی زبان میں ترجمہ کیا تہا پس اب علمائے مسیحی کو اوسکی صحت پر زور نہ دینا چاہیئے ہنری و اسکاٹ مفسر بائبل

جلد اول تفسیر مین تحریر فرماتے ہین کہ اگسٹائن نے یہود پر الزام لگایا کہ اونہون نے انبیاء علیہم السلام کی عمرون مین تحریف کی اس لیے کہ آدم کی عمر نسخہ عبری مین ایک سو تین مندرج ہے اور یونانی ترجمہ مین دو سو تیس لکھی گئی ہے علی ہذا القیاس اور ولی عہ اگسٹائن نے یہود پر یہہ بھی الزام لگایا ہے کہ اونہون نے نسخہ عبری مین بھی تحریف کی ہے اور کل قدیم مسیحیون کی بھی یہی راے تھی اور کہتے تھے کہ یہہ تحریف سنہ ۱۳۰ء مین وقوع مین آئی۔

موجودہ مجموعہ عہد عتیق کے متغیر ہونیکے بعض دلائل

(۴) دراصل موسیٰ علیہ السلام کی اصل توریت معدوم ہونے کے علماء یہود اور نصارا قائل ہین اور اونہین اس سے اتفاق ہے کہ معدوم ہونیکے بعد عزرا علیہ السلام سے توریت کو پھر جمع کیا تا ہم بنی ہارون مین صحیح توریت کا وجود متحقق ہوتا ہے جیسا کہ روایات ذیل کو مجموعہ[له] موجودہ عہد عتیق کے مقابلہ سے دیکھا سکتا ہے کہ موجودہ مجموعہ کسقدر متغیر شدہ ہے۔

بشارت توریت مطہرہ (۱) کعب الاخبار

کعب الاحبار سے روایت ہے کہ اونہون نے بیان کیا کہ میرے باپ پاس ایک سفر توریت کا تھا جسکو وہ صندوق مین بند کرتے تھے اور اوسپر مہر لگاتے تھے پس جب میرے باپ مر گئے مین نے اوس کو کھولا تو کیا دیکھا کہ اوس مین لکھا ہے کہ آخر زمانہ مین ایک نبی کا ظہور ہوگا جو سب نبیون سے بہتر ہین اور اون کی امت سب امتون سے بہتر ہے وہ لوگ گواہی دینگے کہ کوئی پروردگار سواے اللہ کے نہین ہے اور ہر لنگرہ پر اللہ اکبر پکارکے اوسکی بزرگی کا اظہار کرینگے اور نمازمین صفین اوسی طرح باندہینگے جس طرح اُن کی صفین جنگ مین ہونگی اون کے دل اونکے مصحف ہونگے اور قیامت مین وہ پہلے پچھلیان آوینگے نام اون نبی کا احمد ہے اور اونکی اُمت تعریف کرنے والی ہے جو ہر ایک سختی اور نرمی مین خدا کی تعریف بجالاوینگے جاے ولادت اون نبی کا مکہ ہے اور مقام ہجرت طابہ ہی یہہ لوگ جب کسی دشمن کا مقابلہ کرینگے اونکے آگے فرشتے ہاتھون مین نیزے لئے ہوے ہونگے اللہ اونکے اوپر ایسا

[له] یہ روایات تشخیص المقال عربی سے نقل کیگئے ہین جنکا اردو ترجمہ اثبات الحق مطبوعہ مطبع نول کشوری ہے۔

مہربان ہوگا جیسے پرندے اپنے بچوں پر مہربان ہوتے ہین یہہ لوگ جنت مین اسطرح داخل ہونگے
کہ ایک تہائی اُن مین سے بے حساب و کتاب داخل جنت ہونگے اور ایک تہائی اون مین سے
گناہ اور خطائین لے کے آوین گے جنہین اللہ تعالی بخش دیگا اور ایک تہائی اُن مین سے
بڑے گناہ اور بڑی خطائین لے کے آوین گے اونکی نسبت اللہ تعالی فرشتون سے ارشاد فرمائیگا
کہ اون کو لے جاؤ اور ان کو وزن کرو اور اون کے اعمال کو دیکھو پس وہ انکو تولین گے۔ اور کہین گے
کہ اے پروردگار ہم نے دریافت کیا کہ اونہون نے اپنے نفسون پر زیادتی کی ہے اور دریافت کیا
کہ گناہ کے عمل اونکے مانند پہاڑون کے ہین مگر یہہ بات ہے کہ گواہی دیتے تھے کہ کوئی پروردگار
سوا اللہ کے نہین ہے پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی
کہ مین اُس شخص کو جس نے میری خالص گواہی دی ہے مثل اُس شخص کے نکرونگا جسنے
کفر کیا۔

جس سے ظاہر ہے کہ اصل انجیل اور ترجمہ صحیح توریت کا بعد ظہور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
بھی موجود تھا مگر مخفی ہوتے تہا خصوصًا بڑی احتیاط سے رکھا جاتا تھا اوس کا اظہار نامناسب
خیال کیا جاتا تھا اب یا تو وہ تلف ہوگئے ہونگے یا اُسی طرح اب بھی بعض مقامات پر مختوم اور مقفل
مخفی ہونگے اور وراثتًا ایک سے دوسرے تک پہونچتے چلے آتے ہون گے۔

بشارت عہد عتیق منظرہ وہب بن منبہ

(۲) وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ اونہون نے یہہ فرمایا کہ بنی اسرائیل
کے ایک نبی پر خدا نے جو کتاب نازل کی تہی اوس مین مین نے یہہ پڑھا
کہ اپنی قوم مین کھڑا ہو اور کہہ کہ اے آسمان سن اور اے زمین چپ کان لگا اسواسطے کہ حق
سبحانہ تعالی بنی اسرائیل کی شان کا قصہ بیان فرمانا چاہتا ہے مین نے اپنی نعمت سے
اون کو پالا اور اپنی کرامت سے انکو برگزیدہ کیا اور اپنے لئے اونکو چھانٹ لیا اور مین نے بنی
اسرائیل کو ایسی بھاگی ہوئی بھیڑون کے مانند پایا جن کا کوئی چرواہا نہ ہو پس جوان مین سے

بھاگ گئی تھین انکو مین پھیر لایا اور جوان مین سے بھٹک گئی تھین اونکو مین نے جمع کیا اور جو اون مین
سے بیمار تھین اونکی دوا کی اور جن کا ان مین سے ہاتھہ پاؤن ٹوٹ گیا تھا اون کا معالجہ کیا اور جو
ان مین سے موٹی تازی تھین اونکی حفاظت کی جب مین نے یہہ کیا تو وہ خوش ہوئین اور ان مین
جو مینڈہے تھے اونھون نے ایک دوسرے کو سینگ مارے اور ایک کو دوسرے نے
قتل کر ڈالا پس افسوس ہے ان گنہگار امتون پر اور افسوس ہے اُس ظالم قوم پر مین نے جسدن
زمین اور آسمان پیدا کئے تھے اوسی دن مین نے ایک حتمی امر مقرر کر دیا تھا اور اوسکے لئے ایک مدت
معین کر دی جو ضروری ہے پس اگر ان لوگون کو علم غیب ہو تو تجھہ کو خبر دین گے کہ مین نے وہ
تعین کب کیا ہے اور کس زمانے مین ظہور ہوگا اس واسطے کہ مین اُس امر کو سب دینون پر ضرور غالب
کرونگا ـ پس اگر وہ جانتے ہین تو تمکو خبر دینگے کہ کب ظہور ہوگا اور کون مہتمم ہوگا اور اوس کے مددگار
کون ہونگے اوس کے ساتھہ مین ایک پیغمبر کو بے پڑہے لکھے اُمیون مین سے مبعوث
کرونگا جو نہ درشت خو ہوگا نہ سخت ہوگا نہ بازارون مین چیخنے والا ہوگا نہ پریشان اور بیہودہ گفتار
ہوگا ـ مین ہر خوبی اوسے دونگا اور ہر ایک اچھی خصلت اُسے عنایت کرونگا اور مین سکینہ کی
اوسکی زبان پر اور پرہیزگاری اوس کے دل مین اور دانائی اوسکی گفتار مین اور صبر و وفاداری اوسکی
طبیعت مین اور درگذر اور نیکی اوسکی عادت مین اور خلق اوسکی شریعت مین اور عدل اوسکی سیرت مین
رکھونگا ـ اور اسلام کو اوسکا مذہب کرونگا اوسکی وجہ سے کمینگی کو دور کرونگا اور اوسکی وجہہ سے
افلاس کو دفع کرونگا اور اوسکی وجہہ سے گمراہون کو راہ پر لاؤنگا اور اوسکی وجہہ سے قلوب متفرقہ اور مختلف
خواہشون مین تالیف کرونگا اور اوسکی امت کو ایمان مین توحید مین اور تصدیق رسول مین بہترین
امت کرونگا اور اونکے دل مین ڈالونگا کہ چلتے ٹھیرتے نمازین سجدون مین میری تسبیح اور تحمید
کیا کرین میری رضا جوئی کے لئے وہ اپنا گھر بار چھوڑکے نکلینگے میری راہ مین وہ صفین جماکر
لڑینگے اور تیرے لئے قیام و رکوع و سجود نماز مین کرینگے ہر کنگرہ پر میرے لئے تکبیر کہین گے

رات کو راہب اور دن کو شیر ہونگے یہہ سیر افضل ہے جس کو چاہتا ہون دیتا ہون اور مین صاحب فضل ہون۔ یہہ کتاب حزقیل علیہ السلام کی ہے یہود نے مقام بشارت مین تحریف کی۔

بشارت توریت جو کعب الاحبار نے حضرت عمر رضہ سے بیان کی

(۲۳) روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے فرمایا کہ تم جانتے تھے کہ موسیٰ بن عمران نے تمنا کی کہ نبی آخر الزمان کے زمانے مین ہوتے۔ اور تمہین جناب محمد صلعم کا زمانہ ملا اگر تم اونکے ہاتھہ پر ایمان نہ لائے بعد ازان تم نے زمانہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پایا جو مجہہ سے بہتر تھے مگر تم ایمان نہ لاسے اور میرے زمانہ مین تم ایمان لائے پس کعب نے کہا اے امیر المومنین میرے بارے مین جلدی نہ کیجیے اس لئے کہ مین تحقیق کرتا تہا کہ درحقیقت کیا صحیح ہے تا آنکہ مین نے وہ پایا جو جو توریت مین مذکور ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ امر توریت مین کس طرح مذکور ہے کعب الاحبار نے کہا کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے کہ سردار خلق اور برگزیدہ اولاد آدم علیہ السلام کو ہمارے فاران مین ظاہر ہوگا وادی مقدس مین وہ توحید اور حق کو ظاہر کرے گا پہر وہ طیبہ کو جاوے گا اور وہان اوسکی جنگ وجدال ہوگی یہین اوسکی روح قبض ہوگی اور یہین وہ دفن ہوگا۔ عمر رضہ نے کہا اسکے بعد کعب احبار نے کہا بعد اسکے شیخ صالح والی ہوگا عمر رضہ نے پوچہا پھر کیا ہے کعب نے کہا پہر وہ مرجاوے گا درآن حالیکہ لوگ اوسکی پیروی کرتے ہونگے عمر رضہ نے پوچہا پھر کیا کعب نے یہہ زمانہ آہن آویگا عمر رضہ نے کہا اسے ہے بدلو پھر کیا ہے کعب نے کہا پہر وہ شہید ہوگا۔ عمر رضہ نے پوچہا پہر کیا ہوگا کعب نے کہا پھر صاحب شرم وبخشش والی ہوگا عمر رضہ نے پوچہا پہر کیا ہے کعب نے کہا پھر وہ مظلوم مارا جاویگا عمر رضہ نے کہا پھر کیا ہے کعب نے کہا پھر سفید سر والا پورا انصاف کرنے والا پوری شرافت والا پورے علم والا والی ہوگا۔ عمر رضہ نے کہا کہ یہہ ابو الحسن علی ہین کعب نے کہا پہر وہ شہید ہوگا عمر رضہ نے پوچہا پھر کیا ہے کعب نے کہا پہر یہہ حکومت شام کی طرف منتقل ہوگی عمر رضہ نے کہا کعب بس۔ اسی روایت

کی ماننداوس پادری سے منقول ہے جس سے عمر رضنے خلفا کے باب مین سوال کیا تھا
اس حدیث مین لفظ دفر بدال مہملہ یعنی بدبو ہے اور لوہا بدبو ہوتا ہے۔ اور عمر رضنے صرف
براہ فروتنی اسے بدبو کہا تھا اور لوہے سے کعب کی مراد صفات حمیدہ اور شدت باس ہی
اکثر ابواب کتاب اشعیا مین یہہ مضمون درج ہے لیکن اخیر بشارت مین تحریف کی گئی ہے۔

بشارت توریت مطہرہ ابو مالک اسرائیلی

(۴) واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ثعلبہ بن ابو مالک چشتی سے روایت کی ہے
کہ عمر رضنے ابو مالک سے پوچھا (جو ابو ثعلبہ سے تھے) اور جو احبار
یہود مین سے تھے۔ آپ نے کہا مجھ کو بتاؤ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا صفت
توریت مین مذکور ہے ابو مالک نے جواب دیا کہ جو صفت اونکے نبی ہارون کی توریت مین تغیر
وتبدل نہین ہوئی ہے یہہ ہے کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسمٰعیل بن ابراہیم کی اولاد سے ہونگے
وہ اخیر نبی ہین اور عربی نبی ہین وہ ابراہیم کا دین حنیف جاری کرین گے کمر پاجامہ باندہین گے
اور ہاتھ پاون دہوئین گے اون کی آنکھون مین سرخی ہوگی اور اونکے دونون شانون کے بیچ مین
مہر نبوت ہوگی وہ نہ ٹھنگنے ہونگے نہ طویل القامت شملہ پہنینگے اور تہبند پر اکتفا کرینگے اور گدہے پر بہی
سوار ہونگے اور بازارون مین پیادہ پہرین گے اونکے کندہے پر تلوار ہوگی اور جو کوئی اونسے
ملے آپ اوسکے ساتھ نماز پڑہین گے اگر یہہ قوم نوح مین ہوتے تو وہ ہرگز طوفان سے
ہلاک نہ ہوتی اور اگر قوم عاد مین ہوتے تو وہ ہواے سخت سے نہ ہلاک ہوتی اور اگر
قوم ثمود مین ہوتے تو وہ آواز سے ہلاک نہ ہوتی۔ جاے پیدایش آپ کی مکہ ہے
اور یہین آپ کا نشوونما اور آپ کی نبوت کی ابتدا ہوگی اور مقام ہجرت آپ کا یثرب ہوگا جو ایسی
زمین پر واقع ہے جہان سیاہ سنگستان اور شورہ زار زمین ہے اور آپ محض اُمی ہونگے
نہ لکہین گے نہ لکہا ہوا پڑہین گے آپ حماد یعنی بڑی حمد کرنیوالے ہونگے ہر سختی اور نرمی
مین اللہ کی حمد کرینگے آپ کا غلبہ حکومت شام مین ہوگا اور آپ کے مصاحب جبرئیل علیہ السلام

ہونگے۔ اپنی قوم سے آپ سخت اذیت اوٹھائینگے پھر اُن پر آپ کامیاب ہونگے۔ آپ سے
لڑائیاں تیرب مین اس طور پر ہونگی کہ کسی مین آپ کو فتح اور کسی مین آپ کو شکست ہوگی
لیکن اخیر مین آپ ہی فتحیاب رہین گے آپ کے ساتھہ ایک قوم ہوگی موت کی طرف اُس پانی
سے زیادہ دوڑین گے جو پہاڑ کی چوٹی سے نیچے کی جانب دوڑتا ہے اُس قوم کے سینے
اونکی انجیلین ہونگی اور قربانیان اونکی اون کا خون ہوگا وہ دن کے شیر اور رات کے راہب ہونگے
ایک مہینہ کی راہ سے آپ کا دشمن آپ سے مرعوب ہوجائیگا آپ خود اپنی ذات سے لڑائی
مین شریک ہونگے تا آنکہ زخمی ہونگے آپ ایسی حالت مین گفتگو کرین گے کہ آپ کے ساتھ
کوئی پہرے والا ہوگا نہ کوئی نگہبان اللہ تعالیٰ خود اونکی حفاظت کرے گا۔ اسی طرح کی اخبار
سے اور بہت سی روایات ہین جنہون نے بعد اسلام کے صاف اقرار کیا ہے کہ نبی آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کے باسمہ الشریف وجمیع صفات الکاملہ توریت مین بشارتین ہین۔

انجیل کا مفہوم (۵) لفظ "انجیل" بہی عبرانی ہے جسکے معنی خوشخبری اور بشارات اور تعلیم کے
ہین۔ جو لفظ انگلیون سے معرب ہے لیکن "انجیل" سے مراد اب کتاب متی حواری اور
مرقس تابعی و لوقا تابعی و یوحنا حواری ہے جن مین سے ہر ایک کی نسبت علماے مسیحی کا
یہہ بیان ہے کہ حوارین و تابعین نے بہ اعانت روح القدس بذریعہ الہام ان کتابون کے
تدوین کی ہے لیکن عام مفہوم اس سے بہی کسیقدر وسیع ہے موجودہ مجموعہ جس مین علاوہ کتب
مذکورہ کے رسالہ اعمال الرسل اور مکاشفات یوحنا اور پولوس اور پترس اور یعقوب اور یہوداہ کے
خطوط ہین وہ سب مجموعہ مراد ہے یہہ مجموعہ "مجموعہ عہد جدید" بہی کہلاتا ہے۔ اور "انجیل" سے
بہی تعبیر کیا جاتا ہے۔

انجیل کی تفصیل (۶) موجودہ مجموعہ عہد جدید مین متی اور مرقس اور لوقا اور یوحنا کی انجیلین اور
مکاشفات یوحنا اور اعمال الرسل چہہ کتابین اور (۲۱) خطوط ہین جن مین سے (۱۴) خطوط

پولوس کے اور (۳) خطوط یوحنا کے اور (۲) خطوط پطرس کے اور ایک خط یعقوب اور یہوداہ کا ہے اور حسب ذیل (۴۷) کتابین علماے مسیحیین مختلف فیہ ہین بعض علما اونہین صحیح اور الہامی مانتے ہین اور بعض اونہین جعلی اور غیر صحیح اور غیر الہامی خیال کرتے ہین۔

(۱) سات کتابین جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہین۔ نامہ[1] بنام اگبرس بادشاہ اڈولیسہ نامہ[2] بنام پطرس و پولوس۔ کتاب[3] تمثیلات و وعظ[4] دہرم گیت جو مریدون کو خفیہ تعلیم کرتے تھے کتاب[5] شعبدہ بازی و سحر۔ کتاب[6] مسقط الراس مسیح علیہ السلام و مریم و دایۂ مریم۔ نامہ[7] بنام لیو پاس پادری شہر ایرس کہ چھٹی صدی مین آسمان سے اورسلیم مین گرا تھا۔

(۲) آٹھ کتابین جو حضرت مریم علیہا السلام سے منسوب ہین۔ نامہ[1] بنام اگناشس۔ نامہ[2] بنام سی سلیمان۔ کتاب[3] مسقط الراس۔ کتاب[4] مریم و دایہ مریم تاریخ[5] و حدیث مریم۔ کتاب[6] معراج مسیح علیہ السلام۔ کتاب[7] سوالات خرد و بزرگ مریم۔ کتاب[8] نسل مریم و انگشتری سلیمان۔

(۳) نو کتابین جو یوحنا حواری سے منسوب ہین۔ اعمال[1] یوحنا۔ انجیل[2] دوم یوحنا۔ حدیث[3] یوحنا۔ کتاب[4] خانہ بدوشی یوحنا۔ نامہ[5] بنام اڈیرویک۔ وفات[6] نامہ مریم۔ تذکرہ[7] مسیح علیہ السلام و نزول آنجناب از صلیب۔ مشاہدات[8] دوم یوحنا۔ آداب[9] نماز یوحنا۔

(۴) گیارہ کتابین جو پطرس حواری سے منسوب ہین انجیل[1] پطرس۔ اعمال[2] پطرس۔ مشاہدات[3] پطرس۔ ایضاً مشاہدات پطرس[4]۔ نامہ[5] بنام کلیمنس۔ مباحثہ[6] پطرس و ابی بین۔ تعلیم[7] پطرس وعظ[8] پطرس۔ آداب[9] نماز پطرس۔ کتاب[10] خانہ بدوشی پطرس۔ کتاب[11] قیاس پطرس۔

(۵) دو کتابین جو اندریاہ حواری سے منسوب ہین۔ انجیل[1] اندریاہ۔ اعمال[2] اندریاہ۔

(۶) دو کتابین جو متی حواری سے منسوب ہین۔ انجیل[1] طفولیت۔ آداب نماز متی۔

(۷) دو کتابین جو فیلپ حواری سے منسوب ہین۔ انجیل[1] فیلپ۔ اعمال[2] فیلپ۔

(۸) پانچ کتابین جو توما حواری سے منسوب ہین - انجیل[1] توما - اعمال[2] توما - انجیل[3] طفولیت مسیح علیہ السلام - مشاہدات[4] توما - کتاب[5] خانہ بدوشی توما -

(۹) ایک کتاب جو برتولما حواری سے منسوب ہے - انجیل[1] برتولما -

(۱۰) تین کتابین جو یعقوب حواری سے منسوب ہین - انجیل[1] یعقوب - آداب نماز[2] یعقوب - وفات نامہ[3] مریم -

(۱۱) تین کتابین جو اُس متیاہ سے منسوب ہین جو بعد عروج مسیح علیہ السلام عوض یہودا عذار داخل زمرہ حوارئین ہوا - انجیل[1] متیاہ - حدیث[2] متیاہ اعمال[3] متیاہ -

(۱۲) تین کتابین جو مرقس انجیلی سے منسوب ہین - انجیل[1] مصریان - آداب[2] نماز مرقس - کتاب[3] پی شس برنباہ -

(۱۳) دو کتابین جو برنباہ سے منسوب ہین انجیل[1] برنباہ - نامہ[2] برنباہ -

(۱۴) ایک کتاب جو تھی ڈیوس سے منسوب ہے - انجیل تھی ڈیوس -

(۱۵) پندرہ کتابین جو پولوس مقدس سے منسوب ہین جو عروج مسیح علیہ السلام کے دو سال بعد ایمان لاکر زمرہ حوارئین مین داخل ہوئے - اعمال[1] پولوس - اعمال[2] تھکلہ - نامہ بنام[3] لادوکیان - نامہ سوم[4] بنام تھلینکیان - نامہ سوم بنام[5] کرہتیان - نامہ[6] کرہتیان وجواب آن از پولوس مقدس نامہ[7] بنام سنیکا وجواب آن - ورثن[8] پولوس - مشاہدات[9] پولوس - ایضاً[10] مشاہدات پولوس اناپی وکشن[11] پولوس - انجیل پولوس[12] - وعظ[13] پولوس - کتاب[14] افسون مار - بریت[15] پطرس وپولوس -

ماسوا کتب مذکورہ اور چھہ کتابین مفصلہ ذیل جعلی تصور کیجاتی ہین (۱) آئین عقائد حوارئین (۲) نامہ پولی کارپ (۳) انجیل ولادت مریم (۴) انجیل نیقودیما (۵) شہادت تھکلہ (۶) تاریخ دوازدہ حواری تصنیف آبدیاس اور علاوہ ان سب کے انجیل فی فی وی آف سیری جولہ

کتاب اکسبہو ہو بہی مختلف فیہ ہے پس جس حالت مین کہ جعلسازی اسقدر بڑہی ہوئی ہو کہ جسقدر کتب عہد جدید مجموعہ مرجیہ حال مین موجود ہین اوس سے چہار چند جعلی کتابین بنائی گئی ہون تب وہ چیار باب تو ہر ایک کتاب مین ملا دیتا اون لوگون کے لئے کوئی وقت طلب امر نہ تہا کچہ آیات کا بڑہاتا۔

عہد جدید کا جعلی ہونا ثبوت طلب ہے اور تعریف ثابت ہے۔

(۷) کتب متذکرہ دفعہ (۵) کو کتب موجودہ مجموعہ عہد جدید کے ساتھ ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کتابین تقریباً مساوی ہین نہ اون (۲۷) کتابون پر کسی قسم کا شبہہ پیدا ہو سکتا ہے نہ موجودہ کتب مجموعہ عہد جدید کی وقعت کی کوئی وجہہ معلوم ہوتی ہے البتہ مضامین کے لحاظ سے موجودہ کتب مجموعہ عہد جدید مشتبہ معلوم ہوتی ہین اس لئے کہ اونکے بعض مضامین محض خلاف عقل اور ناممکن معلوم ہوتے ہین اور دیگر کتب جو جعلی بیان کی جاتی ہین اونکے مضامین ایسے نہین ہین نہ الوہیت مسیح علیہ السلام اونمین ثابت کی گئی ہے نہ مسیح علیہ السلام کا مصلوب ہونا بیان کیا گیا ہے نہ مسئلہ کفارہ اوس مین ہے جو سب کچہ جہوٹے عیسائیون کا اختراع ہے اسی وجہ سے تقریباً کچی کتابین جعلی اور جعلی اصلی قرار دی گئی ہین بجز اس امر کا بار ثبوت کہ دوسری انجیل متی معنون با انجیل طفولیت اور دوسری انجیل مرقس مشہور با انجیل مصریان اور دوسری انجیل یوحنا جعلی ہین اور چارون انجیلین موجودہ مجموعہ کتب عہد جدید مرجیہ حال صحیح اور اصلی ہین اور جابہ الکیا[81] تہی کتب مذکورہ بالا کی اصل اور غیر الہامی ہین مسیحیون پر ہے جس کا مطلقاً کوئی ثبوت اونکے پاس نہین ہے نہ کبہی آج تک اونہون نے اپنے اس دعوی کا ثبوت پیش کیا پس تاوقتیکہ وہ امور مندرجہ ذیل قابل اطمینان دلائل سے نہ ثابت کرین اون کا یہہ بیان کہ کتب مذکورہ جعلی ہین تسلیم نہین کیا جا سکتا۔

(۱) یہہ کہ ہر ایک جعلی کتاب کے جعلساز کا کیا نام ہے۔

(۲) یہہ کہ کس بادشاہ کے عہد مین اور کس سنہ مین جعلساز نے جعلی کتاب بنائی۔

(۳) یہہ کہ کس ملک اور کس مقام مین یہہ جعلسازی کی اور خفیہ کی یا علانیہ۔

(۴) یہہ کس غرض سے یہہ جعل بنایا اور اس جعلسازی کا کیا ثمرہ پایا۔

(۵) یہہ کہ جعلی کتاب مین سے کیا کیا مضامین غلط اور کیا کیا مضامین صحیح ہین اون کا تعین کیا جاسے۔

(۶) یہہ کہ جعل ساز نے تنہا یہہ جعلسازی کی یا اور لوگ بہی اوسکے ساتہہ شریک تہے اگر تہے تو اونکے کیا نام تہے۔

(۷) یہہ کہ سب سے پہلے اس جعل سازی پر کون شخص مطلع ہوا اور کس زمانے مین کس جگہہ اور کن وجوہ سے۔

(۸) مطلع ہونے والون نے جعلسازی کی اطلاع پاکر کیا تدارک کیا اور کیا تدبیر عمل مین لاسے۔

(۹) یہہ کہ جعل سازون کے مرنے کے بعد انکی جعل سازی کی اطلاع ہوئی یا اون کی زندگی مین۔

(۱۰) یہہ کہ اگر جعلساز کی زندگی مین اوس کا جعل پکڑا گیا تو وہ ملزم قرار پایا اور اوس نے جعل سے اقبال کیا یا نہین۔

یہی دسون امور کیا سی کتب مین سے ہر ایک کتاب کی نسبت ثابت ہونے چاہئین ساتہہ ہی اسکے یہہ امر بہی دریافت طلب ہے کہ قبل از تالیف کتب عہد جدید یہہ جعل ہوا یا بعد اگر قبل از تالیف جعل ہوا تو اونکا جعلی کہنا بیجا ہی وہ جدید تالیف ہین اس لئے کہ جعل کا احتمال یا بعد ہین ہوسکتا ہے نہ قبل از وقت اگر تالیف کی نسبت کو جعل سے تعبیر کیا جاسے تو اس سے اصل کتاب جعلی نہین ہوسکتی اسلئے کہ اس سے زیادہ کچہہ بہی نہین کہا جا سکتا کہ اس کتاب کو فلان شخص کی تالیف کہنا غلط ہے اور اگر بلا قید نسبت تالیف جعلی کہا جاسے تو بلا شبہہ صحیح ہوگا جیسے کہ کہا جاسے کہ یہہ

یہہ منسوب الیہ کے ملفوظات ہین اس ملابست سے نسبت کی گئی اور اگر بعد تالیف
کتب عہد جدید جعل ہوا تو بیفائدہ ہے اسلئے کہ چند باب یا کئی درس الحاق کرنے سے
بہی جعلساز کا مقصود حاصل ہوسکتا تہا اور جعلساز کا ذی عقل اور ذی علم ہونا ضرور ہے
اور کوئی عاقل ایسے بیہودہ امر کا اقدام نہین کرسکتا پس دونون صورتون مین جعل ثابت نہین
ہوگا تیسرا یہہ امر غور کے قابل ہے کہ چارون انجیلون کے اختلاف کثیر کی جسقدر علماے
اہل اسلام نے تشریح کی ہے جو کتاب استفسار مین بہی تفصیلاً موجود ہے۔ اُسے جبکہ
علماے مسیحی نے کمیٹی کر کے قبول کرلیا اور الہامی مانا پس مفصلۂ بالا انجیلون کو کس دلیل سے
علماے مسیحی نامقبول فرماتے ہین اس سے زیادہ کیا ہوسکتا تہا کہ اُن انجیلون مین بعض
مقامات غیر الہامی یا الحاقی یا محرف قرار دیتے جیسا کہ چارون انجیلون مین قرار دیا ہے یا رکیک
توجیہات سے علماے مسیحی اپنی تضیع اوقات کرتے اور تطبیق کے درپے رہتے جیسا کہ بالا ولسطین
نے کیا ہے یہہ وہ عذر کہ متروکہ انجیلون کے مؤلف صاحب الہام نہ تہے اور ان انجیلون
کی نسبت منسوب الیہم کی طرف صحیح نہین ہے اوس وقت تک قابل سماعت نہین ہین جبتک
کہ چارون انجیلون کے مؤلفون کا صاحب الہام ہونا ثابت نہ کیا جاے اور ان چارون
انجیلون کی منسوب الیہم سے نسبت کی صحت نہ ثابت کی جاسے البتہ یہہ عذر قبول کیا جاسکتا
ہے کہ متروکہ انجیلین بالتصریح تثلیث کا ابطال کرتی ہین اور نیز اون سے الوہیت مسیح اور
کفارہ اور مصلوب ہونا بالکل باطل ہوتا ہے اور ان انجیلون مین نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کی بشارات بتصریح اسم مبارک موجود ہین اور یہہ انجیلین اکثر قرآن شریف کے مطابق ہین
اس وجہ سے وہ نامقبول قرار پائی ہین چنانچہ قریب تر اسی کے بلکہ یہی امر علماے مسیحی کے
کلام سے مستنبط ہوتا ہے۔ ولیم میور صاحب نے دفعہ سیم شبۂ صفحہ ۹ پر جو حاشیہ
تحریر فرمایا ہے اور دفعہ سی و پنجم مندرجہ صفحہ (۸۲) پر جو حاشیہ لکہا ہے وہ اشارتاً اسی امر پر

دال ہے حاشیہ اول الذکر مین متروکہ انجیلون کی نسبت وہ لکھتے ہین کہ وہ اکثر قصون اور
بیہ اصل کہانیون سے بھری ہوئی ہین جن مین سے کتنی باتین قرآن مین مندرج ہین مثل
عیسی علیہ السلام کے ہنڈولے مین بات کرنی اور گیلی مٹی سے چڑیان بنا کر جلانے کی حاشیہ
آخر الذکر کا یہہ مضمون ہے کہ اینیون کی بدعت کی خبر نبی آخر الزمان کو پہونچی اوسے غلط سمجھہ کر
یہہ نئی بات ایجاد کی کہ مسیح کے مشابہ کو یہود نے مصلوب کیا یعنی یہہ امر بدعت اس لئے
قرار پایا کہ اس سے کفارہ مسیح کا ابطال ہوتا ہے اور عدم مصلوبی او رعروج مین یہہ قول قرآن شریف
کے مطابق ہے باوجود اس تعصب اور تحریف سے انکار کے علماے مسیحی کے اقوال فی الحقیقت
تحریف کتب عہد جدید کا اقبال ہین ہارن صاحب وغیرہ مفسرین بیبل نے درس ہفتم
وہشتم باب پنجم اول یوحنا کو محرف لکھا ہے اور آٹھہ مقامات مین تحریف قبول کی ہے لیکن
اگر بعض دیگر مفسرین کے مختلف اقوال بہی جمع کئے جاوین تو اوسکے رو سے قریب ساٹھہ
مقام کے تحریف ثابت ہوسکتی ہے اور اختلاف عبارات اور کاتبون کے سہو وغیرہ امور
بعض مفسرین نے تو ایک لاکھہ پچاس ہزار اور بعض نے چالیس ہزار اور بعض نے تیس ہزار
قرار دئے ہین اور عہد جدید کی ہر ایک کتاب مین ان اختلافات کی تقسیم اور تعیین بخوبی کی گئی ہے
مثلاً انجیل متی مین تین سو ستر مقامات قرار دیتے ہین اور علی ہذ القیاس اور انجیلون مین اور دیگر
رسائل عہد جدید مین اور ہر ایک تبدیل شدہ درس اور ہر ایک کلمہ اور حرف محرف اور متغیر بر محل لکہا
گیا ہے اور بعض مقامات پر یہہ بہی ایما کیا گیا ہے کہ دراصل یہہ لفظ تہا یا یہہ لفظ معلوم ہوتا ہے
اور اسی طرح امور مختلف فیہ کو تحریر فرمایا ہے بلکہ بعض کتابین علماے مسیحی نے اس التزام سے
طبع کین ہین کہ جملہ اختلافات اوسکے حاشیہ پر مندرج ہین گو یہہ اختلافات بہی تحریف کا ایک جزو ہین
لیکن اس وقت کے بعض پادری صاحب اسے تحریف کہتے ہوئے شرماتے ہین اور
سہو کاتب قرار دیتے ہین جو اونکی دانائی کے خلاف ہے اس لئے کہ اصل الہامی نسخہ سے

مقابلہ کرکے اس اختلاف کو کیون رفع نہین کیا۔ اور سہو کاتب کی کیون تصحیح نہین کی کیون تصحیح
کے برعکس علماے مسیحی نے مصلحتاً اختلاف اور زیادہ ہونے والے اور سہو کاتب بدستور
باقی رکہتے گئے یہانتک کہ ڈیڑہ لاکہہ تک نوبت پہونچی اور ابہی کیا ہے جسقدر زمانہ زیادہ
گذرتا جاے گا اختلافات اور سہو بہی زیادہ بڑہتے جائینگے۔ صاحب تشخیص المقال
عربی و اثبات الحق اردو نے ترتیب کی باب سوم صفحہ (۰) سے اون تحریفات کو بیان کیا
ہے جو مسئلہ علماے مسیحی ہین ناظرین کو بعض تحریفات کتاب مذکورہ سے بالیقین معلوم
ہو سکتی ہین اور اکثر کتابون سے اکثر تحریفات مل سکتی ہین تحریفات عہد جدید ایسی نہین ہین
جنکی بہم رسی مین ذرا بہی دشواری ہو۔ ناظرین کتب متعلقہ مین ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ اس مختصر مین
تفصیلات کی گنجایش نہین ہے۔

اصل عبری انجیل کا وجود

(۸) اصل عبری انجیل جو کلام آلہی ہے اگرچہ وہ اس زمانے مین عنقا
کی مانند نایاب ہے لیکن بعض علما اہل اسلام نے اوسے دیکہا ہے اور بعض علماے
اہل اسلام نے نقل کیا ہے چنانچہ صاحب تشخیص المقال عربی یا کتاب اثبات الحق اردو مین معتبر
روایت درج ہے کہ منجملہ اولیا اللہ کے ایک ولی تہے جن کا نام شیخ محمود شاشی تہا جو نواسہ عبیداللہ
احرار کے اجداد مین سے تہے یہ صاحب بہت عبادت کیا کرتے تہے ایک سال حج کو جاتے تہے
اور ایک سال کافرون پر جہاد کرتے تہے اتفاقاً یہ ہوا کہ جب یہ حج کو جاتے تہے بغداد مین وارد ہوئے اور خلیفہ بغداد کے پاس
بادشاہ روم کا خط عبرانی زبان مین آیا اور خداوند تعالی نے اپنے کرم سے محمود کو دنیا کی زبانون مین
سے ستر زبانین الہام فرمائی تہین خلیفہ خط پڑہنے والے کی جستجو مین تہا لوگون نے اوسکو
خبر دی کہ آپ کے شہر مین ایک شخص وارد ہوا ہے جو عبرانی خوب جانتا ہے خلیفہ نے
اونہین طلب کیا اور اونہون نے خط کو سفیر کے سامنے پڑہا اور جواب اوسکا بہ کمال
فصاحت لکہہ دیا سفیر اپنے بادشاہ کے پاس واپس گیا اور اوس نے یہ سب حالات بیان کیے

اور شیخ محمود حج کو چلے گئے جب حج سے واپس آئے اور موافق اپنی عادت کے چند سال کے بعد جہاد کو روما کی طرف گئے۔ تو یہہ اتفاق ہوا کہ مسلمانون کو شکست ہوئی اور شیخ محمود گرفتار ہو گئے۔ اور لوگ پکڑ کر اونکو بادشاہ کے سامنے لائے اسوقت سفیر اندلو بہی حاضر تہا اور اوسکو سفیر نے پہچانا اور بادشاہ سے کہا کہ یہہ شخص عبرانی خوب جانتا ہے پس بادشاہ نے شیخ محمود سے کہا کہ مین تم کو ایک کتاب دیتا ہون جو ہمارے آباؤ اجداد سے ہمارے پاس امانت چلی آتی ہے اور اوسپر اونکی مہرین ہین تم اوسکا ہماری زبان مین ترجمہ کرو۔ شیخ محمود نے اوسے منظور کیا اور ترجمہ شروع کیا۔ جب دیکہا تو معلوم ہوا کہ وہ انجیل ہے جو آسمان سے اوتری تہی اور یہہ مشہور چار انجیلین خدا کا کلام نہین ہین بلکہ عیسی عم کے حالات ہین جن کو چار آدمیون نے جمع کیا ہے شیخ محمود کہتے ہین کہ انجیل مذکور مین مین نے دیکہا کہ ہمارے نبی کا احوال نصف کتاب سے زیادہ مین مذکور ہے اون کے اوصاف و حالات بتقاریب مختلفہ لکہے ہوئے ہین جس طرح ہمارے قرآن مین عیسی عم کا ذکر مختلف مقامون پر بتقاریب مختلف ہے پس شیخ محمود نے ترجمہ تمام کر کے بادشاہ کو دیا لیکن بعض مقامات کا ترجمہ اپنے لئے کر کے اپنے پاس رکہا جب ترجمہ تمام ہوا۔ بادشاہ نے وہ لے لیا اور اپنے خدام کو حکم دیا کہ جو مال اور اسباب اور کاغذات خفیہ طور پر شیخ محمود کے پاس ہون سے لئے جائین خدام نے اوسکے حکم کے بموجب عمل کیا اور جو کچہہ اونکے پاس تہا لے کر اونہین چہوڑ دیا۔

مجموعۂ عہد جدید سے بشارات کا مفقود ہونا

(۹) اہل کتاب قبل از ولادت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بتصریح اسم مبارک اور جملہ علامات کے توریت اور دیگر کتب انبیای آپ کے مبعوث ہونے کی خبر دیتے تہے اور مواقع اور مواضع بشارت کے تعین کرتے تہے لیکن بعد ظہور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم جسطرح اہل یہود نے بعض اصل کتابین تلف کین اور بعض مین جہانتک وہ سمجہہ سکے آیات بشارات کو اونہون نے نکالڈالا اور جسقدر

ممکن ہوا تحریف کی اسی طرح مسیحیون نے بہی بعض اصلی کتابون کو تلف کیا بیشتر کتابون کو بلا وجہ موجہ جعلی قرار دیا اور اکثر آیات متعلق بشارات خارج کردین اور جسقدر ہوسکا تحریف کی جیسا کہ روایات مندرجہ ذیل سے مجموعۂ عہد جدید کے مقابلہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔

حضرت علی رضؓ سے ایک راہب کا عہد جدید کی بشارت بیان کرنا۔

(۱) روایت ہے کہ امیر المومنین علی رضؓ سیلیح مین ایک دیر کے پہلو مین اُترے جب دیر کا متولی حاضر ہوا اور اوسنے کہا کہ امیر المومنین مین نے اپنے آباؤ اجداد سے ایک پرانی کتاب پائی ہے جسکو مسیح کے اصحاب نے لکہا تہا اگر تمہاری مرضی ہو تو مین تمہارے سامنے اوسکو پڑہون علی رضؓ نے کہا اچھا۔ کتاب لاؤ وہ کتاب لایا تو اوس مین تہا تعریف اوسی خدا کے لئے ہے جسکے حکمون سے ایک یہہ حکم ہے اور جس کے نوشتون مین سے ایک یہہ نوشتہ ہے کہ وہ ناخواندون مین سے ایک رسول مبعوث کریگا جو اونکو کتاب اور حکمت سکہا ویگا اور جنت کی راہ بتا ویگا وہ نہ درشت خو نہ سخت ہوگا اور نہ بازارون مین چیخنے والا ہوگا اور بُرائی کا بدلہ بُرا نہ کرے گا بلکہ معاف اور درگذر کریگا اسکی امت ہر نشیب و فراز و بلندی پر بڑی حمد کرنیوالی ہونگی تہلیل اور تکبیر سے اونکی زبانین خالی نہ ہونگی اوسکا دین اون پر جواوس سے دشمنی رکہین گے غالب ہوگا۔

ابو ودیب سے ایک راہب کا عہد جدید کی بشارت بیان کرنا

(۲) روایت ہے کہ ابو ودیب نے کہا مین سیاحت کرتے کرتے ایک دیر مین پہونچا مین نے اوس راہب سے جو وہان مقیم تہا کہا کہ تجہہ سے کچہہ فائدہ بہی ہوگا اوس نے کہا کہ ہان اے عرب تجہکو فائدہ ہوگا مین نے کہا کہ تو بتا پس وہ ایک ورق نکالکر میرے پاس لایا جس مین چار سطرین تہین اور اوس نے بیان کیا کہ یہہ منجملہ کتب منزلہ ہے پہلی سطر مین تہا کہ جناب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ مین اللہ ہون کوئی پروردگار سوا میرے نہین ہے اکیلا ہون میرا کوئی شریک نہین ہے۔

اور دوسری سطر مین تہا کہ محمدؐ فقط میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔

اور تیسری سطر مین تھا کہ اوسکے پیرو بڑے حمد کرنے والے ہین اوسکے پیرو بڑے حمد کرنیوالے ہین اوسکے پیرو بڑے حمد کرنے والے ہین۔

اور چوتھی سطر مین تھا کہ آفتاب اون کا ننگ ہے آفتاب اون کا ننگ ہے آفتاب اونکا ننگ ہے۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق محمدابن دیان کی روایت

(۳) محمد بن دیان نے بعض انصار سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ نے حضرت عیسی علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے عیسی میرا کہا سُن اور میرا حکم مان اے پاک باکرہ بتول کے بیٹے اسواسطے کہ مین نے تجھہ کو بغیر مرد کی مباشرت کے پیدا کیا اور مین نے تجھہ کو دنیا مین ایک نشانی قرار دیا پس میری ہی تو پرستش کر اور مجھی پر بھروسا رکھہ اور بقوت کتاب کو سنبھال اور شوریا کے باشندونکے سامنے اوس کی تفسیر کر اور جو لوگ تیرے سامنے ہین اونکو خبر دے اور اونکو آگاہ کر کہ مین ہی خدا ہون آفرینندہ جاوید ہمیشہ اسطرح رہنے والا کہ کبھی زوال ممکن نہین۔ اُس ناخواندہ نبی کی تصدیق کرو جسکو مین اخیر زمانہ مین بھیجونگا جو صاحب شتر ہوگا صاحب زنان ہوگا بہت سی جورون والا تھوڑی اولاد والا ہوگا اوسکی نسل ایک ایسی برکت والی سی ہوگی جو تیری مان کے ساتھہ بہشت مین ہوگی اوسکی اولاد مین ایک بیٹی پیدا ہوگی جسکے دو بچے شہید ہونگے دین اُسکا راستی ہے اور قبلہ اُسکا عانہ ہے اور وہ دنیا کے لئے رحمت ہے اُسکے لئے ایک حوض ہے جو مکہ سے مشرق تک سے زیادہ بڑا ہے اوس پر ظروف مثل تارون کے دھرے ہوئے ہین اوسمین بہشت کی سب شرابون کا رنگ ہے اور بہشت کے سب میون کا مزہ ہے جو اوسمین سے ایک بار پئے گا کبھی پھر اُسے پیاس نہ لگیگی اُوسکے قدم اللہ کے لئے اسطرح صف باندہین گے جس طرح فرشتے صف باندہتے ہین اُس کے لئے اسکے دل مین خشوع ہوگا اوسکے سینہ مین نور ہوگا حق اوسکی زبان پر ہوگا آنکھین اوسکی سوئین گی لیکن دل نہ سوئیگا اُسی کے لئے

شفاعت اوٹھا رکھی جاویگی اور اوسی سبکے پیرو پر قیامت آئے گی۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق عبداللہ ابن عباس کی روایت

(۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ جب خط آنحضرت کا قیصر بادشاہ روم کو پہونچا تو اوس نے اپنے پادریوں کو اور اپنے دین کے بڑے بڑے عالموں کو جمع کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو اس پر اونھوں نے سخت انکار کیا۔ پس ان سے قیصر نے کہا کہ یہ صرف تمہاری آزمایش کا قصد تھا تاکہ معلوم ہوجاے کہ اپنے دین کی حفاظت کا تم کو خیال ہے یا نہیں پس ایک راہب جسکا مرتبہ اون مین بڑا تھا اوٹھ کھڑا ہوا اور اوس نے بیان کیا کہ اے بادشاہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ عربی شخص وہی ہے جسکی خوشخبری عیسیٰ ؑ نے دی تھی یہی اونٹ کا سوار ہونیوالا ہے جو بعد گدہے پر سوار ہونیوالے کے آویگا جاے ولادت اوسکی مکہ ہے اور جاے ہجرت طابہ ہے اور بادشاہی اوسکی شام مین ہے اور یہ اوسکے بڑے حمد کرنیوالے ہین اوس نے ایک طولانی تقریر بیان کی۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق ہرقل کی روایت

(۵) واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ہرقل شہنشاہ روم (ہمارا سون کو نجاشی کے پاس بھیجا کرتا تھا یہ اسکے سامنے انجیل وغیرہ پڑھتے تھے اور نجاشی اپنے زمانے کے لوگون مین سب سے زیادہ خدا کی کتابون کا علم رکھتا تھا پس یہ جو چاہتے تھے سب سیکھ لیتے تھے اسکے بعد ہرقل کے پاس واپس آتے تھے اور اوس کے بعد دوسرے لوگون کو نجاشی کے پاس پڑھنے کو بھیج دیتا تھا ایک دن قیصر نے کہا کہ اُن لوگون مین سے کوئی دیان ہے جو نجاشی کے پاس سے پڑھکر آتے ہین لوگون نے کہا کہ وہ شماسی یہان ہین اوس نے اونکو بلوایا اور پوچھا کہ ان سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگون نے ایک شخص کی طرف اشارا کیا اوس نے اوسکے ساتھ تخلیہ کیا اور اس سے کہا کہ کیا تو نجاشی کا حال مجھکو نہ بتاے گا اوس نے کہا ہان بادشاہ مین ہر شخص کا حال جو اوس کے

پاس تہا بتادونگا چار برس اوسکے پاس رہا ہون اور اوسکے سارے امور سے واقف ہون آپ
کیا بات اوسکی مجھہ سے دریافت فرماتے ہین قیصر نے کہا کہ یہہ عربی شخص اپنے تئین نبی کہتا ہے
اسکا ہی ذکر وہ کرتا ہے اوس نے کہا کہ ایک دن اوس نے انجیل اپنے سامنے رکہی اور اوسوقت
کوئی سواے میرے اوسکے پاس نہ تہا اور یہہ پڑہنا شروع کیا احمد نبی اونٹ پر سوار ہوگا اور ٹوپی کو
جوڑے گا مکہ سے یثرب کو نکل کے جاویگا وہ بہترین انبیا ہے درمیان عیسیٰ علیہ السلام اور قیامت
کے دن اوسکا ظہور ہوگا پس جس شخص نے اوسکو پایا اور پیروی اوسکی کی وہ ارجمند ہوا اور جس نے
اوس کے برخلاف کیا وہ تباہ ہوا مین نے نجاشی کو دیکہا کہ وہ اپنے بیٹے کو اسی کی تعلیم دیتا تہا
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آگئے جو اوس سے باتین کرنے لگے اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچازاد بہائی نے نجاشی سے ایسی تقریر کی کہ اوسکو اتنا رلایا کہ اوسکی ڈاڑہی اوسکے
آنسوؤن سے تر ہوگئی پہر اوس نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہہ وہی عربی نبی ہے جسکی بشارت
عیسیٰ مسیح نے دی ہے اور وہ بہترین انبیا ہے یہہ سنکر قیصر نے کہا نجاشی نے ٹہیک کیا
اور اگر مجہہ کو خیال بادشاہی جانیکا نہ ہوتا اور یہہ ڈر نہ ہوتا کہ رومی میری پیروی نہ کرینگے جب کہ مین
اون کے دین کی مخالفت کرون تو مین ضرور نبی عربی کی تصدیق علانیہ کرتا اور عنقریب دین اوس کا
جہانتک کہ اونٹ جاسکتے ہین پہیلے گا پہر اوس نے شامہ سے کہا کہ تیرا کیا دین ہے اوس نے
کہا کہ اگر آپ کی مخالفت مجہہ کو بری نہ معلوم ہوتی تو مین محمدؐ کی پیروی کرتا قیصر نے اوس سے کہا
کہ مجہہ سے نہ چہپا مگر اپنی بات رومیون سے پوشیدہ رکہہ اور جہان تیرا جی چاہتا ہو جا یا یہین
قیام کر شماسی نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ نبی عربی کی خدمت مین چلا جاؤن اوس نے کہا اچہا
چلا جا پس وہ آنحضرت کی طرف روانہ ہوا مگر جب کہ وہ بلقا مین تہا یکایک اوسے اوسکی قوم کی لوگون
نے مار ڈالا یہہ خبر جب قیصر کو پہونچی اوس نے بلقا کے حاکم کو لکہا کہ جن لوگون نے میرے غلام کو
مار ڈالا اونکو ڈہونڈہ کے قتل کر اوس نے جستجو کی اور اونکو ڈہونڈہ نکالا اور پہلے اونکو سولی دی

پھر قتل کیا۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق ہوودہ کی روایت

(۶) عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ اونہون نے بیان کیا کہ مین بزمان خلافت عثمان رض یمامہ مین آیا اور حجر مین جو ایک قصبہ یمامہ کا ہے وہان ایک جلسہ تہا اوس مین بیٹہا اُس جلسہ مین ایک شخص نے ذکر کیا کہ مین ایک دن ہوودہ تاجدار پاس تہا کہ ہوودہ کے دربان نے آکر کہا کہ شام یعنی دمشق کا راہب حاضر ہے اور اجازت کا خواستگار ہے اوس نے اوس کو اجازت دی اور وہ اوس کے سامنے آیا اور اوس نے اوسکو مرحبا کہا اور دونون باتین کرنے لگے راہب نے کہا واہ آپکا کیا اچہا ملک ہے ہوودہ نے کہا ہان یہہ سبزہ زار عرب ہے اور عرب کے ملکون مین سب سے اچہا ہے راہب نے کہا کہان حضور کا ملک اور کہان محمد کا ملک جو لوگون کو اپنے دین کی طرف دعوت کرتا ہے ہوودہ نے کہا وہ ہم سے قریب یثرب مین ہے اور اوس کا خط میرے پاس آیا ہے اوس نے مجہے دعوت دی تہی مگر مین نے قبول نہ کی راہب نے کہا کیون اوس نے جواب دیا کہ مجہہ کو اپنے ملک کے لالچ اور اس خوف نے کہ میری بادشاہی جاتی رہے گی جو مین اوس کا پیرو ہوجاؤنگا روکا۔ راہب نے کہا اگر تو پیروی اوسکی کرتا تو وہ تجہی کو تاج بخشتی کرتا اور تیری بہتری اوسکی پیروی مین ہے اسلئے کہ وہ نبی ہے جس کی بشارت عیسیٰ نے دی ہے اور وصف اوسکا انجیل مین مذکور ہے ہوودہ نے راہب سے کہا تو خود کیون پیروی نہین کرتا ہے اوس نے کہا مجہہ مین حسد اوس کا موجود ہے اور شراب کو مین پسند کرتا ہون اور وہ اوسکو حرام کرتا ہے۔ ہوودہ نے کہا کہ میرا بہی خیال ہے کہ اوسکی ضرور پیروی کرون اور اوس سے کہون کہ مجہہ کو میری بادشاہی مین برقرار رکہے اور اس امر کا اوسکے ایلچی نے مجہہ سے وعدہ کیا ہے اسکے بعد اوس نے اپنے منشی کو حکم دے کر آنحضرت کو خط لکہایا اور ایلچی کے ساتہہ معہ سوغات آنحضرت کی خدمت مین روانہ کیا۔ یہہ خبر اوسکی قوم کو معلوم ہوئی اور وہ اوس کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو اوسکی پیروی کریگا تو ہم تجہہ کو معزول کرینگے پس اوس نے ایلچی کو واپس

بلا لیا اور جو اوس نے قصد کیا تھا اُس سے باز آیا اور راہب کا اعزاز اوس کے نزدیک باقی رہا اور ہر سال یہہ اوس کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا پھر راہب نے شام کو کوچ کیا مین نے اس سے وقت روانگی ملاقات کی اور پوچھا کہ کیا جو تو نے دربارہ محمدؐ ہودہ سے کہا وہ سچ ہے اوس نے کہا ہان تو اوسکی پیروی کر آدمی کہتا ہے یہہ سنکر مین اپنے گھر کو واپس آیا اور سامان سفر کر کے آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور جو کچھہ مین نے سنا تھا اوس سے آنحضرت کو مطلع کر دیا اور اون پر ایمان لایا اور ہودہ تو پہلے ہی بادشاہ روم قیصر پاس آیا تھا اور اوس نے اوسکو بھیجا تھا اور اپنی قوم پر اوسکو حاکم کیا تھا اور ہر سال اوس کو انعام دیا کرتا تھا اور بعد اوسکے راہب مذکور اوسکے پاس آیا اور بعضون نے بیان کیا ہے کہ جس نے اوسکو آنکے بھیجا تھا وہ کسریٰ تھا۔

موجودہ مجموعہ عہدین مین اب کسقدر صریحی بشارات موجود ہین

(۱۰) مجموعہ عہدین کی تحریف اور اوس مین تصرفات کا مختصر طور پر تذکرہ کر دیا گیا ہے تفصیلی دلائل اور مباحث کی اس مختصر مین گنجایش نہین ہے شایقین کو مبسوط کتابون مین تفصیلی دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمانے چاہئیین۔

موجودہ مجموعہ عہدین کی بے اعتباری کے یہی وجوہ ہین کہ بکثرت اوس مین تحریفات اور تصرفات ثابت ہوتے ہین اور نیز بعض اصلی کتابین مفقود کر دی گئین بعض اصلی کتابون کو جعلی اور ناقابل اعتبار قرار دیکر مجموعہ سے خارج کر دیا گیا ہے۔

درحقیقت مختلف زمانون مین مختلف اغراض سے تحریفات اور تصرفات ہوے ہین یہودیون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی بے احتیاطی کم توجہی نفسانیت سے بھی مجموعہ عہد عتیق کی بعض کتابون کو تلف کر دیا بعض کتابون مین تحریفات کین بعض کتابون مین اور مختلف قسم کے تصرفات کئے۔ اور اس مین ذرا شک نہین ہے کہ اونہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت مین بھی اس قسم کے افعال کئے اور اون سے متعلق بشارات کے معدوم کرنے کی پوری سعی کی۔ اسی طرح جھوٹے مسیحیون نے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

کے ظہور کے بعد اونکی مخالفت مین اُسی قسم کے افعال کیئے جس قسم کے افعال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت مین یہودیون نے کیئے تھے۔ اور مجموعہ عہد جدید مین سے اصل عبری انجیل کو تو بالکل ہی مفقود کر دیا اور بعض کتابون کو جعلی قرار دیکر مجموعہ سے خارج کر دیا۔ بعض کتابون مین تحریفات کین غرض مختلف قسم کے تصرفات کے بعد موجودہ مجموعہ عہد جدید مدون ہوا ہے ہم نے جس قسم کی روایات اوپر بیان کی ہین اس قسم کی روایات صرف اسی قدر نہین ہین بلکہ بکثرت موجود ہین شائقین کتب متعلقہ مین ملاحظہ فرما سکتے ہین جسقدر روایات ہم نے بیان کی ہین اُن سے بھی ثابت ہے کہ کتب عہد عتیق مین اور نیز عہد جدید مین بتصریح نام حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات موجود تھین جب یہود اور مسیحیون نے دیکھا کہ باوجود اسم مبارک اور اوصاف مشہورہ کے مصرح موجود ہونیکے ایمان نہ لانا موجب طعن خلق ہے تب براہ نفسانیت و تعصب یا اصل کتب مشتمل بشارات مذکورہ تلف کین یا ترتیب ابواب و آیات خراب کر کے آیات بشارات بالکل یا اکثر نکال ڈالین تاہم موجودہ مجموعہ عہدین اگر ذرا غور سے دیکھا جاوے اور تاریخی حالات سے دیکھنے والا پوری واقفیت رکھتا ہو تو وہ باسانی سمجھ سکتا ہے کہ باوجود ان سب افعال اور مجموعہ عہدین مین تغیرات عظیم کے اب بھی صدہا بشارات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق باقی ہین جنکے باقی رہنے کی یا یہہ وجہ ہے کہ محرفین عرب کی تاریخ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے بخوبی واقف نہ تھے یا اسقدر ذی علم نہ تھے کہ اچھی طرح ان بشارات کا مفہوم سمجھ سکتے یا اونہون نے ان بشارات کو اسقدر مغلق خیال کیا کہ معمولی علم کے لوگ انہین نہین سمجھ سکتے یا یہ کہ وہ اُن بشارات کی کوئی تاویل کر سکتے ہین جیسا کہ مسیحی مفسرون نے اون سے متعلق مختلف تاویلات کی ہین۔ بہر حال انہین وجوہ مین سے کوئی نہ کوئی وجہ کسی نہ کسی وقت مین یہودیون اور مسیحیون کے لئے مانع تحریف رہی اور اس طور پر خداوند کریم نے ان بشارات کو محرفین کی نظر سے محفوظ رکھا۔ گو کل بشارات جو اس وقت موجودہ مجموعہ عہدین سے مستنبط ہوتی ہین۔

سب صریحی نہیں ہیں اور بہت تفسیر طلب ہیں تاہم اون مین اکثر بشارات نہایت صریحی بھی ہین جو زیادہ تفسیر طلب نہین ہین اور معمولی معلومات کے لوگون کے بھی بخوبی سمجھ مین آسکتے ہین بہر حال موجودہ مجموعہ عہدین مین جو بشارات ہین سے زیادہ صریحی خیال کین وہ منتخب کرلین جو حسب ذیل ہین۔

فہرست آیات و ابواب
بشارات موجودہ مجموعہ عہدین

(۱) توریت شریف

(۱) کتاب پیدائش باب (۱۷) آیت (۱ تا ۱۹ و ۲۰) (۲) کتاب پیدائش باب (۴۹) آیت (۸ تا ۱۲)

(۳) کتاب استثنا باب (۱۸) آیت (۱۵ تا ۱۹) (۴) کتاب استثنا باب (۳۲) آیت (۲۱)

(۵) کتاب استثنا باب ۳۳ آیت (۲ و ۳)

(۲) زبور شریف

(۶) زبور (۱۸) آیت (۴۳ تا ۴۵) (۷) زبور (۲۱) آیت (۱ تا ۱۳)

(۸) زبور (۲۲) آیت (۲۲ تا ۳۱) (۹) زبور (۲۴) آیت (۱ تا ۱۰)

(۱۰) زبور (۳۷) آیت (۱ تا ۳۱) (۱۱) زبور (۴۵) آیت (۱ تا ۱۷)

(۱۲) زبور (۴۷) آیت (۱ تا ۹) (۱۳) زبور (۵۷) آیت (۳ و ۵ و ۹ و ۱۰)

(۱۴) زبور (۵۸) آیت (۱ تا ۱۱) (۱۵) زبور (۶۳) آیت (۱ تا ۱۰)

(۱۶) زبور (۶۸) آیت (۱ تا ۳۵) (۱۷) زبور (۶۹) آیت (۲۷ تا ۳۶)

(۱۸) زبور (۷۲) آیت (۱ تا ۲۰) (۱۹) زبور (۸۴) آیت (۴ تا ۷)

(۲۰) زبور (۹۵) آیت (۱ تا ۱۳) (۲۱) زبور (۹۶) آیت (۱ تا ۱۳)

(۲۲) زبور (۱۰۲) آیت (۱۸ تا ۲۲) (۲۳) زبور (۱۱۳) آیت (۱ تا ۱۰)

(۲۴) زبور (۱۱۸) آیت (۲۲ تا ۲۶) (۲۵) زبور (۱۴۹) آیت (۱ تا ۹)

(۳) کتاب یسعیاہ علیہ السلام

(۲۶) کتاب یسعیاہؑ باب (۲) آیت (۲) تا (۴)

(۲۷) کتاب یسعیاہؑ باب (۲) آیت (۱۷) تا (۲۲)

(۲۸) کتاب یسعیاہؑ باب (۴) آیت (۱) تا (۶)

(۲۹) کتاب یسعیاہؑ باب (۵) آیت (۱۵ تا ۳۰)

(۳۰) کتاب یسعیاہؑ باب (۹) آیت (۱ تا ۷)

(۳۱) کتاب یسعیاہؑ باب (۱۱) آیت (۱ تا ۱۰)

(۳۲) کتاب یسعیاہؑ باب (۱۳) آیت (۲ تا ۱۲)

(۳۳) کتاب یسعیاہؑ باب (۱۶) آیت (۱ تا ۵)

(۳۴) کتاب یسعیاہؑ باب (۱۸) آیت (۷)

(۳۵) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۱) آیت (۲ تا ۱۷)

(۳۶) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۴) آیت (۱۴ تا ۲۳)

(۳۷) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۵) آیت (۶ تا ۱۲)

(۳۸) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۶) آیت (۱ تا ۴)

(۳۹) کتاب یسعیاہؑ باب (۸) آیت (۲ تا ۲۹)

(۴۰) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۹) آیت (۷ تا ۲۴)

(۴۱) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۰) آیت (۱۸ تا ۳۳)

(۴۲) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۲) آیت (۱ تا ۵ و ۱۵ تا ۲۰)

(۴۳) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۳) آیت (۷ تا ۲۴)

(۴۴) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۴) آیت (۲ تا ۶)

(۴۵) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۵) آیت (۱ تا ۱۰)

(۴۶) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۰) آیت (۱ تا ۱۱)

(۴۷) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۱) آیت (۱ تا ۲۹)

(۴۸) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۲) آیت (۱ تا ۲۱)

(۴۹) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۳) آیت (۱۸ تا ۲۱)

(۵۰) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۶) آیت (۲۲ تا ۲۵)

(۵۱) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۶) آیت (۱۰ تا ۱۳)

(۵۲) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۸) آیت (۲ تا ۱۵)

(۵۳) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۹) آیت (۱ تا ۲۶)

(۵۴) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۱) آیت (۱ تا ۱۵)

(۵۵) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۳) آیت (۱ تا ۱۲)

(ایضاً) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۲) آیت (۷ تا ۱۵)

(۵۶) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۴) آیت (۱ تا ۱۴)

(۵۷) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۵) آیت (۱ تا ۱۳)

(۵۸) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۶) آیت (۱ تا ۸)

(۵۹) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۷) آیت (۱۳ تا ۱۴)

(۶۰) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۹) آیت (۱۵ تا ۲۱)

(۶۱) کتاب یسعیاہ ع باب (۶۰) آیت (۱ تا ۲۲)　(۶۲) کتاب یسعیاہ ع باب (۶۱) آیت (۱ تا ۱۱)

(۶۳) کتاب یسعیاہ ع باب (۶۲) آیت (۱ تا ۲)　(۶۴) کتاب یسعیاہ ع باب (۶۵) آیت (۱ تا ۲۵)

(۶۵) کتاب یسعیاہ علیہ السلام باب (۶۶) آیت (۵ تا ۲۳)

(۴) کتاب یرمیاہ علیہ السلام

(۶۶) کتاب یرمیاہ ع باب (۳) آیت (۱۲ تا ۲۵)　(۶۷) کتاب یرمیاہ ع باب (۲۲) آیت (۴ تا ۸)

(۶۸) کتاب یرمیاہ ع باب (۲۵) آیت (۸ تا ۱۲ اور ۳۰ تا ۳۳)　(۶۹) کتاب یرمیاہ ع باب (۴۹) آیت (۱۳ تا ۱۵)

(۷۰) کتاب یرمیاہ ع باب (۵۰) آیت (۲ تا ۵)

(۵) کتاب حزقی ایل علیہ السلام

(۷۱) کتاب حزقی ایل ع باب (۱۷) آیت (۲۲ تا ۲۴)　(۷۲) کتاب حزقی ایل ع باب (۲۰) آیت (۳۳ تا ۳۱)

(۷۳) کتاب حزقی ایل ع باب (۲۱) آیت (۲۶ تا ۳۲)　(۷۴) کتاب حزقی ایل ع باب (۲۶) آیت (۳ تا ۵)

(۷۵) کتاب حزقی ایل ع باب (۳۴) آیت (۲۳ تا ۲۹)　(۷۶) کتاب حزقی ایل ع باب (۳۶) آیت (۲۵ تا ۲۸)

(۷۷) کتاب حزقی ایل ع باب (۳۷) آیت (۱۹ تا ۲۸)

(۶) کتاب دانیال علیہ السلام

(۷۸) کتاب دانیال ع باب (۲) آیت (۲۵ تا ۴۵)　(۷۹) کتاب دانیال ع باب (۷) آیت (۱ تا ۲۸)

(۸۰) کتاب دانیال ع باب (۸) آیت (۱ تا ۲۷)　(۸۱) کتاب دانیال ع باب (۹) آیت (۲۰ تا ۲۷)

(۷) کتاب ہوسیع علیہ السلام

(۸۲) کتاب حضرت ہوسیع ع باب (۱) آیت (۱۰ تا ۱۱)　(۸۳) کتاب ہوسیع ع باب (۲) آیت (۱۴ تا ۲۳)

(۸۴) کتاب ہوسیع ع باب (۳) آیت (۴ و ۵)　(۸۵) کتاب ہوسیع ع باب (۱۱) آیت (۹)

(۸۶) کتاب ہوسیع ع باب (۱۳) آیت (۱ و ۲)　(۸۷) کتاب ہوسیع ع باب (۱۴) آیت (۸)

(۸) کتاب یوائیل علیہ السلام

(۸۸) کتاب یوائیل ع باب (۲) آیت (۲) تا (۱۱)　(۸۹) کتاب یوائیل ع باب (۲) آیت (۲۸ تا ۳۲)

(۹۰) کتاب یوائیل ع باب (۳) آیت (۱ تا ۲ و ۱۶)

(۹) کتاب عموس علیہ السلام

(۹۱) کتاب عموس ع باب (۳) آیت (۱۱)　(۹۲) کتاب عموس ع باب (۶) آیت (۲۷)

(۹۳) کتاب عموس ع باب (۷) آیت (۱۰ تا ۱۳ و ۱۷)　(۹۴) کتاب عموس ع باب (۸) آیت (۱۱ تا ۱۲)

(۹۵) کتاب عموس ع باب (۹) آیت (۱ و ۲ و ۴ و ۸ و ۱۰)　(۹۶) کتاب عموس ع باب (۹) آیت (۱۱ تا ۱۵)

(۱۰) کتاب عبدیاہ علیہ السلام

(۹۷) کتاب عبدیاہ ع باب (۱) آیت (۱)

(۱۱) کتاب میکاہ علیہ السلام

(۹۸) کتاب میکاہ ع باب (۳) آیت (۱۲)　(۹۹) کتاب میکاہ ع باب (۴) آیت (۱) تا (۱۱)

(۱۰۰) کتاب میکاہ ع باب (۵) آیت (۱ تا ۱۵)　(۱۰۱) کتاب میکاہ ع باب (۷) آیت (۱۱ تا ۲۰)

۱۲ کتاب حیقوق علیہ السلام

(۱۰۲) کتاب حیقوق ع باب (۲) آیت (۲ تا ۴)　(۱۰۳) کتاب حیقوق ع باب (۳) آیت (۲ تا ۵)

(۱۳) کتاب صفنیاہ علیہ السلام

(۱۰۴) کتاب صفنیاہ ۴ باب (۳) آیت (۸ تا ۹ و ۱۲)

(۱۴) کتاب حجی نبی علیہ السلام

(۱۰۵) کتاب حجی ہا باب (۲) آیت (۳ تا ۹) (۱۰۶) کتاب حجی ہا باب (۲) آیت (۲۱ و ۲۲)

(۱۵) کتاب زکریا علیہ السلام

(۱۰۷) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۱) آیت (۷ تا ۱۱) (۱۰۸) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۱) آیت (۱۶ تا ۲۱)

(۱۰۹) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۲) آیت (۱۰ تا ۱۳) (۱۱۰) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۳) آیت (۶ تا ۹)

(۱۱۱) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۴) آیت (۱ تا ۷) (۱۱۲) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۶) آیت (۱ تا ۸)

(۱۱۳) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۸) آیت (۲۰ تا ۲۳) (۱۱۴) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۹) آیت (۹ تا ۱۰)

(۱۱۵) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۱۲) آیت (۱ تا ۱۴) (۱۱۶) کتاب ذکریا ۱۴ باب (۱۳) آیت (۷ تا ۹)

(۱۱۷) کتاب ذکریا باب (۱۴) آیت (۱ تا ۵)

(۱۶) کتاب ملاکی علیہ السلام

(۱۱۸) کتاب ملاکی ۴ باب (۳) آیت (۱ تا ۵)

(۱۷) متی کی انجیل

(۱۱۹) متی کی انجیل باب (۳) آیت (۱ تا ۱۲) (۱۲۰) متی کی انجیل باب (۳) آیت (۱۳) تا (۱۷)

(۱۲۱) متی کی انجیل باب (۱۱) آیت (۲ تا ۶) — (۱۲۲) متی کی انجیل باب (۱۱) آیت (۷ تا ۱۵)

(۱۲۳) متی کی انجیل باب (۱۹) آیت (۳۰) — (۱۲۴) متی کی انجیل باب (۲۰) آیت (۱ تا ۱۶)

(۱۲۵) متی کی انجیل باب (۲۱) آیت (۳۳ تا ۴۴) — (۱۲۶) متی کی انجیل باب (۲۲) آیت (۱ تا ۱۴)

(۱۲۷) متی کی انجیل باب (۲۳) آیت (۳۷ تا ۳۹) — (۱۲۸) متی کی انجیل باب ( ) آیت ( )

(۱۸) یوحنا کی انجیل

(۱۲۹) یوحنا کی انجیل باب (۲) آیت (۱۹ تا ۲۲) — (۱۳۰) یوحنا کی انجیل باب (۱۲) آیت (۴۴ تا ۴۹)

(۱۳۱) یوحنا کی انجیل باب (۱۴) آیت (۱۶ تا ۱۸) — (۱۳۲) یوحنا کی انجیل باب (۱۴) آیت (۲۵ تا ۳۱)

(۱۳۳) یوحنا کی انجیل باب (۱۵) آیت (۲۶ تا ۲۷) — (۱۳۴) یوحنا کی انجیل باب (۱۶) آیت (۱ تا ۱۵)

(۱۹) مکاشفات یوحنا

(۱۳۵) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱ تا ۷) — (۱۳۶) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۸ تا ۱۱)

(۱۳۷) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱۲ تا ۱۷) — (۱۳۸) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱۸ تا ۲۹)

(۱۳۹) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۱ تا ۶) — (۱۴۰) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۷ تا ۱۳)

(۱۴۱) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۱۴ تا ۲۲) — (۱۴۲) مکاشفات یوحنا باب (۱۰) آیت (۱ تا ۷)

(۱۴۳) مکاشفات یوحنا باب (۱۱) آیت (۱۵ تا ۱۸) — (۱۴۴) مکاشفات یوحنا باب (۱۲) آیت (۱ تا ۵)

(۱۴۵) مکاشفات یوحنا باب (۱۴) آیت (۶ تا ۱۳) — (۱۴۶) مکاشفات یوحنا باب (۱۹) آیت (۱۱ تا ۲۱)

(۱۴۷) مکاشفات یوحنا باب (۲۰) آیت (۱ تا ۳) — (۱۴۸) مکاشفات یوحنا باب (۲۱) آیت (۴ تا ۸)

ہبوط آدم علیہ السلام سے حضرت داؤد علیہ السلام تک مختصر تاریخی حالات

(۱) قبل ازانکہ بشارات متذکرہ بیان کی جائیں اور اونکی تفسیر لکھی جائے اسکی بہی سخت ضرورت ہے کہ کسیقدر تاریخی حالات

بیان کئے جائین جن سے بشارات بخوبی سمجھہ مین آسکین لہذا مختصر طور پر تاریخی حالات بیان کئے جاتے ہین جو یہہ ہین کہ توریت شریف کی کتاب پیدائش کے باب پنجم و یازدہم سے زمانہ ولادت بنی آدم بہ حساب سنین ہبوط آدم علیہ السلام اور انکی عمرین حسب تفصیل ذیل ثابت ہوتی ہین۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک بنی آدم کے سنین ولادت اور اون کی عمرین۔	ہبوط علیہ السلام کے بعد		کُل عمر	
(۱) حضرت آدم علیہ السلام۔	۔۔۔		۹۳۰	سال
(۲) حضرت شیث علیہ السلام	۱۳۰	سال	۹۱۲	ایضاً
(۳) انوش۔	۲۳۵	ایضاً	۹۰۵	ایضاً
(۴) قینان۔	۳۲۵	ایضاً	۹۱۰	ایضاً
(۵) مہلائیل۔	۳۹۵	ایضاً	۸۹۵	ایضاً
(۶) یارد۔	۴۶۰	ایضاً	۹۶۲	ایضاً
(۷) حنوک۔	۶۲۲	ایضاً	۳۶۵	ایضاً
(۸) متوسلح۔	۶۸۷	ایضاً	۹۶۹	ایضاً
(۹) لمک۔	۸۷۴	ایضاً	۷۷۷	ایضاً
(۱۰) نوح۔	۱۰۵۶	ایضاً	۹۵۰	ایضاً
(۱۱) سام۔	۱۵۵۶	ایضاً	۶۰۰	ایضاً
طوفان۔	۱۵۵۶	ایضاً		ایضاً
(۱۲) ارفکسد۔	۱۶۵۶	ایضاً	۴۳۸	ایضاً

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک بنی آدم کے سنین ولادت اور انکی عمرین۔	ہبوط آدم علیہ السلام کے بعد۔	کل عمر
(۱۳) سلح	۱۶۹۱ سال	۴۳۳ ایضاً
(۱۴) عبر	۱۷۲۱ ایضاً	۴۶۴ ایضاً
(۱۵) فلج	۱۷۵۵ ایضاً	۴۳۹ ایضاً
(۱۶) رعو	۱۷۸۵ ایضاً	۲۳۹ ایضاً
(۱۷) سروج	۱۸۱۷ ایضاً	۲۳۰ ایضاً
(۱۸) نحور	۱۸۴۷ ایضاً	۱۵۸ ایضاً
(۱۹) تارح	۱۸۷۶ ایضاً	
(۲۰) ابراہیم علیہ السلام	۱۹۹۶	

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین انبیا علیہم السلام کا ظہور۔

جس سے ظاہر ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہبوط آدم علیہ السلام سے (۱۹۹۶) سال کے بعد پیدا ہوئے جو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ولادت سے (۲۳۸۴) سال قبل کا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے (۲۹۵۸) سال ماقبل کا ہے آپ کی دو بیویاں تہین ایک "سرہ" دوسری "ہاجرہ" پہلے حضرت ہاجرہ کے بطن سے سنہ ۲۰۳۵ ہبوط مین حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے پہر حضرت سرہ کے بطن سے سنہ ۲۱۴۹ ہبوط مین حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (۲۳۴۵) سال قبل اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۲۹۱۹) سال ماقبل پیدا ہوئے اور حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (۲۲۳۱) سال قبل اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۲۸۰۵) سال قبل پیدا ہوئے۔ اور (۲۲۲۱) سال مین حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بکثرت

سلاطین اور انبیا علیہم السلام پیدا ہوئے اس نسل مین اخیر پیغمبر حضرت عیسٰی علیہ السلام تھے جنکے بعد سے پہر کوئی نبی اس نسل مین نہین پیدا ہوا۔ علیٰ ہذا اخیر بادشاہ صدقیاہ تہا جسکے بعد کوئی بادشاہ اس نسل مین نہین ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہم السلام کے چہوٹے صاحبزادے کی نسل مین تو بکثرت سلاطین ہوتے رہے اور انبیا علیہم السلام بہی مبعوث ہوتے رہے۔ مگر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے رفع سما تک کوئی نبی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل مین نہین پیدا ہوا۔ آپ کی نسل مین صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر اوٹہائے جانیکے (۵۴۱) سال بعد پیدا ہوئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادونکی نسل مین بعض انبیا علیہم السلام کا ظہور

حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند حضرت یعقوب ۲۱۰۹ سنہ ہبوط مین پیدا ہوئے گویا (۲۲۴۷) سال قبل از ولادت مسیح علیہ السلام اون کے بارہ صاحبزادے حسب تفصیل ذیل ہوئے۔

(۱) یہودا۔ (۲) محرون (۳) یوسف (۴) زبالون (۵) لاوی (۶) حرفان (۷) بنیامین (۸) اشرقا۔ (۹) یعباد (۱۰) دان (۱۱) ہاد (۱۲) روئیل۔

جن مین سے "لاوی" کی نسل مین ایک عظیم الشان نبی مبعوث ہوئے۔ لاوی کے فرزند قاہیت تھے اونکے فرزند "عمران" جنکے دو فرزند تہے۔ ایک حضرت موسیٰ اور ایک حضرت ہارون یہہ دونون بہت بڑے انبیا تہے ۲۶۳۳ سنہ ہبوط مین حضرت ہارون اور ۲۶۳۴ سنہ ہبوط مین حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے جو نہایت عظیم الشان پیغمبر تہے اور جنکے زمانہ مین نہایت عجیب وغریب امور ظاہر ہوئے جن کی نظیر انبیاے بنی اسحاق مین مطلقاً نہین ہے آپ پر توریت شریف نازل ہوئی۔ آپ کی ولادت حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت سے (۱۰۴۶) برس قبل اور حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت سے (۲۳۲۰) سال قبل واقع ہوئی نبی اسحاق مین جیسے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوئے تہے۔ ویسے ہی عظیم الشان

نبی بنی اسمٰعیل مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوے گو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ تک بنی یعقوب مین اکثر انبیا علیہم السلام مبعوث ہوے۔ لیکن زیادہ مشہور انبیا حسب ذیل ہین۔

(۱) حضرت یشوع علیہ السلام۔ ۲۶۹۲ مین آپ پیدا ہوے اور ۲۷۸۲ مین آپ نے انتقال فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد سے جو ۲۷۵۴ مین واقع ہوا۔ آپ نبی ہوے۔

(۲) شموئیل ایضاً ایضاً ۳۲۱۴ مین آپ نبی ہوے۔

(۳) الیاس علیہ السلام مابین ۳۰۰۵ و ۳۰۴۲ آپ نے حضرت الیسع کو اپنا قائم مقام کیا اور آپ بگولے مین غائب ہو گئے۔

(۴) الیسع علیہ السلام ۳۰۵ مین پیدا ہوے اور ۳۰۴۲ مین انتقال فرمایا آپ کی عمر (۴۰۲) سال کی تھی۔

(۵) ایوب علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سے حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت تک کی مختصر واقعات

(۱۲) مختصر واقعات حضرت موسیٰ علیہ السلام تک حسب ذیل ہین۔

حضرت یوشع بن نون جو حضرت موسیٰ کے خادم تھے اونکو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد پیغمبر کیا اور اون پر اپنا کلام اوتارا اور اون کے احوال کی کتاب مجموعہ عہد عتیق مین شامل ہے حضرت یوشع نے کنعان کا ملک فتح کیا اور اوس ملک کے بہت کافرون کو قتل کیا اور بہت سے شہر فتح کئے اکتیس بادشاہون کو قتل کیا اور بہت سے ملک جنکی فتح کا وعدہ تھا باقی رہے کہ حضرت یوشع کو اللہ تعالیٰ نے دنیا سے اوٹھا لیا اگر کوئی یہودی یا نصرانی دھوکا دیوے کہ جس پیغمبر کو توراۃ مین موسیٰ کے مانند بیان فرمایا ہے وہ حضرت یوشع ہین کیونکہ اونہون نے

اسرائیلیون کے دشمنون کو قتل کیا اسکا جواب یہہ ہے کہ توراۃ مین پہلے بہت طویل یہہ بیان ہے کہ پہلے بہت اسرائیلی لوگ بت پرستی کرین گے پہر اون پر بت پرستون کی وجہ سے بڑی بڑی مصیبتین آئین گی اونکے بادشاہ کو اور اون کو بت پرست لوگ اپنے ملک مین پکڑلے جائین گے اور دور سے ایک فوج آئیگی جن کی زبان نہ سمجھی جائیگی وہ بہت بڑی تباہی کرین گے تب بت پرستون سے بدلہ لیا جائیگا اور سب قومون مین ایمان پہیلے گا پس حضرت یوشع سے پہلے اسرائیلیون پر وہ مصیبتین نہین آئین اور حضرت یوشع کے جہاد کی بدولت اور قومون مین ایمان پہیلا یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی حضرت یوشع کے بعد کا احوال جس کتاب مین ہے وہ موسوم بہ کتاب قاضیون ہے اور مجموعہ عہد عتیق مین شامل ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت یوشع کے بعد اسرائیلیون نے ملک کنعان کے بہت شہر فتح کئے مگر بعض بعض کافرونکو اوس ملک سے نہین نکالا بلکہ اون سے صلح کرلی اور اون سے محصول مقرر کرلیا یہہ بات توراۃ کے برخلاف تہی تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اور یہہ پیام اللہ تعالیٰ کا لایا کہ مین نے تو کہا تہا کہ تم اس زمین کے رہنے والون سے عہد نہ باندہو اور اون کی قربانی کے مقامات کو ڈہا دو مگر تم نے میرا کہنا نہ مانا لہذا مین اون کو تمہارے آگے سے دفع نہ کرونگا بلکہ وہ تمہارے پسلیون کی کانٹے اور اونکے معبود تمہارے لئے پہندے ہونگے یعنی بت پرستی مین گرفتار ہوجاؤ گے اونکی صحبت کا اثر ہوجائیگا اونکو نہ نکالنے کا نتیجہ ہوگا اسرائیلی لوگ اس بات کو سن کر چلا چلا کر روئے جب تک حضرت یوشع کے دیکہنے والے لوگ زندہ تہے تب اسرائیلی لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہے جب وہ لوگ مر چکے اون کے بعد اور لوگ پیدا ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو بہول گئے اور اوس ملک کے بت پرستون کے بتون کو پوجنے لگے بعل اور عستارات کو پوجنے لگے تب اللہ کا غضب اسرائیلیون پہ بہڑکا اور اللہ تعالیٰ نے آس پاس کے کافرون کو اون پر غالب کردیا دشمنون نے اونکو لوٹنا

شروع کیا تب خداوند تعالی نے اپنی رحمت سے

قاضیون کو ان آفات کے دفعیہ کے لیئے قایم کیا اونہون نے اونکو دشمنون کے ہاتھہ سے چھڑایا مگر اونہون نے اونکے کہنے سے بھی بت پوجنا نہ چھوڑا جب تک وہ جیتے رہے تب تک اون کو دشمنون سے چھڑاتے رہے جب وہ مر گئے یہ اور زیادہ بت پوجنے لگے۔ اونہون نے بت پرستون کی بیٹیون سے نکاح کیئے اور اپنی بیٹیان اونکے بیٹون کو دین اور اونکے بتون کو پوجا تب اللہ تعالی نے اسرائیلیون کو کوشن رشعاتیم بادشاہ کے قبضہ مین کر دیا آٹھہ برس تک اوس کی غلامی کرتے رہے پھر اسرائیلیون نے اللہ تعالی سے فریاد کی اللہ تعالی نے

عتنی ایل کو جو قنز کے فرزند تھے اونکی نجات کے لیئے قایم کیا اور وہ اسرائیل کا حاکم ہوا اور لڑائی کے لیئے نکلا اور اوس بادشاہ پر غالب ہوا اور اوس ملک مین چالیس برس تک امن رہا۔

اس کے بعد عتنی ایل مر گیا پھر اسرائیلیون نے گناہ کیئے پھر اللہ تعالی نے مواب کے بادشاہ عجلون کو اون پر غلبہ دیا اوس نے اونہین مارا اور کھجورون کا شہر لے لیا اسرائیلی لوگ اٹھارہ برس تک اوس کی غلامی کرتے رہے پھر اسد تعالی سے اسرائیلیون نے فریاد کی اللہ تعالی نے

ایہود کو جو جیرا کے فرزند تھے اونکے چھڑانے کے لیئے قایم کیا اسرائیلیون نے اونکی بدولت عجلون کے لیئے تحفہ بھیجنے مین نجات پائی ایہود جا کر دہوکا دے کر عجلون کو قتل کر کے چلا آیا اور مواب کے دس ہزار کے قریب لوگ قتل کیئے اور مواب اسرائیلیون کے قبضہ مین آیا اوس ملک مین اسی برس امن رہا۔ بعد اسکے

شمجر جو عنات کا فرزند تھا قایم ہوا اوس نے چھہ سو فلستینون کو قتل کیا اور اسرائیلیون کو نجات دلائی۔ جب اہود مر گیا اسرائیلی لوگ پھر گناہ کرنے لگے اسد تعالی نے اون کو کنعان کے بادشاہ یابین کے ہاتھہ مین پھنسایا اوس نے بیس برس تک اسرائیلیون کو ستایا اسرائیلیون نے اللہ سے

فریاد کی اوس وقت

دبورہ نبیہ اسرائیلیون کی حاکم تہی اوس کے پاس فیصلے کو گئے اوس نے برق کو جو ابی نعم کے فرزند تہے بلا بہیجا اور دونون مل کر دس ہزار آدمی ساتہہ لے کر گئے اور سارے لشکر کو شکست دی بادشاہ مارا گیا اسرائیلی لوگ فتحیاب ہوئے اور چالیس برس ملک مین امن رہا پہر اسرائیلیون نے گناہ کئے تب اللہ نے اون کو سات برس تک مدیانیون کے ہاتہہ مین پہنسادیا مدیانی اور عمالیقی اور پورب کے لوگ ٹڈیون کے دل کی طرح آتے تہے اور کہیتیون کو برباد کر جاتے تہے ایک ذرہ خوراک نہ رہنے دیتے تہے پہر اسرائیلیون نے اللہ سے فریاد کی تب اللہ نے حضرت **جدعون علیہ السلام** کو نبی کیا اور اونکو حکم دیا کہ اسرائیلیون کو مدیانیون کے ہاتہہ سے نجات دلائین حضرت جدعون نے اپنے باپ یوآس کا بت خانہ جس مین بعل کی قربانی ہوتی تہی رات کو ڈہا دیا جب دن کو خبر ہوئی تو لوگون نے اون کے باپ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو نکالو تاکہ قتل کیا جاوے یوآس نے کہا تم بعل کی طرف سے جہگڑتے ہو اور اوسے بچایا چاہتے ہو جو کوئی اوسکی طرف سے جہگڑا کریگا وہ آج ہی صبح کو مارا جائیگا اگر وہ خدا ہے تو آپ ہی اپنے لئے جہگڑے پہر حضرت جدعون نے تین سو آدمیون سے مدیانیون کو بہگا دیا اور دو سردار غراب اور ذیب کا سر حضرت جدعون کے پاس آیا پہر حضرت جدعون نے ذبح اور ضلمنع کو دو مدیانی بادشاہ کے لشکر کو مارا اور اون دونو نکو پکڑ کر قتل کیا پہر حضرت جدعون علیہ السلام مر گئے اور اونکی لونڈی کا بیٹا۔

ابی ملک اپنے اونہتر بہائیون کو قتل کر کے سکم کا بادشاہ ہوا اور اوسکا ایک بہائی یوتام بچ رہا تہا اوس نے اوسے بد دعا دی آخر کو ابی ملک کسی قلعہ پر لڑنے گیا تہا ایک عورت نے چکی کے پاٹ کا ٹکڑا اوس کے سر پر پہینک مارا جس سے اوسکی کہوپری چور ہو گئی اور اوسنے اپنے ایک جوان سے کہا مجہے تلوار سے مار اوس نے تلوار ماری اور وہ مر گیا اوس کے بعد

تولع فرزند فوآہ اسرائیلیون کو نجات دینے اوٹہا اوس نے تیئس برس حکومت کی اور مرگیا۔ اوس کے بعد

جلعادے یائیر حاکم ہوا۔ اوس نے بائیس برس حکومت کی جب وہ مرگیا تب اسرائیلی لوگ گناہ کرنے لگے اور اونہون نے بعلین اور عستارات اور آرام کے بتون اور موآبیون اور عمونیون کے سوا فلستینیون کے بتون کو پوجا اور خدا تعالیٰ کو بالکل بہول گئے تب اللہ تعالیٰ نے فلستینیون اور بنی عمون کے ہاتھون مین اونہین بہنسا دیا اور اونہون نے اُس سال سے سارے اسرائیلیون کو جو اردن کے پار عمونیون کے ملک مین اور جلعاد مین تہے اونہین اٹھارہ برس تک شدت سے ستایا اور بہت تنگ کیا اور عمونیون نے اردن کے پار ہوکے یہودا اور بن یامین اور افرایم کے گہرانے سے جنگ کی یہانتک کہ اسرائیلی بہت تنگ آئے تب اسرائیلیون نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اور بتون کو پہینکدیا۔

افتاح ایک شخص بڑا بہادر تہا اوسکو ساتھ لیا اور عمونیون کو شکست دی پہر بہی افرایم اسرائیلیون کا ایک فرقہ لڑنے نکلا افتاح نے اون مین کے بیالیس ہزار آدمی قتل کئے افتاح نے چھہ برس حکومت کی پہر مرگیا اوسکے بعد

ابصان بیت لحمی اسرائیلیون کا حاکم ہوا وہ سات برس حاکم رہا پہر مرگیا پہر اوسکے بعد

زبولونے ایلون دس برس حاکم رہا پہر مرگیا پہر

عبدون نے آٹھ برس حکومت کی اور مرگیا پہر اسرائیلیون نے بدکاری کی اللہ تعالیٰ نے اونکو چالیس برس تک فلستیون کے ہاتھہ مین رکہا اور دان کے گہرانے مین لنوح نامی ایک شخص تہا اوس سے

شمسون پیدا ہوا اوس سے فلسطیون سے بڑی بڑی زور آزمائیان کین (۲۰) برس اسرائیلیون کا قاضی رہا آخر اوس نے بد دعا دی کہ مجہے فلسطیون کے ساتھہ مرنا قبول ہے

بہت سے فلسطی مکان مین وب کر مر گئے اون کے ساتہہ وہ بہی مرگیا پہر اسرائیلیون مین سے
بعضے لوگون نے بت پوجے مدت تک اون مین کوئی بادشاہ نہ ہوا جس نے جو چاہا سو کیا۔
راعوث کے احوال کی کتاب جو تورات کے مجموعہ مین شامل ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے
کہ قاضیون کی ریاست کے وقت مین یہودا کے بیت الحم سے ایک شخص
الی ملک نامی اپنی بیوی اور دو بیٹون سمیت مواب کے ملک مین جا بسا اوس کے
بیٹون نے دو موابی بیویان کین ایک کا نام عرفہ دوسری کا راعوث تہا پہر دونون شخص مر گئے
جب اونکی مان وہان سے چلی اوس کی ایک بہو نے جس کا نام راعوث تہا اوس کا ساتہہ
نہ چہوڑا اور کہا جہان تو رہے گی وہان مین رہونگی تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا
ہے غرض راعوث بیت الحم مین آئی اور الی ملک کا ایک رشتہ دار جسکا نام
بوعز تہا اوس نے راعوث سے نکاح کیا اوس کے بیٹا پیدا ہوا۔ اوسکا نام
عابد رکہا گیا جو
یسّی کا باپ تھا اور یسّی حضرت داود علیہ السلام کے والد ہین حضرت شموئل علیہ السلام کی
کتاب کا خلاصہ یہہ ہے کہ جب
حضرت شمویل پیغمبر ہوے تو اسرائیلی لوگ فلستیون سے لڑنے نکلے اور اسرائیلیون
نے شکست کہائی پہر اسرائیلیون نے اللہ تعالی کے عہدنامے کا صندوق لشکر مین بہیجا
فلستیون نے آنکر تیس ہزار اسرائیلیون کو مارا اور اللہ تعالی کے عہد کا صندوق لوٹ کر
لے گئے اور اوسکو لے جاکر اپنے بت خانے مین رکہا جب اوس شہر کے لوگ بہت سے
مر گئے تب اوس صندوق کو دوسرے شہر مین لے گئے۔ وہان بہی بکثرت لوگ مر گئے تب
اوس صندوق کو رتہ پر لاد کے چہوڑ دیا جس مین گائین لگی ہوئی تہین وہ سیدہی اسرائیلیون تک
چلی آئین جنہون نے صندوق کو بمقام یسریم لے جاکر رکہہ دیا صندوق بیس برس تک

وہان رکہا اور سارے اسرائیلیون نے اللہ کے سامنے فریاد کی حضرت شمویل نے اسرائیل کے سارے گہرانے کو کہا کہ اگر تم اپنے دلون سے اللہ کی طرف پہرو تو اون اجنبی معبودون کو اور عستارات کو چہوڑ کر دیکہو اور اللہ سے دل لگاؤ اور اوس اکیلے کو پوجو وہ فلستیون کے ہاتہہ سے تمہین نجات بخشے گا اور اسرائیلیون نے بعلین اور عستارات کو پہینکدیا اور اکیلے اللہ کو پوجنے لگے اور حضرت شموئل نے دعا مانگی فلسطی لڑنے کو آئے اللہ نے اسرائیلیون کو فلسطیون پر فتح دی اور فلسطیون نے اسرائیل کی سرحد کی طرف پھر مُنہ نہ کیا اور حضرت شموئل کی سارے زمانہ تک فلسطی عاجز رہے اور وہ بستیان جو فلسطیون نے اسرائیلیون سے لے لین تہین عقرون سے لیکے جلت تک اور اونکے نواحی کے گاؤن اسرائیلیون کو پہر ملے اور جب حضرت شموئل بوڑہے ہو گئے اسرائیلیون نے کہا ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے وہ ہماری عدالت کرے اور ہمارے لئے قتال کرے حضرت شمویل نے اللہ کے حکم سے

طالوت کو بادشاہ کیا جس کا قصہ اللہ تعالی نے سورہ بقر مین بیان فرمایا ہے یہ طالوت بن یامین کی نسل مین تہا طالوت کا نام اوس کتاب مین شاول لکہا ہے شاول اور طالوت دونون کے معنی طویل کے ہین مولانا جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور مین ابن اسحاق اور ابن جریر کی کتاب سے وہب ابن منبہ کی زبانی طالوت کا قصہ لکہا ہے اوس مین یہہ بہی درج ہے کہ طالوت کا نام سریانی مین شاول ہے جب طالوت کی بادشاہی کے دو برس گذرے تب اوس نے تین ہزار اسرائیلی منتخب کئے اور فلستیون کے چوکیدارون کو جو جبعہ مین تہے مارا فلسطی بہی لڑنیکو نکلے تیس ہزار اون کی رتہین تہین اور چہہ ہزار سوار اور بہت سے لوگ ایسے جیسے دریا کے کنارے کی ریت اللہ نے اسرائیلیون کو بڑی فتح دی اور طالوت نے اسرائیلیون کے ملک پر قبضہ حاصل کیا اور ہر طرف اپنے دشمنون سے موابیون مین اور عمونیون کے ملک مین اور ادوم مین اور صوبہ کی مملکتون مین اور فلسطیون کے ملک مین لڑا کیا اور عمالیقون سے بہی لڑا اور اسرائیلیون کو

اون کے دشمنون کے ہاتھہ سے چہڑایا پہر حضرت شموئیل نے
حضرت داؤد علیہ السلام پر تیل ملا اور اللہ کی روح یعنی اللہ کا فیضان اوس دن سے ہمیشہ
داؤد علیہ السلام پر جاری رہا حضرت داؤد اپنے سب بہائیون مین چہوٹے تہے اور بہت خوبصورت
تہے طالوت کا فلسطیون سے عمر بہر سخت مقابلہ رہا فلسطیون کی لڑائی مین جالوت ایک بڑا پہلوان
بہادر ایسا نکلا کہ اوس سے سب ڈر گئے کوئی اوسکا سامنا نہ کرسکا حضرت داؤد اون دنون مین
لڑکے تہے آپ نے اللہ کی قدرت سے جالوت کو قتل کیا فلسطی بہاگے اسرائیلیون نے
اونہین رگیدا اور خوب مارا اور لوٹا حضرت داؤد جالوت کا سر لے کے یروسلم مین آئے
اور حضرت داؤد کی عقلمندیان دیکہہ دیکہہ کر طالوت دشمن ہوگیا اوسکو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ
یہی میرے بعد بادشاہ ہوجائین مگر سب اسرائیلی حضرت داؤد سے محبت رکہتے تہے اور طالوت
کا بیٹا یونتن آپ کو جان سے زیادہ عزیز رکہتا تہا اور طالوت کی بیٹی میکل جو حضرت داؤد کی بی بی
تہی آپ سے بہت محبت رکہتی تہی طالوت نے کئی بار حضرت داؤد کے قتل کا ارادہ کیا
اللہ تعالی نے ہر دفعہ بچالیا آخر حضرت داؤد اوس کے پاس سے چلے آئے اور عدولام
کی مغاری مین گئے وہان آپ کے بہائی اور آپ کا سارا گہرانا اور ساری محتاج اور مصیبت زدہ
جمع ہوئے حضرت داؤد اون کے سردار ہوے اون کے ساتہہ قریب چار سو آدمی کے ہوگئے
اور طالوت کو یہہ خبر پہونچی حضرت داؤد کو خبر ہوئی کہ فلسطی قعیلہ سے لڑتے ہین اور کہلیانون کو
لوٹتے ہین اللہ تعالی نے حضرت داؤد سے فرمایا اوٹہہ قعیلہ کو اوتر جا مین فلسطیون کو تیرے
قابو مین کردونگا آپ نے اللہ کے حکم سے اون کے ساتہہ جنگ کی طالوت کو خبر پہونچی
اوس نے قعیلہ کا ارادہ کیا حضرت داؤد قریب چہہ سو آدمی کے ساتہہ وہان سے چلے گئے
اور بیابان کے بیچ مین مضبوط مقامون مین رہنا اختیار کیا اور دشت زیف مین ایک پہاڑ کے
بیچ مین ٹہیرے طالوت قتل کے ارادے سے آیا تا آنکہ ایک مقام مین آپ کو رفیقون سمیت

گھیر لیا اوسوقت طالوت پاس ایک قاصد آیا اور کہا جلدی کر اور اپنے تئین پہونچا فلسطیون نے
سارے ملک پر حملہ کیا طالوت حضرت داؤد کو چھوڑ کر فلسطیون سے لڑنے گیا حضرت داؤد عین
جدے کے بیچ مضبوط مقامون مین آٹھیرے طالوت پھر آیا ایک مقام مین غار کے اندر
فراغت کرنے کو گیا اوس وقت داؤد علیہ السلام اوس غار پاس بیٹھے تھے آپ نے اوٹھکر
طالوت کی چادر کا کونہ جیب کے سے کاٹ لیا اور پھر طالوت کو پکارا اور فرمایا تم اون لوگون کی باتون
پر کیون التفات کرتے ہو جو کہتے ہین کہ داؤد تمہارا بد خواہ ہے آج کے دن تمنے اپنی آنکھون سے
دیکھ لیا کہ اللہ تعالی نے تمہین میرے قابو مین کر دیا تھا اور لوگون نے مجھے کہا کہ تمہین مار ڈالون
پھر مین نے کہا مین اپنے مالک پر ہاتھ نہ چلاؤن گا اللہ کا مسیح ہے یعنی اللہ نے اوسکو بادشاہ
کیا ہے اے میرے باپ دیکھ تیری چادر کا کونہ میرے ہاتھ مین ہے جب مین نے تیری
چادر کا کونا کاٹ لیا تو تیرے مارنے مین کیا دقت تھی لیکن مین نے تجھے نہین مارا دیکھ میرے
دل مین کسی طرح کی برائی نہین ہے اور مین نے تیرا کچھ قصور نہین کیا اور تو مجھے ہلاک کیا چاہتا ہے
اللہ میرا تیرا انصاف کریگا اور اللہ تعالی تجھ سے میرا بدلہ لیوے پر میرا ہاتھ تجھ پر نہ اوٹھے گا
طالوت نے کہا میرے بیٹے داؤد یہ تیری آواز ہے اور بلند آواز سے رویا اور کہا تو مجھ سے
زیادہ سچا ہے تو نے مجھے اچھا بدلہ دیا اور مین نے تجھے برا بدلہ دیا اللہ تجھ کو اچھا بدلہ دے
اب مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا تو خدا کی قسم کھا کر کہہ کہ مین تیرے بعد تیری نسل کو ہلاک نہ کرونگا
حضرت داؤد نے قسم کھائی اور طالوت چلا گیا حضرت داؤد اور اون کے ہمراہی پناہ کی جگہہ جابیٹھے
اور حضرت شموئل علیہ السلام نے انتقال فرمایا اور زیف کے لوگ جبعہ مین طالوت کے پاس
آئے اور کہا کہ داؤد حکیلہ کے پہاڑ مین چھپا ہوا ہے طالوت پھر آیا حضرت داؤد اوسکے
سوتے مین اوسکے پاس آئے اوسکا نیزہ سرہانے رکھا تھا حضرت داؤد نے نیزہ اوٹھا لیا اور
چلے آئے اور پہاڑ پر سے اوسکے ایک رفیق کو پکارا جب طالوت کو خبر ہوئی تب حضرت داؤد نے

کہا کیون میرا دشمن ہوا ہے مین نے تیرا کیا قصور کیا ہے طالوت نے کہا اے میرے بیٹے
داؤد پہر آ کہ مین تجہے پہر نہ ستاؤن گا مین نے حماقت اور نہایت بڑی خطا کی حضرت داؤد نے
فرمایا یہ تیرا تیر ہے سو بہادرون مین سے ایک آ کے اوسے لے جاوے طالوت نے
کہا تو مبارک ہے اے میرے بیٹے داؤد تو بڑے بڑے کام کریگا اور تو فتحمند بہی ہوگا
پہر حضرت داؤد چلے گئے اور طالوت اپنے مکان کو واپس چلا گیا پہر حضرت داؤد نے کہا
کہ طالوت مجہے ایک دن ہلاک کرے گا بہتر یہہ ہے کہ فلسطیون کے ملک مین جا رہون
آپ چہہ سو جوانون کو لے کر جات کے پادشاہ معوک کے بیٹے اکیس کی طرف گذری اکیس نے
شہر صقلغ آپ کو دیدیا آپ نے اپنے ہمراہیون کو لیکے جسور اور جزا اور عمالیق کے لوگون پر
حملہ کیا کہ جسور کی حد سے مصر کے سوانے تک قدیم سے بستے تہے آپ نے اونکی زمین کو ویران
کیا اُن کے زن و مرد کو جیتا نہ چہوڑا پہر اکیس پاس تشریف لائے پہر حضرت داؤد اپنے شہر صقلغ
سے باہر گئے اور عمالیقی نے صقلغ پر چڑہائی کی اور اونہون نے صقلغ کو لوٹا اور آگ سے پہونکدیا اور
عورتونکو قید کیا جب حضرت داؤد شہر مین آئے آپ کو اُس دن اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اونکا
پیچہا کر کہ تو یقیناً اون تک پہونچے گا اور بے شک اون سے چہڑا لاویگا آپ نے چہہ سو جوان
ساتہہ لئے اور جا کر اون سب کو قتل کیا چار سو اون مین کے بہاگ نکلے حضرت داؤد صقلغ مین
آئے اور فلسطی جو تہے وہ اسرائیلیون سے لڑتے تہے اور اسرائیلی بہاگ اور فلسطیون نے طالوت کو اور
اوسکے بیٹون کو قتل کیا کتنے اسرائیلی بستیان چہوڑ کر بہاگ نکلے اور فلسطی آئے اور وہان بسے حضرت
داؤد کو یہہ خبر پہونچی آپنے طالوت کا اور اُسکے بیٹون کا بہت غم کیا تفسیر معالم التنزیل مین ایک بڑی روایت
لکہی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ بالآخر طالوت شرمندہ ہوا اور بہت رویا کیا آخر کو ایک عورت
اوسکو ملی جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتی تہی وہ اوسکو حضرت شمویل کی قبر پر لیگئی اور وہان اوس نے
دعا کی پہر اوس نے حضرت شمویل کو پکارا آپ قبر سے نکلے طالوت نے پوچہا کہ میرے لئے

تو یہ ہے آپ نے فرمایا کہ بادشاہی چھوڑ دے اور تو اور تیری بیٹی اللہ کی راہ مین لڑین پھر تیرے
بیٹے تیرے سامنے قتل ہون پہر تو لڑے یہانتک کہ قتل کیا جاوے طالوت نے ایسا ہی کیا
پہلے اوس کے بیٹے لڑکر قتل ہوے پہر وہ لڑا اور قتل ہوا اور لوگون نے حضرت داؤد کو اپنا
بادشاہ کیا حضرت داؤد کے احوال کی کتاب مین مندرج ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت داؤد کو
حکم دیا کہ جبرون کو جا آپ جبرون کو گئے قوم یہودا نے آکر آپ پر تیل ملا کہ آپ قوم یہودا کے بادشاہ
ہون اور طالوت کا بیٹا ایش بوشت باقی اسرائیلیون کا بادشاہ ہوا اوس نے دو برس بادشاہت
کی اور حضرت داؤد نے جبرون مین نبی یہودا پر سات برس چھ مہینے حکومت کی ایش بوشت کے
لشکری حضرت داؤد کے لشکر سے لڑے اونہون نے شکست کہائی ایک مدت تک دونون
گہرانون مین جنگ رہی حضرت داؤد کی دن بدن قوت بڑہتی گئی اور طالوت کا گہرانا سست ہوتا گیا۔
اون لوگون مین کا ایک شخص پوشیدہ حضرت داؤد سے مل گیا اور اوس نے اسرائیلیون سے
کہا کہ اللہ تعالی نے داؤد کے حق مین فرمایا ہے کہ مین اپنے بندے داؤد کی معرفت
اپنے لوگون بنی اسرائیل کو فلسطیون کے ہاتہہ سے اور اون کے سب دشمنون کے
ہاتہہ سے چہڑا دون گا آخر کو ایش بوشت کو اوس کے ایک دشمن نے قتل کیا اور اسرائیلیون
کے سارے فرقے جبرون مین حضرت داؤد پاس آئے اونہون نے آپ کے سر پر تیل ملا
کہ آپ اسرائیلیون کے بادشاہ ہوئے آپ جب سلطنت کرنے لگے تب آپ کی عمر تیس
برس کی تھی اور چالیس برس آپ نے سلطنت کی جبرون مین سات برس چھ مہینے یہودا پر بادشاہت
کی اور یروشلم مین سارے اسرائیلیون اور یہودا پر تینتیس ۳۳ برس اور اپنے ہمراہیون سمیت یروشلم کو
یبوسیون کے پاس گئے جو اوس ملک مین بستے تہے صیہون کی گڑہی پر قبضہ کر لیا
اور آپ نے اوسکا نام داؤد کا شہر رکہا اور اپنے ملو کے گرداگرد اور اوس کے اندر مکانات بنائی
تب صور کے بادشاہ حیرام نے سرو کی لکڑی اور بڑہئی اور سنگتراش ایلچیون کے ساتھہ حضرت

داوٗد کے پاس بھجوائے اونھون نے آپ کے لئے محل بنایا اور فلسطیون نے حملہ کیا اللہ تعالےٰ
نے آپ سے فرمایا چڑھ جا مین بے شک فلسطیون کو تیرے ہاتھہ مین کر دونگا آپ بعل فرصیم
مین آئے وہان اونھین مارا فلسطی اپنے بت چھوڑ کر بھاگے آپ نے بتون کو جلا دیا فلسطی پھر چڑھے پھر
آپ نے جبعہ سے لے کر جزر کے مدخل تک اونھین قتل کیا پھر حضرت داوٗد اللہ کے صندوق کو
ابی ندب کے گھر سے جو جبع مین تھا نکال لائے اور جالی عابد ادوم کے گھر مین تین مہینے تک
رکھا بعد اسکے حضرت داوٗد اپنے شہر مین لائے اور اوسکو خیمہ مین رکھا اور اوس صندوق کے لئے
خادم مقرر کیے تا کہ اللہ کا ذکر اور تعریف کیا کرین اور اونکو وہ گیت سکھایا جو تواریخ کی پہلی کتاب کے
سولھوین باب مین مندرج ہے پھر حضرت داوٗد کے حال کی کتاب سے
لکھا جاتا ہے کہ حضرت داوٗد نے فلسطیون کو قتل کیا اور اون کو عاجز
کر دیا۔ اور مواب کے لوگون کو مارا اور بہتیرون کی جان بخشی کی سوا بی آپ کے غلام بنے
اور تحفے لائے اور حضرت داوٗد نے صوبہ کے بادشاہ بن رحوب ہددعزر کو بھی مار لیا جب وہ
نہر فرات پر قبضہ کرنے گیا اور اون مین سے بہتون کو قید کر لیا اور جبکہ دمشق کے ارامی
صوبہ کے بادشاہ ہددعزر کے کمک کو آئے تو حضرت داوٗد نے اون مین سے بائیس ہزار
آدمی قتل کیے اور اون پر چوکیان بٹھلائین پس ارامی بھی حضرت داوٗد کے غلام ہو گئے
اور تحفے لانے لگے حضرت داوٗد یروسلم مین آئے اور حماۃ کے بادشاہ توعی نے آپ کو فتح
کی مبارکباد کہلا بھیجی اور حضرت داوٗد اٹھارہ ہزار ارامی آدمی نمک کے نشیب مین مار کے
پلٹ آئے اور نام آور مشہور ہوئے اور ادوم مین چوکیان مقرر کین اور سارے آدمی آپکے
غلام ہو گئے اور آپ سارے اسرائیل کے بادشاہ ہوئے بعد اسکے بنی عمون اور ارامی مل کر
لڑنے آئے اونھون نے شکست کھائی پھر ارامی جمع ہو کر حلام مین آئے حضرت داوٗد
اسرائیلیون کو لے کے اردن پار اوترے اور حلام تک آئے اللہ نے وہان بھی حضرت

داؤد کو فتح دی اراميون نے صلح کی حضرت داؤد نے بنی عمون کو قتل کیا اور شہر بہہ لے لیا اور اون کا مال لوٹا اور اون لوگون سے مشقت کرائی پھر آپ لشکر سمیت یروشلم کو پھرے پھر ابی سلوم جو حضرت داؤد کا بیٹا تھا اسرائیلیون کو اپنے ساتھ متفق کر کے بادشاہ بن بیٹھا اور حضرت داؤد سے لڑا افرائیم کی بن مین لڑائی ہوئی اسرائیلی لوگ حضرت داؤد کے لشکر سے مارے گئے بیس ہزار آدمی قتل ہو گئے تمام ملک مین جا بجا قتال ہوا ابی سلوم مارا گیا حضرت داؤد کو سنکر بہت غم ہوا سارے اسرائیلیون نے آپ کو چھوڑ دیا سبع بن بگری کے تابعدار ہوئے مگر بنی یہودا آپکے تابعدار رہے آپ نے لشکر بھیجا سبع کا سر کاٹا گیا اور فلسطی اسرائیلیون سے پھر لڑے حضرت داؤد نے اون پر فتح پائی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک کے مختصر حالات۔

(۱۳) حضرت یہودا کی نسل مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۶۲۲) سال کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نبی پیدا ہوئے تھے جن کا ذکر قبل ازین تفصیل کے ساتھ ہو چکا ہے اور جنکا ظہور حضرت یہودا کی گیارہوین پشت مین ہوا تھا اونکا سلسلۂ نسب حسب تفصیل ذیل ہے۔

(۱) حضرت یہودا (۲) فارص (۳) حصروم (۴) آرام (۵) عمیناداب (۶) نحسون (۷) سلمون (۸) بوعز و راحب (۹) عوبید (۱۰) لیسّی (۱۱) حضرت داؤد علیہ السلام۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے حالات۔

آپ پر زبور شریف نازل ہوئی اور ۳۲۵۹ھبوط مین آپ نے انتقال فرمایا۔ اور آپ کے فرزند **حضرت سلیمان علیہ السلام** آپ کے جانشین ہوئے جو آپ کی مانند نبی بھی تھے اور پادشاہ بھی ایسے تھے کہ آپ کی مانند پھر کوئی بادشاہ نہین ہوا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو چاہے مانگ مین تجھے دونگا آپ نے عرض کیا کہ اپنے بندے کو ایسا دل عنایت کر کہ وہ لوگون کی عدالت کرے تا کہ مین نیک و بد مین امتیاز کرون یہہ بات

اسد تعالیٰ کو پسند آئی فرمایا کہ مین نے تجہہ کو عقلمند دل بخشا کہ تجہسا نہ تجہسے پہلے تہا نہ تیرے بعد ہوگا
اور تجہہ کو مین نے دولت اور عزت بہی دی کہ بادشاہون مین تمام کوئی تیرا مثل نہ ہوگا پس حضرت سلیمان
ساری مملکتون پر سلطنت کرتے تہے نہر فرات سے لے کر فلسطیون کے ملک تک اور مصر کی
سرحد تک سب کے سب آپ کو تحفے دیتے تہے اور جب تک آپ زندہ رہے آپ کی خدمتگذاری
کرتے تہے دریا کے پار تفسح سے لے کر غزہ تک اُن سارے بادشاہون پر جو دریا کے اسطرف
بستے تہے آپ فرمانروا تہے اور اون سب سے جو اون کے گرداگرد تہے صلح رکہتے تہے اور بنی
یہودا اور بنی اسرائیل مین سے ہر شخص اپنے تاک اور انجیر کے درخت کی چہاؤن مین دان سے لیکے
بیر سبع تک سلامت بیٹہا رہا جب تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زندہ رہے اور صور کے
بادشاہ حیرام نے آپ کے پاس اپنے خادم بہیجے اور حیرام تمام عمر حضرت داؤد کا دوست
رہا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حیرام کو کہلا بہیجا کہ تو جانتا ہے کہ میرا باپ داؤد خداوند اپنے
خدا کے نام کے لئے ایک گہر نہ بنا سکا ہر طرف لڑتا رہا یہانتک کہ خداوند نے اُن سب کو اُسکے
قدمون تلے کر دیا اور اب خداوند میرے خدا نے مجہہ کو ہر طرف سے چین دیا ہے کہ نہ کوئی میرا
دشمن ہے اور نہ کوئی مجہہ پر مصیبت ہے میرا قصد ہے کہ خداوند اپنے خدا کے نام کا ایک گہر بناؤن
جیسا کہ خداوند نے میرے باپ سے فرمایا تہا کہ تیرا بیٹا جسکو مین تیری جگہہ تیرے تخت پر بٹہاؤنگا
وہی میرے نام کا گہر بناویگا۔ پس تو حکم دے کہ میرے لئے لبنان سے سرو کے پیڑ کاٹین اور
میرے ملازم تیرے ملازمون کے ساتہہ رہینگے اور جو محنتانہ تو مقرر کریگا تیرے ملازمونکو
دیا جائیگا ہمارے ہان ایسا کوئی نہین ہے جسکی دانش پیڑ کاٹنے مین صیدانیون کے
مانند ہو حیرام یہہ پیام سنکر بہت خوش ہوا اور بولا کہ آج کے دن خداوند حمد کے لایق ہے کہ اوسنے
داؤد کو ایسا عقلمند بیٹا دیا جو ایسے بڑے گروہ کا حاکم ہے حیرام نے کہلا بہیجا کہ مین تیری خواہش
کے موافق سرو اور صنوبر کے درخت کٹواؤنگا اور جہان تو کہیگا پہنچواؤنگا تو میری خوشی کے

موافق میرے نوکرون کو روپیہ دیجیو پس حیرام نے سرو اور صنوبر کے درخت دیے آپ نے حکم دیا
کہ بڑے بڑے نفیس پتہر تراشکے لاوین تاکہ گہر کی نیو ڈالی جاے اور زمین مصر سے بنی اسرائیل کے
نکلنے کے بعد چارسو اسی برس گذرے تہے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت کے چوتہے سال ایسا ہوا
کہ آپ نے اللہ کا گہر بنانا شروع کیا جو کہ آپ نے اللہ کے لئے بنایا اوسکا طول ساٹہہ ہاتہہ اور
عرض بیس ہاتہہ اور بلندی اوس کی تیس ہاتہہ تہی اور اوس گہر کی ہیکل کے سامنے ایک اُسارا بنایا
جسکا طول بیس ہاتہہ تہا گہر کی عرض کے برابر اور عرض اُسکا گہر کے سامنے کی طرف دس ہاتہہ تہا
اور گہر کی دیوار سے لگے ہوے حجرے گردا گرد بنا دیے اور چہت سرو کے شہتیرون اور تختون سے
پاٹی اور گہر کے اندر خالص کندن کا ملمع کیا اور دیوارون پر سرو کے تختے لگائے اور الہام گاہ یعنی
قدس الاقداس یعنی بہت بڑا پاک مکان جو تہا اوس مین بہی تختہ بندی کی اور الہام گاہ جو تہا اوسے اندر کو
گہر کے بیچ مین طیار کیا تاکہ اللہ کے عہد کا صندوق اُس مین رکہا جاوے اور الہام گاہ کے باہر اور
سونے کی زنجیرون کے آس پاس ایک اوٹ بنائی اور اوس پر سونا لگایا اسی طرح تمام گہر پر سونے کا
ملمع کیا اور الہام گاہ کی طرف جو مذبح یعنی قربانیکا مقام تہا اوسے بہی تمام سونے کا ملمع کیا اور دیوارون پر
کہجورون اور سوسن اور کہلے ہوے پہولون کی طرح رنگارنگ کے نقش بنوائے اور فرش پر سونا لگایا
چوتہے سال شروع کیا گیارہوین سال تمام کیا سات برس مین بنایا اور آپ نے اللہ کے گہر کے لئے
سب ظروف یعنی برتن بہی سونے کے بنائے اور خداوند کے عہد کا صندوق لاکے قدس الاقداس
مین یعنی اندر کے درجے مین رکہا جب کاہن اور لاوی جو بربط وغیرہ لئے کہڑے تہے اللہ کی حمد
اور شکرگذاری مین سب کی گویا ایک ہی آواز تہی اور سب سازون کی آواز اللہ کی شکرگذاری مین بلند
ہوئی کہ وہ بہلا ہے کہ اوسکی رحمت ابدی ہے تو اللہ کا گہر ایک بادل سے بہر گیا کہ کاہنون کو ابر
کے سبب طاقت نہ ہوئی کہ کہڑے ہو کر خدمت کرین اس لئے کہ خدا کا گہر خدا کے جلال سے
معمور ہو گیا تب حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مین ابر کی تاریکی مین رہونگا پہر

حضرت سلیمان نے بہت دعائیں مانگیں جب دعا مانگ چکے آسمان سے آگ اوتری اور سوختنی
قربانی کو اور ذبیحون کو کھا گئی اور گہر اللہ کے جلال سے بہر گیا اور حضرت سلیمان نے بائیس ہزار بیلون
اور ایک لاکھ بائیس ہزار بہیڑون کو قربانی کے لئے گذرانا اپنے زمانہ مین بہت شہر بسائے اور جو کچھ
آپ کی تمنا تہی اسکے بموجب آپ نے یروشلم مین اور لبنان مین اور اپنے ملک کی ساری زمین مین بنایا
لیکن وہ سارے گروہ جو اموری اور حتی اور فرزی اور حوی اور یبوسی سے باقی رہے تہے اور اسرائیلی
نہ تہے جنہین بنی اسرائیل فنا نہ کر سکے آپ نے اون سے محصول کے بدلہ کام لیا کہ سال
بسال چھہ سو چھیاسٹھہ قنطار سونا آپ پاس جمع ہوتا تھا سوا اس سونے کے جو سوداگر اور اہل خراج
اور اہل حرفہ اور عرب کے نواحی کے سارے سلاطین اور ممالک کے حکام آپ کو پہنچاتے تہے
اور آپ کی دولت اور حکمت زمین کے بادشاہون سے بہت زیادہ ہوئی اور سارا جہان آپ کا
مشتاق تھا کہ آپ کا عاقلانہ کلام جو اللہ نے آپ کے دل مین ڈالا تھا سنین اور اوس زمین سے
ہر ایک سال بسال چاندی اور سونے کے برتن اور پوشاک اور خوشبوی اشیا گذرانتے تہے کتاب
دوم تواریخ مشمولہ عہد عتیق مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور بیت المقدس کی طیاریون کا حساب
بہت تفصیل کے ساتھہ درج ہے سنہ ۳۲۵۸ سے سنہ ۳۲۹۸ تک چالیس سال آپ نے سلطنت
کی لیکن جب سنہ ۳۲۹۸ ہبوط مین آپ نے انتقال فرمایا اور آپ کے فرزند "رحبعام" آپکے
جانشین ہوئے تو آپ کے ایک ملازم "یاربعام" نے بغاوت کی اور وہ صرف بنی یہوداہ کے
بادشاہ رہ گئے اور "یاربعام" کل بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا۔ اس طور پر سلطنت واحد دو سلطنتون مین
تقسیم ہوگئی اور دونون سلطنتون کے سلاطین حسب تفصیل ذیل گذرے ہین۔

تعداد سلاطین	نام بادشاہ بنی یہوداہ	مدت سلطنت	سنہ آغاز سلطنت	سنہ اختتام سلطنت
فہرست سلاطین بنی یہوداہ				
(۱)	رحبعام	۱۷ سال	۳۲۹۸	۳۳۱۵

تعداد سلاطین	نام پادشاہ بنی یہوداہ	مدت سلطنت	سنہ آغاز سلطنت	سنہ اختتام سلطنت
	فہرست سلاطین بنی یہوداہ			
(۲)	ابیاہ	۳ سال	۳۴۱۵	۳۴۱۸
(۳)	آسا	۴۱ سال	۳۴۱۸	۳۴۵۹
(۴)	یہوشفط	۲۵ سال	۳۴۵۹	۳۴۸۴
(۵)	یورام	۸ سال	۳۴۸۴	۳۴۹۲
(۶)	آخزیاہ	۱ سال	۳۴۹۲	۳۴۹۳
(۷)	یواس	۴۰ سال	۳۴۹۳	۳۵۲۳
(۸)	امصیاہ	۱۸ سال	۳۵۲۳	۳۵۵۱
(۹)	عزیاہ	۵۲ سال	۳۵۵۱	۳۶۰۳
(۱۰)	یوتام	۱۶ سال	۳۶۰۳	۳۶۱۹
(۱۱)	آخز	۱۶ سال	۳۶۱۹	۳۶۳۵
(۱۲)	حزقیا	۲۹ سال	۳۶۳۵	۳۶۶۴
(۱۳)	منسی	۵۵ سال	۳۶۶۴	۳۷۱۹
(۱۴)	آمون	۲ سال	۳۷۱۹	۳۷۲۱
(۱۵)	یوسیاہ	۳۱ سال	۳۷۲۱	۳۷۵۲
(۱۶)	یہوآخز	۳ ماہ	۳۷۵۲	۳۷۵۱
(۱۷)	الیاقیم	۱۱ سال	۳۷۵۲	۳۷۶۳
(۱۸)	یہویکین	۳ ماہ	۳۷۶۳	۳۷۶۳
(۱۹)	صدقیاہ	۱۱ سال	۳۷۶۳	۳۷۷۴

تعداد سلاطین	نام بادشاہ بنی اسرائیل	مدت سلطنت	سنہ آغاز سلطنت	سنہ اختتام سلطنت
فہرست سلاطین بنی اسرائیل				
(۱)	یاربعام	۲۱ سال	۳۳۹۹	۳۴۲۰
(۲)	ناذب	۲ سال	۳۴۲۰	۳۴۲۲
(۳)	بعشا	۲۴ سال	۳۴۲۲	۳۴۴۶
(۴)	ایلاہ	۲ سال	۳۴۴۶	۳۴۴۸
(۵)	زمری	ہفتہ	۳۴۴۸	۳۴۴۸
(۶)	عمری	۱۲ سال	۳۴۴۸	۳۴۶۰
(۷)	اخی اب	۲۲ سال	۳۴۶۰	۳۴۸۲
(۸)	اخزیاہ	۲ سال	۳۴۸۲	۳۴۸۴
(۹)	یہورام	۔	۳۴۸۴	۔
(۱۰)	یاہو	۔	۔	۳۵۰۶
(۱۱)	یہواحاز	۱۷ سال	۳۵۰۶	۳۵۲۳
(۱۲)	یاربعام	۴۱ سال	۳۵۲۳	۳۵۶۴
(۱۳)	زکریا	۶ ماہ	۳۵۶۴	۳۵۶۴
(۱۴)	مسلوم بن بس	۱ ماہ	۳۵۶۴	۳۵۶۴
(۱۵)	مناحم بن جادی	۱۰ سال	۳۵۶۴	۳۵۷۴
(۱۶)	فقحیاہ	۲ سال	۳۵۷۴	۳۵۷۶
(۱۷)	فقح بن رملیاہ	۲۰ سال	۳۵۷۶	۳۵۹۶
(۱۸)	ہوسیع	۹ سال	۳۵۹۶	۳۶۰۵

فہرست بعض انبیا بنی اسحاق	حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد بنی اسحاق میں گو بکثرت انبیا علیہم السلام

مبعوث ہوئے لیکن اون مین سے بعض مشاہیر انبیا علیہم السلام حسب ذیل ہین۔

(۱) یسعیاہ علیہ السلام مابین ۳۵۵۱ھ ہبوط و ۳۶۶۴ھ آپ پر نبوت کے آثار کا ظہور ہوتا رہا۔

(۲) یرمیاہ علیہ السلام ۳۴۳۴ھ مین آپ پر کلام آلہی نازل ہوا اور ۳۴۷۷ھ تک برابر نازل ہوتا رہا۔

(۳) حزقی ایل ع ۳۸۰۴ھ مین آپ پر نبوت کے آثار ظاہر ہوئے۔

(۴) دانی ایل ع آپ ۳۴۷۷ھ ہبوط سے معارف آلہی سے مشرف تھے اور کچھ عرصہ کے بعد آثار نبوت آپ پر ظاہر ہوئے۔

(۵) ہوسیع بن بیری ع ۳۵۲۳ھ کے بعد سے آپ پر کلام آلہی نازل ہونا شروع ہوا۔

(۶) یوئیل ع

(۷) عموس ع آپ بھی حضرت ہوسیع علیہ السلام کے ہم زمانہ ہین۔

(۸) عبدیاہ ع

(۹) یونہ بن امتی ع (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) ۳۱۹۵ھ ہبوط آدم کے بعد آپ مبعوث ہوئے

(۱۰) موری میکاہ ع مابین ۳۶۰۳ھ و ۳۶۶۴ھ آپ پر آثار نبوت کا ظاہر ہوتا رہا۔

(۱۱) عزرا علیہ السلام ۳۹۲۳ھ مین آپ نے بادشاہ فارس سے تعمیر بیت المقدس کے لئے نیا فرمان حاصل کیا اور یروشلم مین بہ ہونچکر عمدہ انتظام فرمایا۔ آپ کی نبوت بحث طلب ہے آپ کے عالم ہونے مین تو کسی کو شبہ نہین ہے البتہ نبوت مین اختلاف ہے۔

(۱۲) نحوم ع

(۱۳) حبقوق ع

(۱۴) صفنیاہ ع

فہرست بعض انبیاء بنی اسحاق

(۱۵) حضرت خضر علیہ السلام — سنہ ۴۰۲۳ھ میں آپ پیدا ہوئے۔

(۱۶) حضرت سکندر علیہ السلام — سنہ ۴۰۲۴ھ میں آپ پیدا ہوئے سنہ ۴۰۶۹ھ میں آپ نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔

(۱۷) حجی ع — سنہ ۴۰۷۲ھ میں دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے سال آپ پر کلام آلہی نازل ہوا اور زر وبابل ناظم یہوداہ و یہوشوع امام کو پہونچا۔

(۱۸) ذکریاہ بن برکیاہ علیہ السلام — سنہ ۴۰۷۲ھ کے اخیر حصہ میں آپ پر بھی کلام آلہی نازل ہوا۔

(۱۹) ملاکی ع

(۲۰) یحییٰ علیہ السلام — سنہ ۴۳۸۵ھ میں آپ پیدا ہوئے (۴۰) سال کی عمر میں آپ کو بادشاہِ وقت نے قتل کرایا سنہ ۴۴۱ھ میں اس طور پر آپ شہید ہوئے۔

(۲۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام — سنہ ۴۳۸۰ھ میں آپ پیدا ہوئے اور تینتیسویں (۳۳) سال جب کہ ظالموں نے آپ کو سولی دینا چاہا آسمان پر اوٹھائے گئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد سے قید بابل تک سلاطین بنی یہود اور بنی اسرائیل کے حالات۔

(۱۴) حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور تک مختصر حالات حسب ذیل ہین۔

رحبعام فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت کی انتقال کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اور یارابعام جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک ملازم تہا حضرت سلیمان ع کے پاس سے بہاگ کر مصر کے بادشاہ سیق کے پاس چلا گیا تہا اور وہین تہا حضرت سلیمان علیہ السلام کے فرزند سے باغی ہو گیا اور تمام بنی اسرائیل اوسکے ہو گئے رحبعام یروشلم مین آئے بنی یہودا اور بن یامین کے فرقے کے لوگ آپ کے تابعدار ہوئے اور کاہن اور لاوی بنی اسرائیل کے سب فرقہ مین جو جو لوگ خدا کے طالب تھے یروشلم مین آئے اور انہون نے

یہوواکی سلطنت کی تائید کی اور تین برس تک سلیمان علیہ السلام کے فرزند کے معین رہے اسلئے
کہ وہ تین برس تک داؤد کے اور سلیمان علیہ السلام کی راہ پر چلتے رہے لیکن اسکے بعد جب کہ
رحب عام کے بادشاہت قایم ہو چکی تب اوس نے اور سارے بنی اسرائیل نے اللہ کی شریعت
کو چھوڑ دیا تب مصر کا بادشاہ سیسق یروسلم پر چڑھ آیا اور سمعیاہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالی
فرماتا ہے تم نے مجھے چھوڑ دیا اس لیئے مین نے تمہین سیسق کے ہاتھہ مین چھوڑ دیا اس بات پر
بنی اسرائیل کے سردارون نے اور بادشاہ نے اللہ کے آگے عاجزی کی حضرت سمعیاہ پر
کلام الٰہی نازل ہوا کہ اب مین انہین بچالونگا پھر خدا کا غضب اتنا پہر گیا کہ بالکل ہلاک نکیا لیکن مصر کا
بادشاہ خداوند کے گھر کا خزانہ اور بادشاہ کے گھر کا خزانہ سب لے گیا پس رحب عام سترہ برس یروسلم مین
بادشاہ رہا اور رحبعام اور یارب عام جبتک جیتے رہے جنگ برپا رہی کتاب السلاطین مین لکھا ہے
کہ یارب عام نے اپنے دل مین کہا کہ اگر لوگ یروسلم مین اللہ کے گھر مین قربانی چڑہانے کو جاوینگے
تو رحب عام سے مل جاوینگے اس لئے اوس نے دو بچھڑے سونے کے بنائے اور کہا
اے بنی اسرائیل یروسلم مین جانا کیا ضرور ہے تمہارا خدا جو تم کو زمین مصر سے نکال لایا یہ ہے
اوس نے ایک کو بیت ئیل مین دوسرے کو دان مین قایم کیا اور انکے آگے قربانیان چڑہائین اور
ایک مرد خدا یہوداہ مین سے بیت ئیل مین آئے اوس وقت مذبح کے یعنی قربانی کے مقام کے پاس
یارب عام خوشبو جلارہا تھا وہ بولے اے مذبح اے مذبح خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھ داؤد
کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام یوسیاہ ہوگا وہ اونچے مکانون کے کاہنون کو
جو تجھپر خوشبو جلاتے ہین تجھہ مین ذبح کرے گا اور آدمیون کی ہڈیان تجھہ پر جلائی جائینگی اور
اوس نے اوسی دن ایک نشان بتایا اور کہا وہ علامت جو خداوند نے بتائی ہے یہ ہے کہ مذبح
پھٹ جائے گا اور راکھہ جو اوسپر ہے گر جائیگی اور یارب عام نے اپنا ہاتھہ لنبا کیا تاکہ اسے پکڑلے
پس اوس کا وہ ہاتھہ سوکھہ گیا اور مذبح پھٹ گیا اور راکھہ گر گئی تب اوسنے کہا اب خداوند اپنے خدا سے منت کر

میرا ہاتھہ درست ہو جاوے اوس مرد خدا نے دعا مانگی اور اوسکا ہاتھہ درست ہو گیا مگر یارابعام اپنی
گمراہی سے باز نہ آیا تاریخ کی دوسری کتاب مین مندرج ہے کہ یارابعام کی سلطنت کے اٹھاروین
برس مین
ابیاہ یہوداکا بادشاہ ہوا اوس نے یروشلم مین تین برس بادشاہت کی اور چار لاکھہ سپاہیون
سے صف آرائی کی اور یارابعام نے بھی اٹھہ لاکھہ بہادرون کی صف باندھی ابیاہ صمرین کے
پہاڑ پر جو افرائیم کے کوہستان مین ہے چڑھ گیا اور کہا اے یارابعام اور سارے بنی اسرائیل
میری سنو کیا تم نہین جانتے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اسرائیل کی سلطنت داؤد کو اور
اوسکے بیٹون کو ہمیشہ کے لئے دی ہے لیکن یارابعام جو داؤد کے بیٹے سلیمان کا ایک نوکر تھا
اپنے خاوند سے باغی ہو گیا اور رحبعام جوان اور نرم دل تھا اسوجہ سے مقابلہ نہین کرسکتا تھا
اب تم چاہتے ہو کہ داؤد کی اولاد کے ہاتھہ مین جو ملک ہے اوسکا مقابلہ کرو اور تمہارے
ساتھہ وہ سونے کے بچھڑے ہین جنہین یارابعام نے بنایا تاکہ تمہارے معبود رہین لیکن ہم لوگ
جو ہین خداوند ہمارا خدا ہے ہمنے اوسے چھوڑ نہین دیا ہم خداوند اپنے خدا کی شریعت کو حفظ
کرتے ہین پر تم نے اوسکو چھوڑ دیا اور کاہن یعنی امام جو خدا کی بندگی کرتے ہین وہ ہارون کے
بیٹے ہین اور لاوی کام کے لئے حاضر رہتے ہین اور ہر صبح و شام خداوند کے لئے سوختنی قربانیان
اور خوشبوئیان جلاتے ہین دیکھو خدا پیشوا ہو کے ہمارے ساتھہ ہے اور اوسکے کاہن حاضر
ہین اور شور کے نرسنگے بھی موجود ہین کہ تمہارے برخلاف شور مچاوین اے بنی اسرائیل اپنے باپ
داداؤن کے خدا سے مت لڑو کیونکہ تم ہرگز اقبالمند نہ ہوگے پھر اونہون نے خداوند سے
دعا کی اور کاہنون نے ترہیان پھونک کر غل مچایا اور یہوداکے لوگون نے للکارا اور جب یہوداکے
لوگون نے للکارا تو خدا نے ابیاہ اور یہوداکے آگے سے یارابعام اور سب بنی اسرائیل کو
مارا وہ بھاگ گئے اور ابیاہ اور اوسکے لوگون نے اونہین کاٹ ڈالا بنی اسرائیل مین پانچ لاکھہ

پچنے ہوے اشخاص مارے گئے اور بنی یہودا غالب ہوئے کیونکہ وہ اپنے خدا پر بھروسا رکھتے تھے اور ابیاہ نے یارابعام کا تعاقب کیا اور شہرون کو لے لیا اور بیت ایل اور اوسکے دیہات اور یسانہ اور اوسکے دیہات اور عفرون اور اوسکے دیہات اور ابیاہ کے زمانہ مین یارابعام نے پہر زور نپکڑا اور خداوند نے اوسے مارا اور وہ مرگیا اور ابیاہ کے بعد اوسکا بیٹا

آسا اوس کی جگہہ بادشاہ ہوا اوس کے دس برس تک ملک مین امن رہا اوس نے اللہ تعالی کے سامنے نیکوکاری کی یہودا کے سارے شہرون مین سے اوس کے اونچے مکانون کو اور سورج کی مورتون کو اوٹہا دیا اوس سے لڑنے کو زارح کوشی دس لاکہہ کی فوج لیکر آیا آسا نے اللہ سے فریاد کی اللہ نے اوسکو فتح دی آسا کی سلطنت کے دوسرے برس یارابعام کا بیٹا

نادب بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے اسرائیل پر دو برس سلطنت کی اور خداوند کے حضور مین بدی کی اور اپنے باپ کی راہ چلا اور بنی اسرائیل کو گنہگار کیا تب اشکار کے گہرانے مین سے اخیاہ کے بیٹے

بعشا نے اوسے مار لیا اور اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور یارابعام کے سارے گہرانے کو قتل کیا اور اوس کی نسل مین سے ایک کو بہی نہ چہوڑا اور آسا اور بعشا کے درمیان تمام عمر لڑائی رہی بعشا نے چوبیس برس بادشاہت کی اوس نے بہی خداوند کے حضور مین بدی کی اور یارابعام کی راہ پر اور اوس طریقہ پر چلا جسنے بنی اسرائیل سے گناہ کروائے اوسوقت حنانی کے بیٹے

یاہو پر خداوند کا کلام بعشا کے حق مین اوترا کہ مین نے تجہے خاک سے اوٹہایا اور سلطنت بخشی اور تو نے بنی اسرائیل سے گناہ کروائے مین بعشا کی نسل اور اوسکے گہرانے کے بنیاد کو نابود کر دونگا اور آسا کی سلطنت کے چہبیسوین برس بعشا کا بیٹا

ایلاہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے دو سال بادشاہت کی بعد اوسکے اوس کے خادم

زمری نے اوسے مستی مین پڑا پاکر مار لیا اور اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹہتے ہی بعشا کے

سارے گھرانے کو قتل کیا اور اوسکے رشتہ دارون کو اور دوستدارون مین سے ایک بھی باقی نہ رہا جیسا کہ
اللہ تعالی نے یاہو نبی کی معرفت فرمایا تھا زمری نے سات دن بادشاہت کی پھر اسرائیلیون نے
عمری کو اپنا بادشاہ کیا زمری محل مین جا کر آگ لگا کر جل مرا کہ اوس نے خداوند کے حضور مین فعلیان
کین اور یاراب عام کی راہ پر چل کر اوسکی مانند آپ بھی گناہ کیے اور بنی اسرائیل سے بھی گناہ کروائے
عمری نے بارہ برس سلطنت کی اور شمرون شہر بسایا اور خداوند کے حضور مین گناہ کئے اور اون سب
جو اوسکے آگے تھے بدتر کام کئے یاراب عام کی ساری بدکاری اختیار کی پھر عمری مرگیا اور آسا کی سلطنت
کے اڑتیسوین سال عمری کا بیٹا

اخی اب بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے شمرون مین بنی اسرائیل پر بائیس سال سلطنت کی
اور اون سب سے جو اوس سے آگے تھے خداوند کے حضور مین زیادہ بدکاریان کین فقط یاراب عام
کے سے گناہ کرنے پر کفایت نہ کی بلکہ صیدانیون کے بادشاہ اتبعل کی بیٹی ایزبل کو بیاہ لایا اور
جا کے بعل کو پوجا اور اوسکے آگے سجدہ کیا اور بعل کے گھر مین جو اوس نے شمرون مین بنایا تھا بعل کیلئے
ایک مذبح بنایا اور یسیرت بنائی اور خدا کو بہت غصہ دلایا اور اوسکے ایام مین

خی ایل بیت ایلی نے یریحو کو آباد کیا پس ابی رام نے پہلوٹے بیٹے سے اوسکی بنا شروع کی اور اپنے
چھوٹے بیٹے سجوب پر اوسکے دروازے قایم کئے جیسا کہ اللہ تعالی نے حضرت یوشع کے وسیلے
سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت یوشع کے احوال کی کتاب مین لکھا ہے جب حضرت یوشع نے
یریحا کو فتح کیا تو شہر کو اوس سب سمیت جو اوس مین تھا پھونک دیا اور حضرت یوشع نے قسم دی اور کہا
کہ جو شخص کھڑا ہو اور یریحا کے شہر کو پھر بنا کرے وہ خداوند کے سامنے ملعون ہوگا اور اپنے پہلوٹھے
پر اوسکی بنا ڈالیگا اور اپنے چھوٹے بیٹے پر اوسکے دروازے قایم کریگا اس خبر کا ظہور اخی اب کے وقت مین ہوا تب
الیاہ تشبی نے جو جلعاد کے باشندون مین سے تھے اخی اب سے کہا کہ خداوند اسرائیل کا
خدا جسکے سامنے مین کھڑا ہون زندہ ہے ان برسون مین نہ شبنم پڑے گی نہ مینہ برسے گا مگر

جب کہ مین کہون اور خداوند کا کلام اوترا کہ یہان سے چل دے اور شرق کی راہ لے اور وادی کریت

مین جو یردن کے سامنے ہے جا چہپ اور تو اس نالے سے پئیگا پس حضرت الیاہ

وہان جا رہے اور ایک مدت کے بعد اللہ کے حکم سے صیدا کے

صُرفت کو گئے ایک بیوہ کے گہر اوترے اور اوسکا مٹکا آٹے سے خالی نہ ہوا اللہ نے

برکت دی آپ کی برکت سے اوسکا مرا ہوا بیٹا اللہ نے زندہ کر دیا مدت کے بعد خداوند

کا کلام تیسرے سال اوترا کہ جا اور اپنے تئین اخی اب کو دکہا کہ مین زمین پر مینہہ برساؤنگا آپ روانہ

ہوئے سمرون مین سخت قحط تہا اوسوقت اخی اب نے عبدیاہ کو جو اوسکے گہر کا مختار تہا طلب کیا

اور عبدیاہ اللہ سے بہت ڈرتا تہا اور ایسا ہوا کہ جس وقت ایزبل نے خداوند کے نبیون کو قتل کیا

تو عبدیاہ نے سو نبیون کو لے کے پچاس پچاس کو ایک ایک غار مین پوشیدہ کیا اور اونہین روٹی

پانی سے پالا پس اخی اب نے عبدیاہ سے کہا ملک مین گشت کر شاید کہین گہاس ملے تاکہ جانور برباد

نہون عبدیاہ راہ مین تہا کہ حضرت الیاس اوسے ملے اوس نے پہچانا آپنے فرمایا جا اپنے

خداوند کو کہہ کہ دیکہہ الیاس ملے وہ بولا کہ میرا کیا قصور ہے جو آپ مجہہ کو جو آپ کا غلام ہون اخی اب

کے ہاتہہ مین گرفتار کرواتے ہین کہ وہ مجہے قتل کرے کوئی ملک باقی نہین رہا جہان اوس نے آپکی

تلاش کو نہین بہیجا اور جب لوگون نے کہا کہ وہ یہان نہین ہے تو اوس نے قسم لی کہ وہ نہین ملتے

اور جب مین آپ کے پاس سے جاؤنگا اور اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی جگہہ لے جائیگا جسکی مجہے

خبر نہین ہوسکے گی اور اخی اب آپ کو نہ پاویگا تو مجہے قتل کرے گا آپنے فرمایا خداوند لشکرونکا

خدا زندہ جسکے آگے مین کہڑا ہون مین آج کے دن اوسے اپنے تئین دکہلاؤنگا پس عبدیاہ گئے

اور اخی اب کو خبر کی وہ حضرت الیاس کی ملاقات کو نکلا آپ کو دیکہہ کر بولا کیا اسرائیلیون کا بگاڑنے والا

تو ہی ہے آپنے فرمایا مین اون کا بگاڑنے والا نہین ہون بلکہ تو اور تیرے باپ کا گہرانا کہ تم نے

خداوند کے حکمون کو چہوڑ دیا بعلیم کے پیرو ہوئے تو آدمی بہیج اور سارے اسرائیلیون کو اور بعل کے

ساڑھے چارسو نبیون کو اور ایسیرت کے چارسو نبیون کو کوہ کرمل پر جمع کر اوس نے سب کو جمع
کیا حضرت الیاس نے فرمایا خداوند کے نبیون مین سے مین مین ہی اکیلا باقی
ہون اور بعل کے چارسو پچاس نبی ہین وے اب ہم کو دو بیل دین اور اپنے لئے ایک پسند
کرلین اور اوسے ٹکڑے ٹکڑے کرین اور لکڑیون پر دہرین اور آگ نہ دین اور مین دوسرا بیل طیار کرونگا
اور اوسے لکڑیون پر دہرونگا اور آگ نہ دونگا تب تم اپنے خدا کا نام اور مین خداوند کا نام لونگا
پس وہ خدا ہوگا جو آگ سے جواب بہیجے ہان وہی خدا ہے اور سب لوگ بول اوٹھے کیا خوب
کہا اونہون نے ایک بیل لیا اور طیار کیا اور صبح سے دوپہر تک بعل کا نام لیا کہ اے بعل ہمارے
سُن پر کچہہ آواز نہ آئی۔ آخر کو حضرت الیاس نے خداوند کے مذبح کو کہ جو ڈہایا گیا تہا پھر کے بنایا اور
بیل کو ٹکڑے کیا اور لکڑیون پر دہرا اور کہا اے خداوند ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے خدا آج
کے دن معلوم ہوجاوے کہ تو اسرائیل کا خدا ہے اور مین تیرا بندہ ہون اور مین نے یہہ سب کچہہ تیرے
کہے سے کیا میری سُن اے خداوند میری سُن تاکہ یہہ لوگ جانین کہ خداوند تو ہی خدا ہے اور تو نے
اون کے دلون کو پہیرا تب اللہ کی طرف سے ایک آگ اوتری اور اوس چڑہاوے کو اور لکڑیون کو جلا دیا
سب لوگ اوندہے منہ گرے اور بولے خداوند وہی خدا ہے خداوند وہی خدا ہے اور اونہون نے
بعل کے نبیون کو پکڑا اور حضرت الیاس نے وادی قیسون مین لا کے اونہین قتل کیا اور اخی اب سے
کہا۔ جا کہا اور پی کہ بڑی بارش کی آواز ہے حضرت الیاس کرمل کی چوٹی پر گئے اور آپ کو زمین پر
جہکایا اور اپنا منہ دونون گہٹنون سے لگایا تہوڑی دیر مین ابر اوٹہا اور آسمان بدلیون اور آندہیون سے
سیاہ ہوگیا اور شدت سے مینہہ برسنے لگا اور اخی اب سوار ہوکر یزرعیل کو گیا پہر اخی اب نے ایزبل سے
کہا کہ حضرت الیاس نے بعل کے نبیون کو قتل کیا ایزبل نے حضرت الیاس کو کہلا بہیجا کہ اگر مین
کل کے دن اسی وقت تجہے بہی اون مین کا ایک نہ کرون تو خدا مجہسے ایسا کرین بلکہ اوس سے زیادہ
کرین حضرت الیاس اوٹہہ کر ہیوا کے بیرسبع مین آئے اور وہان اپنا ایک ملازم چہوڑ کے ایک

ایک دن کی راہ پر دشت مین نکل گئے اور
رتسمہ کے ایک درخت تلے جا بیٹھے اور اپنے لئے موت مانگی اور کہا اے خداوند بس اب میری جان لے
کر مین اپنے باپ دادا اون سے بہتر نہین ہون وہان اللہ نے غیب سے کہانا بھیجا آپ نے کہایا
اور پیا اوسکی قوت سے چالیس دن رات کا سفر کر کے خدا کے پہاڑ حورب تک پہونچے اور وہان
ایک غار مین رہے وہان اللہ تعالیٰ کا کلام سُنا کہ اوس نے فرمایا الیاس تو یہان کیا کرتا ہے
اونہون نے عرض کیا کہ خداوند لشکرون کے خدا کے لئے مجھے غیرت آئی کہ بنی اسرائیل نے
تیرے عہد کو چھوڑ دیا تیرے مذبح ڈہائے اور تیرے نبیون کو تلوار سے قتل کیا اور مین ہی اکیلا بچا
سو وے چاہتے ہین کہ میری بھی جان لین پھر خداوند نے فرمایا نکل میدان کی راہ سے دمشق کو جا اور جب
تو وہان پہونچے تو حزائیل کو مسح کر کہ وہ ارام کا بادشاہ ہوا ور نمسی کے بیٹے یاہو کو مسح کر کہ اسرائیل کا بادشاہ ہوے
اور ابیل محولہ مین سے الیساع بن سافط کو مسح کر کہ تیری جگہہ نبی ہوا ور الیسا ہوگا کہ جو کوئی حزائیل کی تلوار سے
بچے گا اوسے یاہو قتل کرے گا اور جو یاہو کی تلوار سے بچ رہے گا اوسے الیساع ماریگا لیکن مین نے
سات ہزار اپنے لئے رکھہ چھوڑے ہین جن کے گھٹنے بعل کے آگے نہین جھکے اور اون مین سے
کسی نے اوسے منہہ سے نہین چوما آپ نے وہان سے روانہ ہو کے سافط کے بیٹے الیساع
کو پایا وہ ہل جوتتے تھے اور بارہ جوڑیان اونکے آگے چل رہی تھین اور وہ بارہوین کے ساتھہ تھے
حضرت الیاس اونکے برابر سے گذرے اور اپنی چادر اون پر ڈالدی اونہون نے بیلون کو چھوڑا اور
حضرت الیاس کے پیچھے دوڑے اور کہا مجھے مہلت دیجئے کہ اپنے ماں باپ کو چومون تب آپکے
ساتھہ چلون پھر وہ گئے اور پھر آئے اور آپ کے پیچھے روانہ ہوئے اور آپ کی خدمت کی پھر ارام کے
بادشاہ بن ہدد نے لشکر جمع کیا اوسکے ساتھہ بتیس ۳۲ بادشاہ تھے سمرون پر چڑہ کر اوسے گھیر لیا تب
نبیون مین سے ایک نے اسرائیل کے بادشاہ اخیاب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بڑے
گروہ تو نے دیکھے سو مین آج کے دن اوسے تیرے ہاتھہ گرفتار کر وا دونگا اور تو جان رکھیگا

کہ خداوند مین ہی ہون اوس نے کہا کہ کن کے ذریعہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ شہرون کے
امیر جوانون کے اوس نے پوچہا صف آرائی کون کرے فرمایا کہ تو پس شہرون کے امیر جوان دو سو بتیس
اور بنی اسرائیل سات ہزار تہے یہ سب دوپہر کو نکلے اور شہرون کے جوان امیر نکلے اور لشکر اون کے پیچہے تہا
اور جس نے اون کا سامنا کیا اونہون نے اوسکو قتل کیا پس ارامی بہاگے اور شاہ اسرائیل نے نکل کر
گہوڑون اور گاڑیون کو مار لیا اور ارامیون کو شدت سے قتل کیا پہر شاہ ارام کے خادمون نے کہا کہ
اون کے خدا پہاڑ کے خدا ہین اس لئے اونہون نے ہم پر فتح پائی تو ہمکو حکم دے کہ میدان مین اونسے
لڑین تو ہم غالب ہون گے وہ لوگ بہت بڑا لشکر لے کر پہر آئے ایک مرد خدا اسرائیل کے بادشاہ پاس آیا اور
کہا کہ خداوند فرماتا ہے چونکہ ارامیون نے یون کہا ہے کہ خداوند پہاڑون کا خدا اور وادیون کا خدا نہین
ہے اس لئے مین اس گروہ کو تیرے ہاتہہ مین کر دونگا اور تم جانوگے کہ مین خداوند ہون پہر جو ارامی
دوبارہ چڑہ کر آئے اونہون نے شکست کہائی بنی اسرائیل نے ایک دن مین اون کے ایک
لاکہہ پیادے قتل کئے اور باقی افیق کو بہاگے وہان ایک دیوار ستائیس ہزار بہاگے ہوؤن پر گری
بن ہدد نے کہلا بہیجا کہ میری جان بخشی کیجئے اخیاب نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور صلح کی اور روانہ کر دیا
اوسوقت نبی زادون مین سے ایک نے کہا خداوند فرماتا ہے کہ تو نے ایک شخص کو چہوڑ دیا جسے
مین نے واجب القتل کیا تہا پس اوس کے بدلے تیری جان جائیگی اور تیرا لشکر اوسکے لشکر کے
بدلے ہوگا پہر ایسا ہوا کہ نبات یزرعیلی کا ایک انگوری باغ سمرون کی بادشاہ اخیاب کے محل سے لگا ہوا
یزرعیل مین تہا سو اخیاب نے نبات سے کہا کہ اپنا انگوری باغ مجہے دے مین اوس کے بدلے
تجہہ کو اوس سے بہتر انگوری باغ دونگا اور اگر تو چاہے گا تو اوسکی قیمت دونگا اوس نے کہا کہ
خدا نہ کرے کہ مین باپ دادا کی میراث تجہہ کو دون اخیاب کو بہت رنج ہوا اوسکی جورو ایزبل نے
کہا وہ باغ مین تجہے دونگی اوس نے لوگون کو گانٹہا اون لوگون نے بہری محفل مین نبات کے
دو شہریون سے گواہی دلوائی کہ نبات نے خدا کو اور بادشاہ کو برا کہا تب لوگ اوسے شہر سے

باہر لے گئے اور پتھراؤ کیا وہ مر گیا جب اخیاب نے سنا کہ وہ مر گیا اوٹھا کہ اوس کے باغ پر قبضہ کرے لیکن حضرت الیاس کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جا اخیاب سے کہہ جس جگہہ بنات کا کتون نے لہو چاٹا اوس جگہہ تیرا بہی لہو چاٹین گے اخیاب نے حضرت الیاس کو دیکہہ کر کہا اے میرے دشمن تو نے مجھے پایا فرمایا ہان پایا تو نے خداوند کے حضور بدکاری کے لئے آپ کو بیچا اب مین تیری بنیاد کہود ونگا اور تیرے گہر یارب عام اور بعشا کے گہر کے مانند کر دونگا کیونکہ تو نے مجہہ کو غصہ دلایا اور اسرائیلیون کو گناہگار کیا اور خداوند فرماتا ہے کہ ایزبل کو کتے کہائین گے اخیاب نے اپنے کپڑے پہاڑے اور اپنے تن پر ٹاٹ ڈالا اور روزہ رکہا تب اسد کا کلام حضرت الیاس پر یون آیا تو دیکہتا ہے کہ اخیاب نے آپ کو میرے حضور کیون کر خاکسار بنایا پس اوسکی زندگی بہر اوسپر مین بلانہ بہیجون گا بلکہ اوس کے بیٹون کے وقت مین اوسکے گہرانے پر بلا نازل کرون گا اب یہان یہودا کا پادشاہ (جو آسا تہا اوس نے اکتالیس برس یروسلم مین بادشاہت کی) اور اسنے اپنے باپ داؤد کی مانند خداوند کے حضور مین نیکوکاری کی اور اپنی ان معکہ کو ملکہ ہونے کے منصب سے معزول کیا اس لئے کہ اوس نے گہنے باغ مین ایک مورت بنائی تہی آسا نے اوس کے بت کو گرا دیا اور جلا دیا وہ جب تک جیتا رہا اسکا دل خدا ہی سے لگا رہا پہر اسکا بیٹا **یہوشفط** اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا وہ اسرائیل پر غالب ہوا اور خداوند یہوشفط کے ساتہہ تہا کیونکہ وہ اپنے باپ داؤد کی چالون پر چلتا تہا اور بعلون کا پیچہا نہ کرتا تہا اللہ تعالیٰ نے اوسکی سلطنت کو مضبوطی بخشی یہ (۳۵) برس کی عمر مین بادشاہ ہوا (۲۵) برس بادشاہت کی اوس نے اپنی سلطنت کی تیسرے برس کتنے سردارلاویون کے ساتہہ بہیجے کہ یہودا کے شہرون مین تعلیم دلوین وہ لوگ تعلیم کرتے تہے اور خداوند کی توراۃ کی کتاب اونکے ساتہہ تہی اور وے یہودا کے سارے شہرون مین تعلیم دیتے پہرتے تہے اور خداوند کی دہشت یہودا کے چارون طرف کے ملکون پر آئی کہ وہ یہوشفط سے نہ لڑے اور فلستی اور عربی اوسکے پاس تحفے لائے اور اوس نے اخیاب سے نسبت ناتا کیا چند برسون کے بعد وہ اخیاب پاس سمرون مین گیا اور دونون مل کر رامعات جلعاد کو لڑنے کے لئے چلے جناب میکایاہ

ابن املاہ نبی کو بلایا آپ نے خبر دی کہ مین نے سارے بنی اسرائیل کو اون گوسپندون کی مانند جو بے چرواہے کے ہون پہاڑون پر بہٹکتے دیکہا اور خداوند نے فرمایا کوئی ان کا آقا نہین ہے شاہ اسرائیل نے کہا میکایاہ کو پکڑو اور میرے سلامت واپس آنے تک اوسے قید مین رکہو اور اوسے روٹی پانی سے مصیبت دیجاوے آپ نے فرمایا اگر تو کسی طرح سلامت پہر آوے تو خداوند نے میری معرفت کے کچہہ نہین کہا پہر دونون بادشاہ ہو گئے اور شاہ اسرائیل کو تیر لگا وہ مرگیا اور جس گاڑی پر وہ زخمی ہوا تہا اور اوسکا لہو بہا تہا وہ گاڑی سمرون کے تالاب مین دہوئی گئی اور کتّون نے اوسکا لہو چاٹا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تہا اور یہوشفط سلامت پہر آیا تب یاہو بن حنانی غیب بین اوسکے استقبال کو نکلا اور کہا کیا شریر کی مدد کرنا مناسب ہے کیا تو خداوند کے دشمنون سے محبت کرتا ہے اسلئے تجہہ پر خداوند کی طرف سے غضب نازل ہوگا تس پر بہی اچہی باتین تجہہ مین پائی جاتی ہین کہ یہوشفط نے ملک کا بندوبست موافق شریعت کے خوب کیا اور یروسلم مین لاویون اور کاہنون کو مقرر کیا پہر بنی عمون اور بنی مواب اوس پر چڑہ آئے اوس نے دعا مانگی جب مقابلہ ہوا وہ لوگ آپس مین کٹ مرے انہون نے اون کو لوٹ لیا پہر یہوشفط اسرائیل کے بادشاہ

اخزیاہ سے مل گیا جو گناہ کے کام کرتا تہا وہ اخیاب کا بیٹا تہا اوس نے یارب عام کی راہ اختیار کی اور بعل کو پوجا اور اوسے سجدہ کیا یہوشفط اوس سے اس لئے ملا کہ جہاز بناوے جو ترسیس کو جاوین تب

الیعزر بن دوداواہونی نے جو مریسہ کے رہنے والے تہے اونہون نے اوس کے برخلاف نبوت کی اور کہا کہ تو اخزیاہ سے مل گیا ہے خداوند تیرا کام بگاڑے گا اور وے جہاز بگڑ گئے ترسیس کو نہ جا سکے سلاطین کی پہلی کتاب مین درج ہے کہ یہوشفط کی سلطنت کے سترہوین برس اخیاب کا بیٹا اخزیاہ سمرون مین اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور وہ دو برس بادشاہ رہا اور اوس نے خداوند کے حضور مین بدکاری کی تواریخ کی دوسری کتاب مین درج ہے کہ یہوشفط کے بعد اوسکا بیٹا

یہُورام بادشاہ ہوا اوس نے اپنے سارے بھائیون کو تلوار سے قتل کیا اوس نے آٹھہ برس سلطنت کی وہ اسرائیلی بادشاہون کی روش پر چلا اخی اب کی بیٹی اوسکی جورو تھی اور اوس نے خداوند کے حضور گناہ کئے اوس نے یہودا کے پہاڑون پر اونچے مکان بنائے اور یروسلم کے باشندون سے زنا کروائے اور یہودا کو خراب کیا سلاطین کی دوسری کتاب مین درج ہے کہ اخیاب کے مرنے کے بعد موابی اسرائیل سے باغی ہو گئے اور اخزیاہ اپنے بالاخانہ کی کہڑکی سے جو سمرون مین تھا گر پڑا اور بیمار ہوا اوس نے قاصدون کو بھیجا اور اونھین کہا کہ جاؤ اور عقرون کے ٹھاکر بعل زبوب سے پوچھو کہ مین اس بیماری سے اچھا ہونگا یا نہین اوسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت الیاس تسبی کو حکم دیا کہ اوٹھہ اور شاہ سمرون کے قاصدون سے ملاقات کر اور انھین کہہ کہ ہان مگر اسرائیل کا کوئی خدا نہین ہے جو تم عقرون کے ٹھاکر زبوب سے پوچھنے چلے ہو سو خداوند یون فرماتا ہے کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو پڑا ہے اوترنے نہ پائیگا اور البتہ مر ہی جائیگا چنانچہ قاصد اولٹے پھرے اور یہہ حال بادشاہ سے کہا آخر وہ بادشاہ مر گیا اوس کا بھائی

یہُورام یہوشفط کی سلطنت کے اٹھارہوین سال بادشاہ ہوا اور یہہ ہوا کہ جب خداوند نے چاہا کہ حضرت الیاس کو ایک بگولے مین اوڑا کے آسمان پر لے جاوے حضرت الیساع سے کہا اس سے آگے کہ مین تجھہ سے جدا ہون مانگ کہ مین تجھہ کو کیا دون اونھون نے فرمایا مہربانی کر کے ایسا کیجئے کہ وہ روح جو تجھہ پر ہے سو مجھہ پر دو چند ہو فرمایا تو نے بھاری سوال کیا اگر تو مجھے آپ سے جدا ہوتے ہوئے دیکھے گا تو ایسا ہی ہوگا اور اگر نہین تو کچھہ نہ ہوگا اور وہ دونون ٹہلتے ٹہلتے باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ ایک آتشی رتھہ اور آتشی گھوڑے اون دونون کے بیچ مین آ گئے اور حضرت الیاس بگولے مین ہو کے آسمان پر چلے گئے اور حضرت الیساع چلائے میرے باپ میرے باپ پس اونھون نے اونھین پہر نہ دیکھا اخیاب کا بیٹا جو یہورام تھا اوس نے بھی خداوند کے آگے گناہ کئے بعل کو نکال پھینکا لیکن یارب عام کی طرح گناہ کرتا رہا پھر موابی اوپر چڑھہ آئے کہ تسلط

یہوواا اور یہوشفط کو اوس نے بلا بھیجا دونوں مل کر شاہ ادوم کو ساتھ لے کر موابیون سے لڑنے چلے

اور حضرت

الیساع پاس گئے آپ نے شاہ اسرائیل سے کہا مجھے تجھ سے کیا اگر مجھ کو شاہ یہوواا

یہوشفط کے حضور کا پاس نہ ہوتا تو مین تیری طرف نظر نہ کرتا پھر فرمایا کہ خدا موابیون کو تمہارے ہاتھ

مین گرفتار کروا دے گا پھر اسرائیلیون نے موابیون کو مارا اور فتح پائی۔ شاہ ارام کی فوج کا سردار جسکا نام

نعمان تھا اوسکو برص تھی حضرت الیساعؑ کا نام سُن کر آیا اور اچھا ہوگیا اور ایمان لایا اور اقرار کیا کہ

خدا ایک ہے اب کسی بت کو نہ پوجون گا پھر شاہ ارام شاہ اسرائیل سے لڑنے آیا حضرت الیساع

کے معجزے سے شاہ اسرائیل نے فتح پائی پھر بن ہدد شاہ ارام نے چڑہائی کی پھر حضرت الیساع کی

برکت سے اسرائیلیون نے فتح پائی اور بادشاہ اسرائیل نے سب معجزے حضرت الیساع کے

آپ کے خادم سے پوچھے اوس نے بیان کئے ایک عورت تھی جس کا بیٹا آپ نے اللہ کے حکم

جلایا تھا اوس عورت کو بادشاہ نے بہت کچھہ دیا حضرت الیساع دمشق مین آئے اور بن ہدد بیمار تھا

اوس نے حزائیل کو بھیجا کہ آپ سے پوچھو مین اچھا ہون گا فرمایا وہ مرجائیگا اور حزائیل سے کہا

خداوند نے مجھے خبر دی کہ تو ارامیون کا بادشاہ ہوگا۔ پھر ایسا ہی ہوا تاریخ کی دوسری کتاب مین درج ہے

کہ یہودا کا بادشاہ جو یہورام تھا اوسکے وقت مین ادومی یہودا سے پھر گئے یہورام فوج لے گیا۔

اور اونکو مارا اور حضرت الیاس کی طرف سے اوس پاس خط آیا اوسکا مضمون یہہ تھا کہ خداوند

تیرے باپ داؤد کا خدا یون فرماتا ہے کہ تو یہوشفط اور آسا کے راہون پر نہ چلا بلکہ اسرائیلی بادشاہون

کے چال پر چلا پس خداوند تیرے لوگون کو اور تیرے بیٹون کو اور تیری جوروؤن کو اور تیرے

سارے مال کو بڑی مار سے مارےگا اور تو بڑی بیماری مین گرفتار رہوگا تیری انتڑیون کا ایسا روگ

ہوگا کہ تیری انتڑیان سال بہ سال نکل پڑین گی چنانچہ ایسا ہی ہوا فلسطیون نے اور

عربون نے اوسکو شکست دی اوسکے سارے مال کو اور اوس کے بیٹون اور جوروؤن کو لیگئے

ایک چھوٹا بیٹا یہوا حاز یعنی اخزیاہ باقی رہا اور سال بہ سال اوسکی انتڑیان نکل پڑی تہین اور وہ مرگیا اور

یہوآحاز یا آخزیاہ - یورام کا چھوٹا بیٹا بادشاہ ہوا اوس نے ایک برس یروسلم مین بادشاہت کی وہ بھی اخیاب کے گہرانے کے طریق پر چلا اوسکی مان اوسکی صلاح کار رہتی وہ شاہ اسرائیل کی بیٹی تہی یہورام شاہ ارام حزائیل سے لڑنے چلا اور یہورام زخمی ہوا تب وہ پہرآیا کہ وہ یزرعیل مین اون زخمون کی دوا کرے جو ارامیون نے رامہ مین شاہ ارام حزائیل کی لڑائی مین کہائے تھے اور یہوواکے بادشاہ ارام کا بیٹا آخزیاہ اوتر گیا کہ اخی اب کے بیٹے یہورام کو یزرعیل مین دیکہے کہ وہ بیمار تہا اور یورام کے پاس جانے مین خدا کی طرف سے آخزیاہ کی ہلاکت ہوئی اسلئے کہ یہورام کے ساتھہ یاہو کے پیشوائی کو گیا اور قتل ہوا سلاطین کی دوسری کتاب مین درج ہے حضرت الیسارع نبی نے انبیازادون مین سے ایک کو بلایا اور فرمایا یہ تیل کی شیشی لیجا اور رامات جلعاد مین یاہو جو یہوشفط کا بیٹا نمسی کا پوتا ہے اوسکے سر پر ڈال اور کہہ کہ خداوند فرماتا ہے مین نے تجہے مسیح کرکے اسرائیلون کا بادشاہ کیا وہ جوان نبی زادہ گیا اور اوسکے سر پر تیل ڈالا اور کہا خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے مین نے تجہے مسیح کرکے اپنے بندون بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا اور تو اپنے آقا اخیاب کے گہر آنے کو قتل کرے گا تاکہ مین اپنے نبیون کے خون کا اور خداوند کے سارے بندون کے خون کا ایزبل سے بدلہ لون اور اخیاب کا سارا گہر نابود ہوگا پس یاہو یورام سے پہر بیٹہا اور گاڑہی پر سوار ہوکر یزرعیل کو گیا کہ یورام وہین پڑا ہوا تہا اور شاہ یہوواا خزیاہ اور شاہ اسرائیل یورام یاہو کی پیشوائی کو گئے یورام نے کہا اے یاہو خیر ہے وہ بولا کیا خیر ہے جس حال مین کہ تیری مان ایزبل کی زناکاریان اور اوسکی جادوگریان اسقدر ہین تب یورام بہاگا پہر یاہو نے تیر مارا اور وہ گر پڑا یاہو نے لشکر کے سردار کو حکم دیا کہ اوسکو یزرعیلی نبات کے مملکت کے کہیت مین ڈالدے اور اخزیاہ بہاگا اور یاہو کے لوگون نے اوسکو بھی مارا وہ بہاگا اور مجدو مین آکے مرگیا

اور یاہو ایزبل کے دروازے پر پہونچا اور ایزبل کو دو تین شخصون نے کوٹھے پر سے نیچے گرا دیا اور اوسکا
لہو دیوار پر اور گھوڑون پر پڑا اور اندر آکر اوس نے کہایا پیا پھر فرمایا جاؤ اسے دفن کرو جب اوسے گاڑنیکو
گئے تو کھوپری اور پاؤن اور ہتیلیون کے سوا کچھہ نہ پایا یاہو نے کہا یہہ وہ بات ہے جو خداوند نے
حضرت الیاس کی معرفت فرمائی تھی کہ یزرعیل کے موروثی زمین مین کتّے ایزبل کا گوشت کھائین گے
سمرون مین اخیاب کے ستر بیٹے تہے یاہو کے حکم سے شہر کے امیرون نے ستّرون کو قتل کرکے
اونکا سر یاہو پاس بہیجا پھر یاہو نے یزرعیل مین اوس کے سارے امیرون اور رشتہ دارون
اور اوس کے کاہنون کو قتل کیا ایک کو باقی نہ چھوڑا یہہ سمرون کی طرف چلا اور یاہو راہ مین شاہ یہوداہ اخزیاہ
کے بہائیون سے ملا پوچھا تم کون ہو وہ بولے ہم اخزیاہ کے بہائی ہین اور ہم جاتے ہین کہ بادشاہ کے
بیٹون کو اور ملکہ کے بیٹون کو سلام کرین تب یاہو نے اون کو پکڑلیا اور قتل کیا ایک کو بہی نہ چھوڑا جب
سمرون مین پہونچا اخیاب یون مین جو باقی تہے اونہین قتل کیا پہر یاہو نے بعل کی مورتون کو نکالا
اور آگ مین جلایا اور بعل کے بت کو چکنا چور کیا اور بعل کا گھر ڈہا دیا اور پاخانہ بنایا لیکن یاربعام نے
جو سونے کے بچھڑے بنائے تہے اونکو رہنے دیا اون دنون مین خداوند نے اسرائیلیون کو گھٹانا
شروع کیا حزائیل نے اونہین ہر طرف سے مارا یردن سے لیکے پوربی سمت تک تب اخزیاہ کی
مان عتلیاہ نے دیکھا کہ اوسکا بیٹا مرا تو اوس نے یہوداہ کے گہرانیکے سارے شہزادون کو قتل کیا تب
یورام بادشاہ کے بیٹے یہوشبع جو اخزیاہ کی بہن تہی اور یہویدع کاہن کی جورو تہی اوس نے
اخزیاہ کے بیٹے

یوآس کو ایک کوٹھری مین چھپا رکھا اور چھہ برس تک وہ چھپا رہا اور ساتوین برس یہویدع نے سب
رئیسون کو جمع کرکے یوآس کو بادشاہ کیا اور عتلیاہ کو قتل کیا پھر یہویدع نے اپنے اور سارے لوگون اور
بادشاہ کے درمیان ایک عہد باندہا کہ وے خداوند کے لوگ ہووین تب سبہون نے بعل کے گھر کو
ڈہا دیا اور اوسکی مذبحون اور اوسکی مورتون کو چکنا چور کیا اور بعل کے کاہن متان کو قتل کیا تواریخ کی دوسری

کتاب مین وہ ہے کہ یہویدع نے خدا کے گہر کے عہدی لاوی کاہنون کے ہاتہہ مین سونپے کو جڑہاوے چڑہاوین جیسا کہ موسٰی کی توارت مین لکہا ہے اور داود کے طور پر خوشی گاتے بجاتے رہین یہویدع کے جیتے جی یواس شریعت پر خوب قایم رہا اسکے مرنے کے بعد یہوداکے سردارون نے بادشاہ کو سجدہ کیا تب بادشاہ اون کا سنوا ہوا اور وہ اللہ کے گہر کو چہوڑ کر لیسیرتون اور بتون کو پوجنے لگے اللہ تعالیٰ نے نبیون کو اون پاس بہیجا وہ اونہین نصیحت کرتے تہے پر وہ نہین سنتے تہے تب خدا کی روح نے یہویدع کاہن کے بیٹے

زکریا پر احاطہ کیا اوس نے اوپر کہڑے ہو کر لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند کے حکم سے باہر جاتے ہو تم ہرگز خوشحال نہین ہو سکتے اس لئے کہ تم خداوند کو چہوڑ دیتے ہو وہ تمہین بہی چہوڑ دیگا تب وہ بادشاہ کے حکم سے اللہ کے گہر کے صحن مین اوسے پتہر مارتے تہے یواس نے یہویدع کے بیٹے کو قتل کیا اور مرتے وقت اوس نے کہا خداوند دیکہتا ہے اور وہ بدلا لیگا ایک برس کے بعد ارام کی فوج چڑہ آئی اور سارے سرگروہون کو مار ڈالا اور یوآس کو بہت زخمی کر کے چلے گئے تو اوسکے نوکرون نے اوسے ایسا مارا کہ وہ مر گیا اور اوسکا بیٹا

امصیاہ اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا یوآس نے چالیس برس بادشاہت کی اوسکی سلطنت کے تیئسوین برس یاہو کا بیٹا

یہوآحاز سمرون مین بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے سترہ برس سلطنت کی اور یارابعام کی راہ پر چلا اللہ تعالیٰ نے ارام کے بادشاہ حزائیل کو اور حزائیل کے بیٹے ہدد کو بہت مدت اون پر مسلط رکہا اوسکے بعد اوسکا بیٹا

یہوآس سمرون مین بادشاہ ہوا یہہ واقعہ بادشاہ یہوداہ یوآس کی سلطنت کے سینتیسوین سال کا ہے لیکن وہ بہی یارابعام کی راہ پر چلا اوس وقت حضرت الیساع بیمار ہوے اور انتقال کیا پس اسرائیل کا بادشاہ یہوآس آپ پاس گیا اور رویا اور اے میرے باپ اے میرے باپ کہتا رہا

امصیاہ پہلے کچھہ شریعت پر قایم رہا پہر ادومیون سے لڑنے گیا سلاطین کی دوسری کتاب مین
درج ہے کہ اوس نے وادی شور مین دس ہزار ادومی قتل کئے اور شہر سلع کو لڑکے لے لیا
اور اوس کا نام یقتیئیل رکہا تواریخ کی دوسری کتاب مین درج ہے کہ جب ادومیون کو مار کر پہر آیا
تو بنی سعیر کے معبودون کو لایا اور اونہین اپنا معبود ٹہیرایا تب اللہ نے ایک نبی اوس پاس بہیجا جسنے
فرمایا جو معبود اپنے ہی لوگون کو تیرے ہاتہہ سے چہڑا نہ سکے تو نے اون کا پیچہا کیون کیا ہے
امصیاہ نے کہا کس نے تجہہ کو مقرر کیا کہ بادشاہ کا صلاح کار ہو باز رہ تو کیون مارا جاوے تب
امصیاہ اسرائیل کے بادشاہ یوآس بن یہوآحاز بن یاہو سے لڑنے گیا اور شکست کہائی اور
امصیاہ کو یروسلم مین لوگون نے بلوا کر قتل کیا اوسکی جگہہ

عُزَرْیَاہ اوس کا بیٹا بادشاہ ہوا اور وہ باون برس تک یروسلم مین سلطنت ہا زکریا کے
دنون مین جو خدا کی رویتون مین بینا تہا خدا کا طالب رہا اوسکی سلطنت مضبوط ہوئی آخر کو اوس نے
ہیکل مین یعنی بیت المقدس مین خوشبو جلائی جو کام ہارون کے بیٹون کا ہے اس جہت
سے وہ اوسی وقت کوڑہی ہو گیا پہر مر گیا اور اوسکا بیٹا۔

یُوتَام بادشاہ ہوا اور سمرون مین امصیاہ کی سلطنت کے پندرہوین برس یہوآس
کا بیٹا۔

یَارُاب عَام بادشاہ ہوا اوس نے اکتالیس برس بادشاہت کی وہ بہی یاراب عام
کی راہ پر چلا۔

عزریاہ کے بادشاہت کے اڑتیسوین ۳۸ سال یاراب عام کا بیٹا زکریا سمرون مین بادشاہ ہوا
اوس نے چہہ مہینے بادشاہت کی اور وہ یاراب عام کی راہ پر چلا۔

سلوم بن بیس زکریا کو قتل کر کے اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اوس نے سمرون مین مہینہ بہر
بادشاہت کی پہر

مناحیم بن جادی سلوم کو مار کر بادشاہ بنا اوس نے دس برس بادشاہت کی اور
اور یارابعام کی راہ پر چلا تب آسوریوں کا بادشاہ پول اوس کے ملک پر چڑھ آیا اوس نے
بہت کچھ دے کر اوسے پھیر دیا پھر اوس کا بیٹا

فقحیاہ اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اوس نے شمرون مین دو برس بادشاہت کی اور یارابعام کی
راہ پر چلا اور

فقح بن رملیاہ جو اوسکے امیرون مین سے تھا اوس نے اوسے قتل کیا اور خود بادشاہ
بنا اوس نے بیس برس بادشاہی کی اور اوس نے خداوند کے آگے بدکاریان کین اور یارابعام
کی راہ پر چلا اور اوس کے وقت مین شاہ آسور تجلت پلاسر نے بہت شہر لے لئے اور اونھین
پکڑ کر آسور مین لے گیا اوس وقت

ھوسیع بن ایلہ فقح کو قتل کر کے آپ بادشاہ بنا اور فقح کی سلطنت سے
دوسرے سال

یوتام بن عزریاہ پچیس برس کا تھا اوس نے سولہ برس یروشلم مین سلطنت کی اور
خداوند کے آگے نیکوکاری کی اوسکی بادشاہت مضبوط ہوی کیونکہ وہ اللہ تعالی کی راہ مین سیدھا
چلتا تھا اوس کے بعد اوسکا بیٹا

آحز بادشاہ ہوا اور سولہ برس بادشاہ رہا اوس نے بعلون کے آگے ڈھالے ہوئے
بت بنائے اور اپنی بیٹیون کو آگ مین ڈالا اور اونچے مکانون اور پہاڑون پر اور ہر ایک ہرے
درخت تلے ذبح کیا اور بخور جلایا تب اللہ تعالی نے اوسے شاہ ارام رصین کے ہاتھ مین
گرفتار کرا دیا اونھون نے اوسے مارا اور بہتون کو قید کیا اور دمشق مین پہونچایا اور شاہ اسرائیل
کے ہاتھ مین بھی سونپا گیا اوس نے اوسے بڑی مار سے مارا اور فقح بن رملیا نے یہودا مین
ایک لاکھہ بیس ہزار بہادر لوگون کو ایک دن قتل کیا اور بنی اسرائیل اپنے بھائیون مین سے

دو لاکھ عورتون اور بیٹی بیٹون کو قید کر کے لے گئے وہان

عُودِدؔ نامی خدا تعالی کے ایک نبی تھے اونہون نے نصیحت کی ان قیدیون کو آزاد کر کے یہہ بہیجو تب لوگون نے اونہین پہیر بہیجا اوس وقت آخذ نے آسور کے بادشاہون سے مدد مانگی شاہ آسور دمشق مین آیا اور رصین کو قتل کیا پہر ادومی چڑہ آئے اور یہودا کو مار کر امیر ونکو لے گئے اور فلسطی بہت شہرون پر قابض ہو گئے اور شاہ آسور تجلہ پلاسر چڑہ آیا اوس نے شاہ آسور کو بہت کچھ دیا پر اوسکی تنگی مین اور زیادہ بے ایمان ہوا اوس نے دمشق کے ٹہاکرون کے لئے جنہون نے اوسے مارا تھا ذبیحہ کیا اور کہا کہ ارام کے بادشاہون کے ٹہاکرون نے اون کی مدد کی ہے مین اُن کے لئے قربانی کرونگا میری مدد کرین اور آخذ نے خداوند کے گہر کے برتنون کو جمع کیا اور خدا کے گہر کے برتنون کو کاٹ لیا اور خداوند کے گہر کے دروازیکو بند کیا اور اپنے لئے یروسلم مین ہر ایک کونے پر مذبحون کو بنایا اور یہودا کے ہر ایک شہر مین اونچے مکان بنوائے کہ اجنبی ٹہاکرون کے لئے خوشبو جلاوین اور اللہ تعالی کو بہت غصہ دلایا اور آخذ کی سلطنت کی بارہوین برس

ہُوسِیعؔ اسرائیلیون کا بادشاہ ہوا اوس نے نو برس بادشاہت کی اور بدکاریان اسرائیلی بادشاہون کی مانند کین پہر شاہ آسور سَلمَنیسَر کا تابعدار رہا پہر شاہ آسور نے اوسے قید مین ڈالا اور شاہ آسور سارے ملک پر چڑہا اور سمرون کو تین برس گہیرے رہا اور ہوسیع کی سلطنت کے نوین برس شاہ آسور نے سمرون پر قبضہ کیا اور اسرائیلیون کو قید کر کے لے گیا اور خلح اور خابور مین جو جوزان کی نہر کے نزدیک تہے اور مادے کی بستیون مین یعنی ایران کے اوتر کی طرف جیسے ہمدان اور آذربیجان وغیرہ کی بستیون مین بسایا[ف۱] اور شاہ آسور نے بابل سے اور کوتہ سے اور عوا سے اور حماۃ سے اور سفرویم سے لوگون کو لا کے سمرون کی بستیون مین بسایا پس خداوند نے اون مین شیرون کو چہوڑا

[ف۱] پادری مارش مین نے خلاصۃ التواریخ مین لکہا ہے کہ اسرائیلیون کی دس قومین جس مقام مین بسائی گئین اونکی تلاش مین جسقدر کوشش کی گئی بیفائدہ اور لاحاصل ثابت ہوئی غالب خیال یہہ ہے کہ وہ ملک افغان

اونھون سے تے اونھین بادشاہ آسور کو یون خبر پہونچی کہ جن کو تو نے وہان بسایا ہے اون کو اوس زمین کے خدا کی پرستش کا طریقہ معلوم نہین چنانچہ اوس نے اون مین شیر چھوڑے ہین وہ اونھین پھاڑتے ہین تب شاہ آسور نے حکم دیا کہ جن کاہنون کو تم پکڑ لائے ہو اون مین سے ایک کو وہان لے جاؤ وہ جا کر اون پاس حاضر رہے اور اوس زمین کے بندگی کا دستور سکھاوے کاہن نے آنکر اونھین سکھایا وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے بتون کو بھی پوجتے تھے اور خدا کا حکم نہین مانتے تھے کہ تم دوسرے معبودون سے نہ ڈرو اور اون کے آگے سجدہ نہ کرو ہوسیع کی سلطنت کے تیسرے سال

حزقیاہ ابن آخذ بادشاہ ہوا جب یہہ پادشاہ ہوا پچیس برس کا تھا اس نے اونتیس برس یروشلم مین پادشاہت کی اور اپنے باپ داؤد کی مانند خداوند کے حضور سب بات مین نیکوکاری کی اونچے مکانون کو ڈھایا اور مورتون کو توڑا اور یسیرتون کو کاٹ ڈالا اور پیتل کا سانپ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷) مین بسائی گئی پادری اگسٹس براڈ ہیڈ دینی اور دنیوی تاریخ کے (۲۷۶) وین صفحہ پر لکھتے ہین کہان دس فرقون کی بابت بڑی بحث ہو رہی ہے کہ انکی اولاد کہان ہے بعضے گمان کرتے ہین کہ امریکہ کے اصلی لوگ جنھین انڈین کہتے ہین اور بعضے سمجھتے ہین کہ افغانی ان دس فرقون مین سے نکلے ہین لیکن اوسکی تحقیق مین کوئی بات ثابت نہین ہوتی اغلب یہ ہے کہ اون مین سے بہترے یہودیون کے ساتھ قیدی ملک یہودیہ مین پلٹ کر اون سے ملا دئے گئے سید جمیل الدین صاحب ہجر نے اپنے اخبار ہیرٹ مین لکھا ہے کہ انگریزی اخبار نگلیہ دبحوالہ اخبار المومنین جنیکل ریویونامی انگریزون کی تحقیقات اور ایک جماعت یورپ کے اتفاق سے بضمن خبر افغانستان اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ افغان یہودیون کی اولاد مین سے ہین جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحقیقات افغانستان کی نسبت ہے اس مین کچھ شک نہین کہ دونون اخبار نویس اعلیٰ درجہ کے وقائع نگار ہین اور چند صاحبان یورپ شریک تحقیقات بھی کامل محقق روزگار ہین محمد حیات خان صاحب حیات افغانی مین لکھتے ہین کہ انفنسٹین جو صاحب علم انگریزی اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ تجلیہ بالا سلر

بنایا تہا اوسے توڑکر چکنا چور کیا کیونکہ بنی اسرائیل اوس زمانہ تک اوسکے آگے خوشبوئیان جلاتے تہے اور اوس نے خداوند پر ایسا بہروسا کیا کہ اوسکے بعد یہوداکے سب بادشاہون مین ویسا ایک بہی نہین ہوا اور نہ اوس سے آگے کوئی ہوا تہا وہ خداوند سے لپٹا رہا اور اوسکے فرمانبرداری سے جدا نہ ہوا اون حکمون کو جو خداوند نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دئے تہے حفظ کیا اور خداوند اوسکے ساتہہ تہا وہ جدہر کو گیا کامیاب رہا اور شاہ اسور سے باغی ہوگیا اوسکی خدمت نہ کی اوس نے فلسطیون کو غزہ تک اور اونکی سرحدون کی انتہا تک مارا حزقیاہ کی سلطنت کے چودہوین برس آسور کا بادشاہ سنحریب یہوداکی مضبوط شہرون پر چڑہا اور اونہین لے لیا پہر آسور کے بادشاہ نے یروسلم کی طرف فوج بہیجی اس فوج کے سردار نے حزقیا کو بہت دہمکایا اوس نے حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہلا بہیجا کہ دعا مانگئے اور حزقیا نے خود اللہ کے گہر مین جاکر دعا مانگی تب اللہ کے فرشتے نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸) اوسکے فرزند سلمناصر نے جو ملک آسور کے بادشاہ تہے اونہون نے اسرائیلیون پر تباہی ڈالی اور تہوڑے عرصہ کے بعد بخت نصر اسرائیلیون کو گرفتار کرکے بابل مین لے گیا اور بارہ قومون مین سے دس قومین مشرق مین رہین اور دو قومین یہودا اور بنیامین واپس ہوگئین تو ہوسکتا ہے کہ افغانون کا جد اعلیٰ قیس عبدالرشید اون باقی ماندہ اسرائیلیون مین سے ہو محمد حیات خان صاحب نے یہ کتاب بڑی تحقیق سے لکہی ہے قیس عبدالرشید تک پٹہانون کی ساری قومین کے سلسلے پہونچائے ہین اور لکہا ہے کہ افغانی روایتین سب متفق ہین کہ قیس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین مسلمان ہوے اور ایک روایت غور کی تاریخ سے ایسی ملتی ہے کہ حضرت علی کے وقت مین کوفہ مین جب شنسب جو ملک غور کا رئیس تہا ایمان لایا تو اوسوقت قیس بہی مسلمان ہوے اس کتاب کا لکہنے والا کہتا ہے کہ یہان عبرانی مین لفظ حلج ہے جس مین دو توحی ہین مگر ترجمہ مین پادریون نے پہلی حی پر نقطہ دیا ہے اور بعضون نے اخیر مین جیم کا نقطہ دیا ہے معلوم ہوا کہ عبرانی مین (ح) تہی اب (خ) اور جیم سے خلج ہوگیا اور خابور مین بہی خ ہے اور حیات افغانی مین قوم خلج کا ذکر ہے اور تاریخ فرشتہ سے نقل کیا ہے کہ جب اس قوم نے یعنی افغانون نے سن ایک سو تینتالیس ہجری مین پشاور کے

آسور کے بادشاہ کی فوج مین جاکر ایک لاکہہ پچاسی ہزار آدمی قتل کئے اور بادشاہ چلا گیا اسکے بعد حزقیا مرض الموت مین مبتلا ہوا اور اوس نے خدا سے دعا کی تب خدا تعالی نے اوس سے باتین کین اور ایک نشان عطا فرمایا لیکن حزقیا نے اوس احسان کے مطابق شکر نہ کیا بلکہ اوسکے دل مین گھمنڈ سمایا جسکے وجہ سے اوس پر اور یہودا پر غضب ہوا تب حزقیاہ اپنے غرور سے شرمندہ ہوا بالآخر حزقیاہ نے انتقال کیا۔

منسی اوسکا بیٹا اوسکا جانشین ہوا تخت نشینی کے وقت اسکی عمر (۱۲) سال کی تھی (۵۵) سال اوس نے یروسلم مین بادشاہت کی لیکن اوس نے اپنے والد کے طریق کے خلاف طریقہ اختیار کیا اور جو بتخانے اوس کے والد نے ڈہائے تھے اونہین تعمیر کیا اور بعلیم کے لئے مذبح بنائے اور یسیرتین لگائین اور سارے آسمانی لشکر کی پرستش کی اور ساعتون کو مانا اور جادوگری

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹) نواح مین حملہ کر کے قبضہ کر لیا تو لاہور کے راجہ نے فوج بہیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہین لوگ کابل اور غور اور خلیج کے جو مسلمان تہے ایک دین ہونے کے باعث سے افغانون کی مدد کو آئے اور منشی عبدالکریم صاحب نے جو کتاب گلشن ہند ہندوستان کی تاریخ مین لکھی ہے اوس مین لکھا ہے کہ غزنوی تاریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود کے بہت امیر قوم خلیج سے تھے اور سلطان محمود کے بیٹے سلطان محمد کے حال مین لکہا ہے کہ اوسنے اپنے بہائی سلطان مسعود سے لڑائی کی اور اوس کے امیر اوس سے پہر گئے اور اوسکو پکڑ کر قلعہ خلیج مین قید کیا اور اوسکے بہائی سلطان مسعود کی پیشوائی کے لئے ہرات کی طرف دوڑے اس سے معلوم ہوا کہ خلیج کسی شہر کا نام ہے جہان یہ قوم رہتی تہی اور شہر ہرات کے پاس ہے اور حیات افغانی مین افغانستان کے پچہم کی طرف کے حصہ کے چار شہر بہت بڑے لکھے ہین کابل غزنین قندہار ہرات جس سے ثابت ہے کہ افغانستان مین قریب ہراۃ کے مقام خلیج مین اوس بادشاہ نے اسرائیلیون کو بسایا تہا اور خلیج کے ساتہہ لفظ **خابور** لکہا ہے پس کیا تعجب ہے کہ خابور کا لفظ بدلتے بدلتے کابل ہو گیا ہو پس پٹہانون کا بنی اسرائیل مین سے ہونا قرین قیاس ہے حیات افغانی مین درج ہے کہ کتاب مخزن افغانی

اور ٹونا کیا اور خداوند کو غصہ دلانے کے لیے بہت بدکاریاں کین اور اوس نے ایک کہودا ہوا
بت جو اوس نے بنوایا تہا خدا کے گہر مین نصب کیا خداوند نے منسی سے اور بنی یہودا سے
باتین کین وہ شنوانہ ہوے اس وجہ سے خداوند اون پر شاہ آسور کے سپہ سالارون کو لے آیا
وہ منسی کو بیڑیان ڈال کر بابل کو لے گئے جب اوسے سخت تکلیف ہوئی تب اوس نے توبہ کی
اور دعا مانگی جو خداوند نے مقبول فرمائی اور اوسے پہر یروسلم مین لے آیا تب منسی خداوند کا قائل
ہوا اور اجنبی معبودون کو اور اوس بت کو جو خداوند کے گہر مین تہا اور سب مذبحون کو دفع کیا اور
یہودا کو فرمایا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کی بندگی کرین اسکے بعد اوس نے انتقال کیا اور اوس کا
فرزند

آمون ۲۲ سال کی عمر مین بادشاہ ہوا اور اوس نے دو برس یروسلم مین بادشاہت کی اور
اون سب کہودی ہوئی مورتون کے آگے جو اوس کے باپ منسی نے بنوائی تہین قربانیان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۰) جو ۱۰۲۱ ہجری مین جہانگیر بادشاہ کے وقت مین خان جہان قوم لودہی نے نعمت اللہ
ہروی کی مدد سے لکہی ہے اوس مین قیس عبدالرشید کا نسب نامہ طالوت بادشاہ تک پہونچایا ہے اور طالوت
کے بیٹے کا نام ارمیا اور پوتے کا نام افغان لکہا ہے اور لکہا ہے کہ ارمیا کے دوسرے بہائی ارخیا
تہے اور ارخیا کے بیٹے کا نام آصف تہا اور طالوت کا نسب نامہ یہودا تک لکہا ہے محمد حیات خان لکہتے
ہین کہ طالوت حضرت یہودا کی نسل مین نہین ہے بلکہ حضرت بنیامین کی نسل مین ہے اور طالوت کے بیٹون
کے نام جو حضرت شموئیل علیہ السلام کی کتاب مین ہین اون مین ارمیا اور ارخیا کوئی نہین ہے ہم کہتے ہین
کہ حضرت ارمیا پیغمبر کے رفیق ارخیا تہے کیا تعجب ہے کہ یہ نسب نامہ ارمیا تک پہونچا ہو
اور اوپر کے نام طالوت تک لوگون کو معلوم نہ ہوے ہون اونہون نے طالوت کا نام
لکہہ دیا ہو اور طالوت کو غلطی سے حضرت یہودا کی نسل مین قرار دیا ہو۔

گزرانین اور اونکی بندگی کی اور اوس نے خداوند کے آگے عاجزی نہین کی جس طرح اوس کے باپ نے
عاجزی کی تہی بلکہ آمون نے گناہ پر گناہ کیے اور بالاخر اوسکے خدام نے اُسے گہر مین قتل کرڈالا اوسکے بعد
یوسیاہ بن آمون آٹھ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور اوس نے وہ کام کیے جو خداوند
کے آگے بہلے تہے اور اپنے باپ داؤد کے طریق پر چلا آٹھ برس کی عمر مین وہ طالب
خدا تہا اور بارہوین برس سے بتخانون اور بتون کو اوس نے دور کرنا شروع کر دیا اور تمام تعلیم کے
مذبحون کو ڈہا دیا اور مورتون کو نابود کیا اور ہر قسم کے بتون کو توڑ ڈالا اور بت پرستون کی قبرون پر اونکی
مٹی چہڑکی گئی اور بتون کے کاہنون کی ہڈیان مذبحون پر جلائی گئین اور تمامی ممالک اسرائیل سے
بت نابود کئے گئے اور جلوس کے اٹھارہوین برس اوس نے ہیکل کی مرمت کرائی اوسوقت
مین ہیکل سے توریت کی کتاب ملی بادشاہ نے اوسے پڑہوا کر سنا جس کے بعد آپ نے
کپڑے پہاڑے اور بہت رنجیدہ ہوا کہ عمل احکام الٰہی پر نہ تہا اور خلدہ نبیہ کے پاس بعض
اشخاص کو بہیجا تاکہ اون سے دریافت کرین اونہون نے فرمایا کہ خداوند فرماتا ہے کہ ساری آفت
جو مین اس مقام پر اور اوسکے باشندون پر لاؤن گا تیری آنکہین نہ دیکہین گی اسکے بعد بادشاہ
نے خداوند کے گہر مین سب بنی اسرائیل کو جمع کیا اور عہد کی ساری باتین اوس کتاب کی اونہین
پڑہ سنائین اور اوس نے خود معہ حاضرین کے عہد کی تعمیل کا عہد کیا اور یروسلم کے باشندون
نے عہد کے مطابق عمل کیا بادشاہ نے بنی اسرائیل کی ساری سرزمینون سے ساری
مکروہات کو دفع کیا اور سب کو عبادت مین حاضر کیا تاکہ خداوند کی بندگی کرین اور بادشاہ نے
یروسلم مین خداوند کے لئے عید فسخ کئے جسکے بعد شاہ مصر فرعون نکوہ لڑنے کو اسور کے
بادشاہ پر چڑہا جو مقام فرات کے کنارہ پر ہے تب یوشیاہ اوسکا مقابلہ کرنے کو نکلا۔
ہر چند نکوہ نے سمجہایا مگر اس نے نہ مانا بلکہ مجدو کی وادی مین لڑنے کو گیا اور تیرون سے
زخمی ہوکر یروسلم روانہ ہوا اس طور پر اوس نے انتقال کیا جسکے بعد ملک کے لوگون نے

اوسکے فرزند

(یہوآخز) کو پادشاہ کیا جس نے یروسلم مین تین مہینے بادشاہت کی اوس نے بہی اللہ تعالی کے سامنے بدکاریان کین اور فرعون نکوہ نے اوسکے بیڑیان ڈالین اور یوسیاہ کے دوسرے فرزند (الیاقیم) کو پادشاہ کیا اور اوسکا نام یہویقیم رکہا اور یہوآخز کو لے گیا وہ مصر مین پہونچکر مرگیا یہویقیم نے یروسلم مین گیارہ برس سلطنت کی اوس نے بہی اللہ کے حضور مین بدکاریان کین اوسی کے وقت مین بابل کا بادشاہ بخت نصر حملہ آور ہوا پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت مین لکہا ہے کہ بابل فرات کے کنارے پر اور نینوی دجلہ کے قریب کنارے پر تہا دونون سلطنتین کبہی ملی رہین کبہی جدا ہوگئین حضرت عیسی ؑ سے چہہ سو تیس برس قبل نبوپول عصر بابل کا پادشاہ ہوا اور آسور کے پادشاہ سارون پالوس کو شکست دی اور دونون سلطنتون کو ملاکر ایک سلطنت قرار دیا اوسکے جانشین بخت نصر نے اوس ملک کی سرحدین چارون طرف بڑہا کے حضرت عیسی ؑ سے چہہ سو برس قبل یروسلم پر قبضہ کرلیا اوسوقت دانی ایل نبی وغیرہ قیدیون کو شہر بابل مین لیگیا پہر صفحہ ۵۰ مین لکہا ہے کہ گو دانیال نبی وغیرہ اشراف جوانون کو قید کرکے لے گیا مگر یہویقیم کو بادشاہت سے معزول نہین کیا تین برس بعد یہویقیم بابل کے بادشاہ سے باغی ہوگیا تب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور اوسکے پاؤن مین بیڑیان ڈالکر بابل مین لے گیا اور وہ وہان مرگیا اور بیت المقدس کے بہت برتن بہی بابل کو لے گیا اور اونکو اپنے بتخانے مین رکہا کتاب سلاطین مین مندرج ہے کہ یہویقیم کے بعد اوسکا بیٹا

(یہویکین پادشاہ) ہوا جسکے بعد مصر کا بادشاہ پہر اپنے ملک سے باہر نہین نکلا اس لئے کہ بابل کے بادشاہ نے وادی مصر سے نے کر نہر فرات تک مصر کی بادشاہ کی ساری ملک پر قبضہ کرلیا تہا اور یہویکین نے یروسلم مین تین مہینے بادشاہت کی اور اللہ تعالی کے سامنے بدکاریان کین اوسوقت بابل کے بادشاہ بخت نصر کے خادم یروسلم پر چڑہے اور شہر کو گہیر لیا

اور بخت نصر نے شہر پر لشکر کشی کی اور اوسکے خادموں نے اوسکو گھیر لیا سو یکین اپنی ماں اور اپنی
غلاموں اور منصب داروں کو لے کر بخت نصر پاس گیا اور بابل کے بادشاہ نے اپنی سلطنت
کے آٹھوین برس اوسکو پکڑ لیا اور اللہ کے گھر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو بادشاہ کے محل مین تھا نکال کے
لے گیا اور وہ سارے سنہرے ظروف جو حضرت سلیمان نے اللہ کے گھر کے لئے بنائے تھے
لوٹ لے گیا اور سارے یروشلم اور سب امیرون اور جنگی بہادرون کو جو دس ہزار آدمی تھے اور سارے
پیشہ والون کو اور لہارون کو قید کر کے لے گیا اور وہان کنگالون کے سوا اور کوئی باقی نہین رہا
اور یہویکین اور اوسکی ماں اور اوسکی جورودن کو بھی بابل مین لے گیا آفتاب صداقت مین درج ہے کہ
ان قیدیون مین حزقی ایل نبی بھی تھے اور بابل کے بادشاہ نے یہویکین کے چچا متنیاہ کو اوسکے
جگہہ تاج بخشا اور اوسکا نام

(**صدقیاہ**) رکہا صدقیاہ نے گیارہ برس یروشلم مین سلطنت کی اوس نے بھی اللہ کے
آگے بدکاریان کین تاریخ کی دوسری کتاب مین لکہا ہے کہ وہ اللہ کے آگے بدکاریان کرتا تہا اوس نے
حضرت یرمیاہ ع کے سامنے جنہون نے اللہ کے منہہ کی باتین اوس سے کہی تہین عاجزی
نہ کی اور بخت نصر سے باغی ہوا اور ایسا گردن کش اور سخت دل تہا کہ اللہ تعالی کی طرف رجوع نہین
ہوا اور کاہنون کے سب سردارون اور دیگر اشخاص نے ساری نفرتی کامون کی طرف مایل ہو کر
بہت سی بدکاریان کین اللہ نے اپنے رسولون کی معرفت اون کے پاس پیغام بہیجا لیکن اونہون نے
اللہ کے پیغام پہونچانیوالون کو ٹھٹھے مین اوڑایا اور اوسکی باتون کو ناچیز جانا اور نبیون سے بدسلوکی
کی یہانتک کہ اللہ تعالی کا غضب اون لوگون پر ایسا بہڑکا کہ کچھہ چارہ نہ رہا پس صدقیاہ کی سلطنت
کے نوین برس بخت نصر نے یروشلم پر چڑہائی کی۔

بیت المقدس کی پہلی تباہی

یریحو کے میدان مین صدقیاہ گرفتار ہوا اور اوسکی بیٹے اوسکے سامنے
قتل کی گئی اوسکی آنکھین نکالی گئین اور بیڑیان ڈال کر بابل لے گئے بنوزر ازان جو بخت نصر کے جلودارونکا

سردار تہا یروشلم مین آیا اور اوس نے خداوند کے گہر کو جلا دیا اور نیز بادشاہ کا قصر اور یروشلم کے سارے گہر جلا دئے اور اوسکے لشکر نے یروشلم کی فصیل ڈہا دی اور باستثنا کنگالون کے یروشلم کے سب باشندونکو پکڑکے بابل لے گیا۔ اور بیت المقدس کو معدوم کرکے جو کچہہ سامان تہا سب لے گیا۔

بابل کا فتح ہونا اور کیخسرو کا بنی اسرائیل کو رہا کرنا اور بیت المقدس کی تعمیر۔

(۱۵) پادری میتہر صاحب نے مفتاح الکتاب مین بابل کے تفصیلی حالات لکہے ہین جن مین یہہ بہی درج ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد نے یہہ شہر طوفان کے تہوڑے عرصہ کے بعد بنایا اور اون کے پرپوتے نمرود نے اوسکو ترقی دی پہر بہت سی بادشاہون نے اوسکو مستحکم کیا اور اوسکی رونق بڑہائی غرض بخت نصر بادشاہ کے وقت مین اوسکی بڑی رونق تہی وہ دنیا کی عجایبات مین شمار کیا گیا ہے دریاے فرات اس شہر کے درمیان بہتا تہا شہر دریا کے دونون کنارے اوترا ور دکہن پر واقع تہا ان دو حصون کے گرد شہر پناہ کی ایک بڑی دیوار تہی اور اوسکے اندر مربع احاطہ تیس کوس کا تہا جسکی دیوارین ستایس فٹ چوڑی تہین جنکے اوپر چہہ رتہون کی قطار چل سکتی تہی اور بلندی مین یہہ دیوارین سو فٹ تہین شہر مین داخل ہونے کے لئے ٹہوس پیتل کے ایک سو بڑے پہاٹک تہے جن سے پچاس شڑکین یعنی چارون طرف سے پچیس پچیس اور ساڑہے سات کوس کی لمبی تمام احاطہ کے وار پار پہاٹک سے پہاٹک تک آمنے سامنے چوک بندی کے ساتہہ چلی گیئن تہین تمام شہر چہہ سو پچاس چوک پر منقسم تہا ایک عجیب پل دریا پر بنا ہوا تہا اور چڑہاؤ کی طرف دو جہیلین کہودی گئی تہین جنمین باڑہ کے وقت پانی دریاے دجلہ مین پہونچایا جاتا تہا

بابل پر کیخسرو کی چڑہائی

پادری مرلیک کشفۃ الآثار مین لکہتے ہین کہ فارس اور مداین یعنی آذربائجان کے بادشاہون نے بابل کے لینے پر ایکا کیا اور دونون نے اپنے لشکرون کا سردار خسرو کو کیا خسرو دونون کا رشتہ دار تہا آخر اونکا جانشین ہوا اور کیخسرو نے بیس برس پچہم کی طرف کے

ایرانی قوموں کو اپنا تابعدار کر کے بابل کی لڑائی پر طیار کیا سواروں کی فوجیں تیروں اور نیزوں کے ساتھ بابل پر پہونچیں اور شہر کو گھیر لیا بابل میں سے کوئی بھاگنے نہیں پایا بابل کے لوگ عورتوں کیطرح نامرد ہو گئے دہشت اونپر چھا گئی شہر سے باہر نکل کر اونکو لڑنے کی جرأت نہ پڑی اونہوں نے سب دروازے بند کر لئے جیسا کہ کتاب یرمیاہ علیہ السلام کے اکانویں باب کی تیسویں آیت میں ارشاد ہے کہ بابل کے بہادر لڑائی سے محروم ہیں قلعوں میں بیٹھے اون کا زور گھٹ گیا وہ عورتوں کی مانند ہو گئے خسرو کا لشکر دو برس تک بابل کو گھیرے رہا آخر کو جو خندق شہر کے گرد کھودی تھی اوس میں فرات کا پانی جاری کیا اور پادری میتھر نے مفتاح الکتاب میں لکھا ہے کہ دریائے فرات کو ایک نہر میں پھیر دیا جو اپنے سپاہیوں سے کھدوائی تھی اس باعث سے دریا کی تہ سوکھ گئی اور اُس راہ سے سپاہی پل تک گئے۔

فتح بابل | پادری مریک صاحب لکھتے ہیں کہ جس رات میں شہر پر حملہ کیا وہ رات بابل کے بت پرستوں کے تیوہار کی تھی فرات کے کنارے کے دروازے غفلت سے کھلے رہ گئے فوجیں شہر میں گھس پڑیں سب لوگ مست پڑے ہوئے تھے بہتوں کو قتل کیا بہتوں کو بھگا دیا اور محل کے دروازوں میں گھس گئے محل میں غل ہوا بابل کے بادشاہ نے کہا دریافت کرو کیا جھگڑا ہے محل کے لوگوں نے دروازے کھولے ایران کا لشکر گھس پڑا اور بادشاہ کو اور امیروں کو قتل کیا خسرو نے حکم دیا کہ جو لوگ گھروں میں ہیں وہ گھروں میں رہیں اور جس کو باہر پاؤ قتل کرو خسرو نے سب بادشاہی خزانوں پر قبضہ کر لیا یہ خسرو نے ہند سے مصر تک بہت سی قوموں کو اپنا تابعدار کیا اور اسرائیلیوں کو قید سے چھوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کے بنانے کا حکم دیا یہ بابل کی پہلی فتح تھی۔

خسرو فاتح بابل کو اس سے متعلق پیشین گوئیاں دکھانا اور بنی اسرائیل کی قید سے رہائی اور تعمیر بیت المقدس کا حکم | آفتاب صداقت میں درج ہے کہ خسرو کی فتحیابی کے پہلے سال میں دانیال علیہ السلام نے یا اور کسی نے اوسکو حضرت اشعیا علیہ السلام کی پیشین گوئیاں دکھائیں جنہیں دیکھ کر خسرو نے اوسی وقت

فرمان جاری کیا حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب مین لکھا ہے کہ فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے پہلے برس مین اس لیئے کہ اللہ کا کلام جو ارمیاہ علیہ السلام کے منہ سے نکلا تہا پورا ہووے اللہ نے فارس کے بادشاہ خورس کا دل ابہارا کہ اوس نے اپنے تمام ملک مین منادی فرمائی اور اشتہار نامہ بہی لکہہ بہیجا اور کہا شاہ فارس خورس یون فرماتا ہی کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی ساری ملک مجہکو بخشی اور مجہے حکم دیا کہ یروسلم مین جو یہودا مین ہے اسکے لیئے ایک گہر بناؤن پس اوسکی ساری قوم مین سے جو کوئی تمہارے درمیان ہو اوسکا خدا اوسکے ساتہ ہو اور وہ یروسلم کو جو یہودا مین ہے چڑہ جاوے اور خداوند اسرائل کے خدا کا گہر بناوے کہ وہی خدا ہے جو یروشلم مین ہے اور ہر ایک جو باقی رہا ہو اُن سب مقامون مین سے جہان کہین وہ پردیسی ہوا ہو اُسی مقام کے لوگ سونے چاندی سے اور مال اور جانورون سے اوسکی مدد کرین اور اوسکے سواے خدا کے گہر کے لیئے جو یروسلم مین ہے اپنے جی کی خواہش سے تحفے گذرانین تب یہودا اور بنیامین کے آبائی رئیس اور امام اور لاوی اُن سب کے ساتہ جن کے دلون کو خدا نے ابہارا اُٹہے کہ جاکر یروشلم مین خدا کا گہر بناوین اور اُن سب نے جو اونکے پڑوس مین تہے چاندی کے برتن اور سونے اور اسباب اور جانور اور قیمتی چیزون سے اونکی دستگیری کی اسکے سوا اپنی خوشی سے تحفے دیئے۔

خسرو کا بیت المقدس کا اسباب اور قیدیون کا شیش بضر کو دینا

اور خداوند کے گہر کے اُن برتنون کو جنہین بخت نصر یروسلم سے نکال لایا تہا اور اپنے دیوتون کے گہر مین رکہا تہا اونکو خورس نکال لایا اور یہوداہ کے امیر شیش بضر کو گن دیا اور اونکی گنتی یہہ ہے سونے کی تیس تہالیان اور چاندی کی ہزار تہالیان اور انتیس چہریان اور سونیکے تیس پیالے اور روپے کے چار سو دس پیالے اور دوسری قسم کے ہزار باسن سونے روپے کے برتن سب ملکر پانچ ہزار چار سو تہے شیش بضر یہہ سب برتن اُن قیدیون سمیت لے گیا جن کو بابل سے یروسلم مین چڑہا لایا اور یہودی لوگ جن کو بخت نصر

بابل مین لے گیا تہا اور وہ پہر یروشلم اور یہودا مین آئے سب مل کر بیالیس ہزار تین سو ساٹھہ تہے سوا اونکے غلامون اور لونڈیون کے جو سات ہزار تین سو سینتیس تہے اون مین دو سو گانیوالے اور گانیوالیان تہین۔

بیت المقدس کی بنیاد کا دوبارہ ڈالا جانا۔

پہر یروشلم مین پہونچنے کے بعد دوسرے برس کے دوسرے مہینے مین جب مسجد کی نیو ڈالتے تہے اونہون نے اامون اور لاویون کو مقرر کیا کہ داود علیہ السلام کے موافق اللہ کی تعریف کرین اور وہ باری باری سے گاتے بجاتے تہے جب اونہون نے اللہ کی تعریف کی سب لوگون نے ملکر نعرہ مارا اس لئے کہ اللہ کے گہر کی نیو پڑی تہی لیکن بہت لوگ جو بوڑہے تہے جنہون نے پہلے گہر کو دیکہا تہا وہ بڑی آواز سے چلاکر رونے لگے لیکن بہتیرے خوشی سے للکارے جب یہودا اور بنیامین کے دشمنون نے سُنا کہ وہ اللہ کی مسجد بناتے ہین تب وہ آئے اور بولے کہ ہمکو بہی اپنے ساتہہ بنانے دو کیونکہ ہم بہی تمہارے مانند تمہارے خدا کے طالب ہین اور ہم آسور کے بادشاہ اسرحدون کے وقت سے جس نے ہمین یہان لبایا ہے اوسکے لئے قربانی گذرانتے ہین لیکن زروبابل اور یشوع اور باقی رئیسون نے کہا کہ تمہارا یہ کام نہین ہے کہ ہمارے ساتہہ ہمارے خدا کے لئے ایک گہر بناو بلکہ ہم آپ ہی اللہ کے لئے گہر بناوینگے جیسا خورس بادشاہ نے حکم دیا تہا۔

بیت المقدس کی تعمیر مین التوا

تب ملک کے لوگون نے یہوداہ کے لوگون کے ہاتہون کو ڈہیلا کردیا اور بنانے مین اونہین گہبرادیا اور اونکے برخلاف مین وکیلون کو نوکر رکہا کہ اون کا منصوبہ فارس کے بادشاہ خورس کے جیتے جی اور دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس تک نہ بن پڑا پہر حجی نبی علیہ السلام اور ذکریا ابن عیدو نبی علیہ السلام یہوداہ اور یروشلم مین اسرائیل کے خدا کے نام سے نبوت کرتے تہے تب زروبابل اور یشوع اوٹہے اور اللہ کا گہر بنانے لگے اور خدا کے وہ نبی اُن کے ساتہہ ہوکر اون کی مدد کرتے تہے تب لوگون نے

دارا کو لکھا کہ یہودی کہتے ہین کہ خورس بادشاہ نے اس گہر کو بنانے کا حکم دیا تہا۔

دارا کا بیت المقدس کی تیاری کا حکم اور تیاری بیت المقدس

دارا نے اپنے دفترخانے مین تلاش کیا تو اوس کو ایک دفتر ملا اوسمین لکہا تہا کہ خورس بادشاہ کی سلطنت کے پہلے برس مین خورس بادشاہ نے حکم دیا کہ یروسلم مین جو خدا کا گہر ہے وہ گہر اور وہ مکان جہان قربانیان چڑہائی جاتی ہین بنایا جاوے تب دارا نے حکم دیا کہ اللہ کا گہر بنے دو یہودیون کے بزرگ لوگ خدا کے گہر کو اوسکی جگہہ پر بناوین اور میرا حکم یہہ ہے کہ بادشاہ کے خزانے سے دریا پار کے محصول مین سے اون لوگون کو خرچ دیا جاوے کہ اون کا ہرج نہو اور جو کچہہ اونہین درکار ہو بچہڑے اور مینڈہے اور حلوان آسمان کے خدا کے سوختنی قربانیون کے لئے اور گیہون اور نمک اور تیل سب یروسلم کے اماموں کے مطابق بے عذر اور بلا ناغہ روز بروز ان کو دئے جاوین تاکہ وہ خوشبودار قربانیان آسمان کے خدا کے حضور مین گذرانین بادشاہ اور بادشاہزادونکی عمر کی درازی کے لئے دعا مانگین اور جو شخص اس فرمان کو ٹال دے وہ پہانسی دیا جاوے تب یہودیون کے بزرگ کام بنانے لگے اور اللہ کا گہر دارا بادشاہ کی سلطنت کے چہٹے برس تیار ہوا۔

قید بابل کی رہائی سے ولادت مسیح علیہ السلام تک کے حالات

(۱۶) پادری شیرنگ صاحب نے آفتاب صداقت مین جو حالات لکہے ہین اُن سب کا خلاصہ یہہ ہے کہ خسرو بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانسو چہتیس برس پہلے یہودیون کو قید بابل سے چہوڑا دیا اُسوقت سے یہودی لوگ حضرت سکندر یونانی کے وقت تک فارس کے بادشاہون کے تابع رہے۔

حضرت سکندر کا فارس فتح کرنا

حضرت سکندر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چونتیس برس پہلے فارس پر حملہ کر کے دارا بادشاہ کو تین دفعہ کی فوج کشی مین شکست دے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو اکتیس برس پہلے فارسی سلطنت کا تخت لے لیا

پادری بیتھر صاحب نے مفتاح الکتاب مین لکھا ہے کہ حضرت سکندر نے دارا کی فوج کو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سریا یعنی ملک شام اور فونیکیہ یعنی جہان صور اور صیدا دو شہر تھے اقبضہ مین لائے اور یہودیون نے چونکہ اونکے دشمنون کو رسد پہونچا کر اونکی مدد دینے سے انکار کیا تھا اونہون نے یہودیون پر بھی حملہ کیا۔

حضرت سکندر کا یروسلم پر قبضہ اور بنی اسرائیل کے ساتھ برتاؤ ہونا

آفتاب صداقت مین درج ہے کہ حضرت سکندر نے شہر صور پر قبضہ کر لیا اور یہودیون کو کہلا بھیجا کہ میری اطاعت کرو سردار امام نے کہا کہ ہم فارس کے بادشاہ کے تابعدار ہین ہم اور کسیکی تابعداری نہین کر سکتے حضرت سکندر اپنی فوج لے کر یروسلم پر چڑہ آئے مسجد بیت المقدس کے سب خادم اپنے عہدہ کے لباس[۱] پہنے ہوی اور شہر کے باشندے سفید پوشاک مین اونکی پیشوائی کو گئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کی خبرین جو حضرت سکندر کے حق مین تھین اونکو دکھلائین آپ بہت خوش ہوئے اور مسجد بیت المقدس مین جو عبادت تھی اوس مین شریک ہوئے اور وہان کے لوگون سے محصول نہین لیا اور اونکو حکم دیا کہ اپنی شریعت پر چلین اور بہت سے یہودیون کو اپنی فوج مین بھرتی کیا۔

حضرت سکندر کے حالات

ملا احمد ایرانی رح نے کتاب سیف الامت مین لکھا ہے کہ یوسف ابن کوریان کی کتاب جو قدیم تاریخون مین سے ہے اور حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے زمانے کے قریب لکھی گئی ہے اوس مین لکھا ہے کہ سکندر مرد با خدا تھے اسی طرح کتاب کمال سے اون کا خدا پرست ہونا ثابت ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر نہ تھے اور اس مین کچھ نقصان کی بات نہین ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فقط اپنی قوم بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے اور حضرت سکندر بنی اسرائیل مین سے

[۱] حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین عبادت خانے کے امام کی پوشاک باریک کتان کا کرتا اور عمامہ اور پائجامہ ہوتا تھا اور پٹکا رنگین نہایت عمدہ ہوتا تھا۔

نہین تھے حضرت سکندر حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل مین نہین تھے بلکہ حضرت یعقوب ع
کے بھائی عیص کی نسل مین سے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل کے سوا اور قومون پر
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے قاعدون پر چلنا فرض نہین تھا اوس وقت مین ہر قوم کی
واسطے شریعت جدا تھی حضرت سکندر غالباً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تھے اور بعضون نے
لکھا ہی کہ بعد اسکے وہ خود پیغمبر ہوگئے اب ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت اللہ نے ساری جہان
کے واسطے دی ہے جو اس شریعت کا تابع نہین وہ ہمیشہ دوزخ مین رہے گا۔

سلطنت اسکندری کی تقسیم اور یہودیون پر مصائب اور یروسلم پر طالمی کا قبضہ

آفتاب صداقت مین درج ہے کہ جب حضرت سکندر کی بڑی سلطنت اُن کے انتقال کے بعد اونکے سپہ سالارون پر تقسیم ہوئی مصر کے پادشاہ طالمی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو بیس برس آگے ہفتہ کے دن جب یہودی اپنی شریعت کے لحاظ سے لڑائی پر تیار نہ تھے شہر یروسلم پر چڑھ کر قبضہ کرلیا اور بہت سے یہودیون کو مصر مین لیجاکر شہر اسکندریہ مین بسایا۔

انٹگنس کا یروسلم پر قبضہ اور یہودیون کے مصائب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے کوچک ایشیا کے پادشاہ انٹگنس نے شہر یروسلم اور اوس تمام ملک کو طالمی کے ہاتھ سے چھین لیا اور تین برس تک چارون طرف کی لڑائیون کی کثرت سے یہودیون نے بڑی تکلیف اوٹھائی اور اکثر اون مین سے وطن چھوڑ کر ملک مصر مین جا رہے لیکن جب آس پاس کے شہر لوٹے گئے شہر یروسلم بچ رہا غیر تاریخ لکھنے والون سے ثابت ہے کہ اوس زمانہ مین آس پاس کی قومین یہودیون کا اس باعث سے بہت لحاظ رکھتی تھین کہ وہ اپنی شریعت پر قائم تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو گیارہ برس پہلے جب مخالف پادشاہون صلح ہوئی ملک یہودا انٹگنس کے حصہ مین آیا۔

پادشاہ مصر کا ملک یہودا پر تسلط اور یہودیون کی آسایش اور علم یونانی کا حاصل کرنا اور اوسکے اثرات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو دو برس پہلے مصر کے

پادشاہ نے اسکو لے لیا اوسوقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو پانچ برس پہلے تک ملک یہودا مصر کے پادشاہ کا تابع رہا اس عرصہ مین یہودی لوگ اکثر امن وامان سے رہتے تھے اور سردار امام حاکم کے طور پر بندوبست کرتے تھے اون مین سے بہت سے علما مین یونانی علم کا چرچا ہوا اور اونکے سبب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کے سوا بہت سی روایتین جنہین آخر کو یہودی بہت مانتے تھے اوسی زمانہ سے جاری ہونے لگین انہین دنون مین وہ جماعت جو سنہدرن کہلاتی ہے مقرر ہوئی اوس مین بہتر آدمی سردار امام اور بزرگ اور سافر یعنی شریعت نویس شریک ہوکر دین کے مقدمون کا فیصلہ کرتے تھے۔

بنی اسرائیل کی کتابون کا بحکم پادشاہ مصر یونانی مین ترجمہ ہونا اور نئے دین کے سردار کا انتظار

آفتاب صداقت مین دوسری جگہہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو ستر برس پہلے شہر اسکندریہ مین مصر کے بادشاہ کے حکم کے موافق اونکی کتابین ستر آدمیون کے ہاتہہ سے یونانی زبان مین ترجمہ کرائی گئین اور یہہ ترجمہ آجتک موجود ہے پادری اگستس لکھتے ہین کہ حضرت سکندر کے بعد مصر کے دوسرے پادشاہ طالمی فلاڈلفس کے زمانہ مین توراۃ شریف کا ترجمہ یونانی زبان مین ہوا آفتاب صداقت مین درج ہے کہ نہین معلوم اس ترجمہ کے سبب سے یا کسی اور باعث سے مگر یہہ بات تحقیق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچہہ عرصہ قبل سے ساری قومین اسکی سخت منتظر ہوگئین تہین کہ دین کا ایک نیا اوستاد آنے والا ہے۔

یہود کا مصر کے پادشاہ سے باغی ہوکر سریا کی بادشاہ کی اطاعت کرنا اور اُسکا طریقہ عمل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو انیس برس پہلے سے لے کے دوسو سولہ برس پہلے تک سریا کے بادشاہ انیٹاکس نے مصر کے پادشاہ طالمی چہارم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو تین برس پہلے سے لے کے ایک سو ستانوے برس پہلے تک طالمی پنجم سے لڑائی کی اس سبب سے یہود کو طرح طرح کی تکلیف ہوئی آخر لڑائی مین اونہون نے مصر کے بادشاہ سے باغی ہوکر سریا کے

بادشاہ کی تابعداری اختیار کی پہلے پہل اوس نے اُن کی بہت خبرداری کی اوراونکی مسجد اور دینی رسمون کی نگہبانی کے لئے دو ایک فرمان جاری کئے بلکہ اپنے خزانہ سے اس کام کے انجام دینے کے لئے ایک بڑا سالیانہ مقرر کیا۔

سلوکس اور اینٹاکس کا یہود اکیساتھہ برا طرز عمل

لیکن اوسکے جانشین سلوکس چہارم نے اوسکو موقوف کر کے مسجد کے لوٹنے کا ارادہ کیا پر کسی سبب سے رُک گیا اُسکے جانشین اینٹاکس چہارم نے سردار امام کا عہدہ روپیہ کے واسطے بیچ کر یہودیونکو یہانتک ناراض کیا کہ اونہون نے اوسکے سالار کو مسجد کے خزانہ مین مار ڈالا اسپر بادشاہ نے بائیس ہزار آدمی کی فوج بہیج کر حکم دیا کہ شہر مین جاکر ہر ایک کو قتل کرین۔

اینٹاکس کی بنی اسرائیل پر سختی

پادری اگستس نے اوس کے احوال مین لکھا ہے کہ اون لوگون کے عقیدے مین اوباشی اور نشہ بازی کا دیوتا جس تہا جس روز اسکی ضیافت کی جاتی تہی عشق پیچان کے پتے لے کر اوس کے نشان کے واسطے پہننے کو اور اوسکی پوجا کے تیوہار مین ملنے کو یہودیون پر جبر کیا اور اسپر بہی جبر کیا کہ بتون کو پوجو اور اینٹوکس کی پیدایش کے دن سور کا گوشت کہاؤ جو اونکے نزدیک ناپاک کہانا تہا اور اگر کوئی ان باتون سے انکار کرے تو اوسکی گردن ماری جاوے شہر مین دو عورتین تہین اونہون نے اپنے لڑکون کو اللہ کی بندگی کے لئے خاص کردیا تہا اُن ظالمون نے لڑکون کو اونکی ماؤن کے گلون پر باندہ کر انہین شہر کی سڑکون مین لے گئے اور شہر پناہ تک پہونچکر اونہین اور اون سب کو جو اونکے شریک تہے گرادیا الیعزر ایک بڑے بوڑہے عالم تہے اونہون نے ناپاک چیز کہانے سے انکار کیا لوگ اونہین دہمکانے لگے اونہون نے کسی طرح نہ مانا تب کہا اپنا کہانا لاکر ہمارے ساتہہ کہاؤ تاکہ لوگ سمجہین کہ تم نے حرام کہانا کہا یا سمجہکر لوگ کہا وین اُن بزرگ نے یہ بہی نہ مانا کافرون نے اونکو مار ڈالا ایک عورت تہی جسکے سات بیٹے تہے اونہون نے سور کا گوشت اور بتون کا

کہا نا نہ کہایا وہ گرفتار ہوئی پہلے بڑا بیٹا شکنجے مین کہینچا گیا اسپر بہی اوسنے نہ مانا تب وہ مار ڈالا گیا
اور دوسرا بیٹا بہی قتل کیا گیا مرتے وقت اوس نے کہا کہ تو ظلم سے ہماری جان لیتا ہے لیکن
وہ جسکی شریعت مانکر ہم اپنی جان دیتے ہین دریغ نہین کرتے وہ ہمین ہمیشہ کی زندگی بخشیگا۔
تیسرا جب قتل ہونے لگا تب کہنے لگا کہ یہہ بہتر ہے کہ ہم مارے جاوین اور اسد جو ہمین اوٹہاویگا
اوسپر بہروسا رکہین چوتہے نے کہا تو اس دنیا مین قدرت والا ہے لیکن تو فنا ہونیوالا ہے
یہہ نہ سمجہنا کہ اسد نے ہماری قوم کو چہوڑ دیا اُس مان کا حال یہہ ہوا کہ اپنے ساتون بیٹون کو ایک دن مین
قتل ہوتے دیکہہ کر اسد پر بہروسا رکہہ کر مطمئن رہی جب اوسکا بیٹا چہوٹا شکنجے مین کہینچا جاتا تہا
قتل کرنیوالون نے اُس سے وعدہ کیا کہ اگر اپنے دین کو چہوڑ دیگا تو بڑا انعام پاوے گا
اوسکی مان نے کہا کہ بیٹے اس ظالم سے خوف نہ کر اور اطمینان کے ساتہہ اپنے بہائیون کی طرح
مرنا قبول کر کہ مین اون کے ساتہہ تجہے بہی ہمیشہ کی نیک بختی مین پاؤن آخر کو وہ مان بہی قتل کی گئی
اسی طرح بہتیرون نے تکلیف اور مصیبت اوٹہائی لیکن اسد نے اپنے لوگو نہ چہوڑا۔

انٹیوکس کے ظلم سے بچانے کیلئے یہودا کا ظہور اور یہودا کی کامیابی

اُن کے لئے ایک چہوڑانیوالا یعنی یہودا ظاہر کیا سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تفسیر ڈائیلی کی دوسری جلد کے
صفحہ ۹۷ و صفحہ ۱۰۱ سے نقل کیا ہے کہ ایک بوڑہا کاہن جسکا نام متانیاس تہا اپنے پانچ بیٹون سمیت
اس ظلم کے باعث سے یروسلم کو چہوڑ کر شہر مودن کو گیا انٹیوکس کے ایک عہدہ دار نے جسکا
نام اپلیس تہا اوسکا تعاقب کیا تہا کہ پادشاہ کے حکم کی زبردستی تعمیل کروادے اپلیس نے
متانیاس سے بڑی عزت کا وعدہ کیا اور بت پرستی پر راضی کرنا چاہا اور اوس نے اُس وعدے
کو رد کیا اور جو یہودی بت پوجنے کو چلنے لگا اوسکو قتل کیا پہر اوسنے اپنے بیٹون کے ساتہہ
بادشاہ کے اُس کارندے پر حملہ کر کے اوسے اور اوسکے سب ہمراہیون کو قتل کیا اور بتون اور
قربان گاہون کو توڑ کر پہاڑون کی طرف چلا گیا جب بہت یہودی جو اپنے دین پر قائم تہی

اُسکے ساتھ ہوے تب یہودیہ مین سے جاکر سب شہرون مین سے بتون کی قربان گاہون کو ڈہایا اور بتون کے نگہبانون کو اور دین سے پھر ہوے یہودیون کو قتل کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سڑسٹھ برس پہلے سچے خدا کی عبادت پھر جاری کی اسکے دوسرے سال متاتیاس مرگئے اور اون کا بیٹا یہودا جس کا خطاب مکابیوس تہا اون کا جانشین ہوا اور بہت لوگ جو اللہ کی شریعت پر سرگرم تھے اوسکی فوج مین شامل ہوے وہ انٹیوکس کے کئی بڑے لشکرون کو شکست دے کر شہر یروسلم پر قابض ہوا اور مسجد کو پاک کرکے اللہ کی عبادت کو سنے سرے سے جاری کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چونسٹھ برس پہلے اینٹوکس مرگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اکسٹھ برس پہلے یہودا لڑائی مین قتل ہوا پادری اگستس لکھتے ہین کہ جب یہودا نے اپنے رفیقون کو بہاگتے دیکھا تب دل شکستہ ہوا اکثرون نے اُسکو بہاگنے کی صلاح دی لیکن اس نے کہا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا کہ مین اپنی پیٹھ دشمنون کو دکھاؤن آخر وہ لڑائی مین مارا گیا۔

یہودا کی شہادت کے بعد یونتان برادر یہودا امام بھی ہوا اور حاکم بھی لیکن قریباً قتل کیا گیا۔

پادری پٹہر صاحب کی مفتاح الکتاب کے صفحہ ایک سو چہتیس اور ایک سو سینتیس مین درج ہے کہ چونکہ سردار امام جسکا نام اونیاس تہا مصر مین چلا گیا تہا یونتان نے جو یہوداہ کا بہائی تہا یروسلم مین حکومت اور امامت پائی اور رومیون کے ساتھ قول و اقرار کیا جب تروفون جو سریا یعنی شام کے تخت پر زبردستی سے بیٹھا تہا اوس کی دغابازی سے یونتان قتل ہوا۔

یونتان کا شمعون قایم مقام ہوا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چوالیس برس پہلے شمعون اُسکا جانشین ہوا اوس نے یروسلم کا بندوبست کرکے یہودیون کو غیر قومونکی حکومت سے آزاد کیا پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو پینتیس برس پہلے اُسکے

داماد نے اوسکو قتل کیا

شمعون کے بعد ہرکانس جانشین ہوا

اوسکے بعد اوسکا بیٹا ہیرکانس حاکم اور سردار امام ہوا اور ادومیون کو زبردستی یہودیون کے دین مین لایا اور رومیون کے ساتھہ نئے سرے سے قول و قرار باندھا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس کو حکومت اور امامت مین جانشین کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سات برس پہلے مرگیا۔

ارسطوبولس جانشین ہیرکانس نے بنی اسرائیل مین سلطنت قایم کی

اوس نے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پھر بادشاہت قایم کی اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سکندر جن تیوس تخت نشین ہوا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ستانوے برس پہلے فلسطیون پر جبر کر کے دین یہود کا اقرار کروایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اُناسی برس پہلے مرگیا اور جب ارسطوبولس نے اپنے بڑے بھائی ہرکانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی تب

پمپیوس رومی کی شرارت اور قوانین بیت المقدس اور جنگ یروسلم کی تباہی

پمپیوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ترسٹھہ برس پہلے ہرکانس کو تخت پر بٹھایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹھرایا بلکہ اپنے عہدہ دارون سمیت قدس الاقداس مین داخل ہونے سے اوس کی بے عزتی کی آفتاب صداقت مین درج ہے کہ شہر پناہ کو گرادیا اور اس لڑائی مین بارہ ہزار قتل ہوئے۔

پامپی کے زمانہ سے اُنگوٹس کی یروسلم پر قابض ہونے اور اوس کے ختم حکومت تک کے حالات

اُس کے بعد پامپی نے مسجد کے ساری سامان کو بچا کر موافق دستور کے عبادت بجالانے کا حکم دیا پھر جولیوس قیصر کے وسیلہ سے انطیبتر ادومی تمام ملک یہودا کا رومیونکی طرف سے حاکم ہوا اور اُس کے تحت مین ہرکانس یہودیون کا اور شہر یروشلم کا حاکم اور سردار امام تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چالیس برس پہلے انطیبتر مرگیا اوسکا بیٹا ہیرودیس سریا اور جلیل کا حاکم ہوا

اُن دنون مین انٹگونس یہودیون کا پادشاہ اور سردار امام تہا وہ ہیرودیس کے برخلاف ہوا یہانتک کہ وہ شہر روم مین بہاگ گیا وہان وہ یہودیون کا بادشاہ ٹہیرایا گیا لیکن اپنے تخت کے لئے انٹگونس سے تین برس تک لڑا آخر یروسلم کو گہیر لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چونتیس برس پہلے اوس پر قبضہ کیا اور مریمنی یہودن سے بیاہ کیا اور یہودیون کے خوش کرنے کے لئے مسجد کی بڑی آرالیش کی اودمی لوگ مدت سے دین یہود کے مرید ہوگئے تہے تاہم یہہ بادشاہ چونکہ سنگدل اور ظالم تہا یہودی اُس سے ناخوش تہے اُس نے اپنی جورو اور اوسکے دادا اور ساس اور بہائیون کو بلکہ اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا اُس نے اپنے مرتے وقت یہودیون کے بزرگون کو شہر اریحا مین بلایا اور بہن اور بہنوئی کو کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہودی لوگ میرے مرنے سے بہت خوش ہونگے جب مین مرون تو ان سبہون کو قتل کیجیو تو میرے مرنے پر ملک یہودا مین بڑا ماتم اور نوحہ ہوگا یہہ حکم پورا نہین ہوا۔

حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی ولادت اور ایک کی شہادت دوسرے کا رفع سما

۳۷۹ ھ ہوا مین الیبات اوس بشارت کے بموجب حاملہ ہوئین جو حضرت زکریا کو جبرئیل علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے متعلق بیت المقدس مین دی تہی اور اوسی کے قریب زمانہ مین حضرت مریم علیہا السلام کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور اونہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی۔ اور الیبات کے ہان بہی بیٹا ہونیکا ذکر کیا اور کہا انہین حاملہ ہوکر چہٹا مہینہ ہے جسکے بعد حضرت مریم حضرت ذکریا کے ہان گئین اور الیبات کو سلام کیا۔ آپ کے سلام کے ساتہہ اونکی پیٹ مین بچہ اوچہل پڑا اور الیبات روح القدس سے بہر گئین اور اونہون نے زور سے پکار کے کہا کہ (تو عورتون مین مبارک ہے اور تیری پیٹ کا پہل مبارک ہے) میرے خداوند کی مان مجہہ پاس آئی کو یکہہ تیری سلام کی آواز جو نہین میری کان تک پہونچی میرے پیٹ مین بچہ خوشی سے اوچہل پڑا۔ حضرت مریم علیہا السلام نے خداوند کی

حمد کی اور اُسکی کرامت کا شکر کیا۔ غرض الیسبات کے ہان فرزند پیدا ہوا جو حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے یہہ واقعہ قیصر اگسٹس کے تخت نشینی کے پچیسوین سال کے اخیر کا ہے اسکے بعد حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنہ ۲۶ جلوس قیصر اگسٹس مین پیدا ہوئے طبیریوس قیصر کے پادشاہت کے پندرہوین برس حضرت یحییٰ علیہ السلام پر خدا کا کلام بیابان مین پہونچا اور اونہون نے توبہ کی بپتسمہ کی منادی شروع کی اور کچہہ عرصہ تک آپ لوگون سے توبہ کراتی رہے اور اونہین نہر اردان مین بپتسمہ دیتے رہے مگر ہیرودیس حاکم نے اپنے بہائی فیلیوس کی جورو ہیرودیاس کے تعلق کے سبب سے اور نیز اون تمام بدیون کی وجہ سے جو ہیرودس نے کین حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملامت اوٹہا کر سب سے زیادہ یہہ کیا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قید کر دیا۔ اور بالاخر اونہین قتل کرایا۔ اس طور پر آپ شہید ہوئے آپ کے گرفتار ہونے سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی آپ کے پاس بپتسمہ پانیکے لئے آئے ہر چند آپ نے منع کیا اور کہا کہ مین تجہسے بپتسمہ پانے کا محتاج ہون اور تو میرے پاس آیا ہے مگر آپ نے نہ مانا تب حضرت یحییٰ علیہ السلام نے آپ کو بپتسمہ دیا جوہین آپ نہر اردن سے باہر نکلے کہ روح القدس آپ پر نازل ہوا۔ غرض حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قید ہو جانے کے بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توبہ کے لئے منادی شروع کی تا آنکہ آپ کی عمر (۳۳) سال کی ہوئی اور یہودیون نے آپ کو بہی قتل کرانیکا انتظام کیا خداوند کریم نے آپ کو آسمان پر اوٹہا لیا۔

حضرت یحییٰ ع کی شہادت اور حضرت عیسیٰ ع رفع سماوی بعد طیطس رومی کی سلطنت کی اختتام تک کے حالات۔

(۱۷) محمد ابن اسحاق رح جنہون نے بعضے اصحاب کو بہی دیکہا ہے اونکی کتاب سے امام محی السنۃ بغوی رح تفسیر معالم التنزیل مین نقل کرتے ہین کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اوٹہا لیا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کافرون نے شہید کیا۔

خردوس کا یروسلم پر حملہ اور قتل اہل یروسلم کے حالات

اللہ نے اونکے اوپر بابل کا ایک بادشاہ بھیجا جس کا نام خردوس تہا وہ بادشاہ بابل کے لوگون کو لے کر آیا ملک شام مین داخل ہوا جب وہ ان لوگون پر غالب ہوا اُسکے لشکر کا ایک سردار جو بیورزازان کہلاتا تہا اُس سے بادشاہ نے کہا مین نے اپنے ٹہاکر کی قسم کہائی ہے کہ اگر اہل بیت المقدس پر موقعہ ملے تو بیشک اُن کو قتل کرونگا تا آنکہ اُن کا خون میرے لشکر مین بہہ کر پہونچے اوس نے اُس سردار کو حکم دیا کہ تو جا کر قتل کر وہ سردار بیت المقدس مین داخل ہوا اور جس مکان مین یہودی لوگ قربانیان کرتے تہے وہان کہڑا ہوا وہان دیکہا کہ ایک خون اُبل رہا ہے اُس خون کا حال یہودیون سے پوچہا کہ یہہ خون کیون جوش مین ہے مجہہ کو اس سے مطلع کرو اونہون نے جواب دیا کہ یہ خون ایک قربانی کا ہے جو ہم نے چڑہائی تہی وہ قبول نہین ہوئی اس باعث سے خون جوش کر رہا ہے اوس نے کہا تم نے مجہہ سے سچ نہین کہا اُس سردار نے اُس خون کے اوپر سات سو ستر شخص اون کے رئیسون مین سے ذبح کئے پہر بہی وہ خون نہ تہما پہر اوس نے سات ہزار بوڑہے اور عورتین اُس خون پر ذبح کین پہر بہی وہ خون نہ تہما اوس نے پہر کہا کہ تم مجہہ سے سچ کہو اور اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اور اگر سچ نہ کہوگے تو مین سب کو قتل کرونگا تب یہودیون نے کہا یہہ خون ایک نبی کا ہے جو ہمکو بہت کامون سے منع کرتے تہے جن کامون پر اللہ کا غضب ہے اگر ہم اُن کا کہنا مانتے تو ہمارے لئے بہت بہتر تہا اور وہ ہم کو تمہارے آنے کی اس مصیبت کی خبر دیتے تہے ہم نے اونکو سچا نہ جانا اور اونکو قتل کیا یہہ اونکا خون ہے اُس نے پوچہا اُنکا کیا نام تہا وہ بولے یحیی بن ذکریا تب اُس نے کہا اب تم نے مجہہ سے سچ کہا ایسی باتون کا تمہارے رب نے تم سے بدلہ لیا ہے اس سردار نے سجدہ کیا اور لوگون سے کہا شہر کے دروازے بند کرو اور خردوس کے لشکر کے جتنے لوگ یہان ہین سب کو نکال دو اوس نے فقط قوم اسرائیل کو رہنے دیا اور اپنے لشکر والون کو نکال دیا اور کہا اے یحیی بن ذکریا میرا

اور آپ کا رب جانتا ہے جو آپ کی قوم پر آپ کے باعث سے گذرا اور اون مین کے اسقدر قتل ہوے پس اپنے رب کے حکم سے اس خون کو تھمائے نہین تو مین آپ کی قوم مین سے کسی کو باقی نہین رکھونگا تب اللہ کے حکم سے وہ خون تھمگیا اور اُس سردار نے قتل کرنا موقوف کیا اور کہا کہ مین ایمان لایا اُس دین پر جس پر اسرائیلی لوگ ایمان لائے ہین اور مجھے یقین ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین ہے اور اسرائیلیون سے کہا کہ خرودوس نے مجکو حکم دیا ہے کہ تم کو یہانتک قتل کر دون کہ تمہارا خون اوس کے لشکر تک پہونچے اور مین اوس کے برخلاف نہین کرسکتا وہ بولے جو تجھ کو حکم ہے وہ تو کر اُس نے کہا ایک خندق کھودو خندق کھودی گئی اور گھوڑے اور خچر اور گدہے اور اونٹ اور گائین اور بکریان ذبح ہوئین یہانتک کہ خون لشکر تک پہونچا اور بادشاہ نے کہلا بھیجا کہ قتل موقوف کرو پھر خرودوس بابل کی طرف چلا گیا۔

ملک شام پر رومیون اور یونانیون کا تسلط اور طیطیوس رومی کا یہود پر ظلم

پھر ملک شام کی حکومت رومیون اور یونانیون نے لے لی مگر یہہ کہ کچھ اسرائیلی لوگون کی پھر کثرت ہوئی اور اونکی ریاست بیت المقدس اور اوسکے اطراف مین رہی مگر اُن مین بادشاہت نہ تھی جب اونہون نے پھر شرارت کے کام کئے پھر اللہ نے اون پر طیطیوس رومی کو متوجہ کردیا اُس نے ان کے شہر اوجاڑ دے اور اونکو وہان سے نکال دیا اور اللہ نے یہودیون سے بادشاہت اور ریاست چھین لی اور اونکو سخت ذلیل اور خوار کیا

بیت المقدس کا حضرت عمر رضہ کے زمانہ تک ویران رہنا اور اُسکے متعلق حالات

بیت المقدس حضرت عمر رضہ کے وقت تک ویران رہا پھر حضرت عمر رضہ کے مسلمانون نے اوسکو آباد کیا یہہ قصہ بابل کے بادشاہ کا ابن اثیر جزری رحہ نے بھی ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہے اور بادشاہ کا نام جودرس لکھا ہے اور جہان اُن بادشاہون کا ذکر کیا ہے جو حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے بعد بابل کے حاکم تھے وہان لکھا ہے کہ علما نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ حضرت

سکندر کے بعد عراق کا بادشاہ کون ہوا اور وہ گروہ بادشاہوں کا جو ملک بابل کے حاکم ہوئے تھے یعنی شہر میں ایک جدا بادشاہ تہا وہ بادشاہ کتنے تھے ہشام ابن کلبی وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد بلاقس سلبقیس بادشاہ ہوا پہر انطیخس بادشاہ ہوا جس نے شہر انطاکیہ بنایا پہر لکھا ہے کہ انہیں بادشاہوں کے قبضہ میں کوفہ کا ضلع چون برس رہا پہر اشک جو دارا کی نسل میں تہا اُس میں اور انطیخس میں لڑائی ہوئی انطیخس مارا گیا اور اشک کوفہ کے ضلع کا حاکم ہوا اور موصل سے رَے اور اصفہان تک اسکی حکومت تہی اسکے بعد اسکا بیٹا سابور بادشاہ ہوا پہر سابور کے بعد جودرز اشکان بادشاہ ہوا یہ وہی ہے جو اسرائیلیوں سے دوسری بار لڑا جب اونہوں نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کو شہید کیا

دوسری دفعہ مسجد بیت المقدس کا طیطس رومی کا منہدم کرنا اور اہل یروسلم کا قتل

لب التواریخ جو سکندر فریز ریلٹر کی جمع کی ہوئی ہے اور جسکا اُردو ترجمہ کلکتہ میں طبع ہوا ہے اُس میں لکھا ہے کہ یہودی لوگ چہوٹی چہوٹی باتوں پر بغاوت پر کمر باندہتے تھے یزدنی وسپاشین کو روانہ کیا کہ اون کو مطیع کرے جون ہی اُس نے چاہا کہ یروسلم کو گہیرے۔ روم سے اسکی طلبی ہوئی تاکہ سلطنت کو سنبہالے اور وہ چلا گیا اور اپنے بیٹے طیطس کو یروسلم کے گہیرنے کے لئے بہیجا یہہ واقعہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر اوٹہائے جانیکے چالیسویں سال کا ہے) پادری پیٹاکس نے تاریخ روم میں لکھا ہے کہ طیطس نے شہر کے گہیرنیکے پانچ دن بعد شہر پناہ کی دوسری دیوار توڑ ڈالی اور گرد و نواح کے درخت کٹوا ڈالے بعد اسکے یوسیفس کو بہیجا کہ یہودیوں کو جا کر سمجھا دے یوسیفس یہودی نے اُنکے سمجھانے میں بہت گفتگو کی اور اپنی ساری خوش بیانی صرف کر ڈالی مگر یہودیوں کو کچھہ اثر نہ ہوا بادشاہ سے صلح کرنے پر راضی نہ ہوئے اور باغی ہونیپر اور سرکشی سے باز نہ آئے۔ یہودیوں کے دل میں تو یہہ جم گیا تہا کہ ہم خدا پرست ہیں اللہ ہماری طرف ہے رومی بت پرست ہم پر غلبہ نہ کر سکیں گے یہ نہ سمجھے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی

دشمنی کے باعث سے اللہ کا غضب نازل ہورہا ہے غرض پانچ دن کے عرصہ مین فوج شہر کے
اندر داخل ہوگئی اور کشت وخون کی آگ بھڑکی اس مصیبت کا بیان یہود اور نصاری کی کتابون مین
بہت طویل ہے یہی یہودی یوسیفس جو اس لڑائی مین موجود تہا اس نے اپنی کتاب مین اس مصیبت
کا بہت کچھہ بیان لکھا ہے متی کی انجیل کے چوبیسوین باب مین حضرت عیسی علیہ السلام نے
جب اس ویرانی کی خبر دی تہی پہلے فرمایا تہا کہ بہتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہین گے مین
مسیح ہون اور بہتون کو گمراہ کرینگے اور قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑہے گی اور کال اور
مری اور وبائین اور جگہہ جگہہ زلزلے ہون گے اور بہت جہوٹے نبی اُٹھین گے اور بہتون کو گمراہ کرینگے
پادری اسکاٹ انجیل مرقس کی اُردو تفسیر مین لکھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بارہ برس
بعد ایک مصری نے نبی ہونے کا دعوی کیا اُسکے تیس ہزار آدمی تابع ہوگئے اسکا ذکر رسالہ
اعمال کے اکیسوین باب کی اڑتیسوین آیت مین ہے کہ اُس مصری نے فساد اوٹھا کر چار ہزار
ڈاکوؤن کو جنگل مین لے گیا تہو داس ایک جہوٹے آدمی نے مسیح ہونیکا دعوی کیا جس کا
ذکر یوسیفس مورخ نے اس طرح پر کیا ہے کہ یہودیون مین سے بہتون کو گمراہ کیا فلیکس حاکم
کے علاقہ مین نیرو بادشاہ کے وقت مین ایسے مکارون کی اتنی کثرت ہوئی کہ روز کوئی نہ کوئی
پکڑا جاتا تہا اور قتل ہوتا تہا جہوٹے عیسائیون مین سے دوتہیس نے کہا کہ مین وہی نبی یعنی
مسیح ہون جسکی موسی نے خبر دی تہی اہگسپس نے لکہا ہے کہ اکثر جہوٹے مسیح آگئے پادری
مریک صاحب کشف الآثار مین یوسیفس کی تاریخ سے نقل کرتے ہین کہ اس مصیبت سے
پہلے یہودیون مین آپس مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین قیصریہ شہر مین یہودیون اور صوریونمین
بادشاہت کی بابت لڑائی ہوئی ملک شام کے ہر ہر شہر مین دو لشکر ہوگئے اور بہت لوگ قتل
ہوئے اور اسکندریہ مین تقریباً پچاس ہزار آدمی اور دمشق مین دس ہزار آدمی قتل ہوے اور
رومیون کے ملک اٹلی مین دو برس کے اندر چار حاکم قتل ہوئے قلعہ دیوس کی بادشاہت

مین کسی بار قحط پڑا اور یہودیہ کے ملک مین برسون تلک سخت قحط رہا اُسکے بعد طاعون کی بلا آئی اسی بادشاہ کے وقت مین شہر روم امیہ اور فریت کے ٹاپو مین بہونچال آئے اور نیرو کی بادشاہت مین کینیہ اور لا دیکیہ مین زلزلہ آیا اور شہر ہیرلپس اور کلسی زلزلہ سے ویران ہوے پادری اسکاٹ لکھتے ہین کہ اس زمانہ مین شہر روم مین دو مرتبہ زلزلہ آیا اور یروسلم مین بہی سخت زلزلے بڑے زور و شور سے بجلی اور گرج اور سخت آندہی کے ساتہہ آئے یوسیفس لکھتے ہین کہ جب وسپاشیان سردار نے ارادہ اُس شہرون کا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب لوگ شہر پلہ کی طرف بہاگ گئے اور یہودی ہر طرف سے یروسلم مین جمع ہوئے تہے تاکہ عید فسح کرین باہر کے دشمن ہنوز نہین آئے تہے کہ آپس مین لڑائی ہوگئی ہزارون آدمی اپنے بہائیون کے ہاتہون قتل ہوئے اور رومیون سے صلح کی کوئی شرط قبول نہ کی اور شہر سے کسی کو بہاگنے نہ دیا رومیون کے آٹہہ ہزار لشکر نے اونکو گہیر لیا اور لوگون کو قتل کیا اور مسجد مین آگ لگا دی یہودی اس حال کو دیکہہ کر بلند آوازون سے چلائے۔ ان مین سے دس ہزار قتل ہوئے اور چہہ ہزار مسجد مین آگ سے جل گئے رومیون نے بہتون کو قتل کیا۔ پہر تلوار کو میان مین کر لیا اور گہرون مین آگ لگا دی شہر مین ہر جگہہ پر آگ لگی اور ہر طرف شعلے بلند ہوے اور یروسلم مین ٹیلے ٹیلے ہو گئے اور مسجد کا پہاڑ اونچا جنگل ہو گیا یروسلم مین اُسکے آس پاس پانچ مہینے کی مدت مین دشمنون سے اور قحط اور وبا سے گیارہ لاکہہ آدمی ضایع ہوئے یوسیفس لکھتے ہین کہ جس طرح سے یہودیون پر ایسا غداب آیا کہ کسی پر نہ آیا ہوگا ویسا ہی اونہون نے گناہ بہی ویسے ہی کئے جو کسی نے نہ کئے ہون گے طیطس رومی نے حکم دیا کہ سارا شہر بنیاد سے اکہیڑا جاوے اوسکے لوگون نے مسجد کو اور قربانی کے مقام کو اور شہر کی دیوارون کو بنیاد سے گرا دیا اور خوب کہدوایا تاکہ یہودیون نے جو خزانے گاڑ رکہے تہے وہ مل جاوین فقط تین برج اور قلعے کی دیوار کا ایک حصہ شہر کی

نشانی کے لئے چھوڑ دیا بعد اس کے ایک شخص جسکا نام ترنطیس روفس تہا اُس نے شہر کی جگہ کہیتی کی
پادری اسکاٹ انجیل کی اُردو تفسیر مین لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ
یہان ایک پتہر پر پتہر نہ چہوٹے گا جو گرایا نہ جائیگا یہہ خبر حرف بحرف پوری ہوئی تو بہی گویا یہہ نشان
یہودیون کے واسطے رہا کہ اون پر رحم ہوگا کہیہ پتہر اُس مسجد کے جسکو حضرت سلیمان علیہ السلام نے
بنایا نیو مین چہوٹ گئے تہے یوسیفس کے لکہنے کے موافق شہر کی ویرانی سے اول اور بعد
تیرہ لاکہہ آدمی ضایع ہوئے اور ستانوے ہزار آدمی قید ہوکر غلامون کی طرح بیچے گئے رومیون نے
شہر کو ویران کیا اور لوٹ لیا اور یہودیون کو ملک یہودیہ سے نکال دیا اور وہ سب ملکون مین
تتر بتر ہوگئے ساٹھہ برس کے قریب گذرے تہے کہ یہودی پہر جمع ہوکر رومیون سے
لڑنے آئے دو برس تک لڑے اسی ہزار پانچ سو یہودی قتل ہوئے اور بڑی شکست
کہا کر اپنے ملک سے نکالے گئے اور اونکے پچاس مضبوط قلعہ ڈہا دئے گئے اور شہر جلا دئے گئے
پادری ولیم میور صاحب تاریخ کلیسا مین لکہتے ہین کہ جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا
تب بہت عیسائی یروشلم مین پہر آئے اگرچہ مسجد اُس مین باقی نہین رہی تہی تو بہی اُس کو
پاک مقام جانتے تہے یہ وہ دوسری ویرانی شہر یروشلم اور مسجد بیت المقدس کی ہے جس کی
خبر اللہ نے بار بار حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین دی تہی پہر جب پہلی ویرانی بخت نصر
کے ہاتہہ سے ہوچکی تب پہر اس دوسری ویرانی کی خبر کتاب دانیال علیہ السلام کے نوین باب مین اور حضرت ذکریا کے بیسوین
باب مین اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب مین دی تہی اور عیسائیون سے فرمایا تہا کہ جب
یروشلم پر فوجین آوین تم وہان سے بہاگ جانا اس حکم کے موافق جس وقت وسپاشیان
فوجین لے کر آیا اور اپنی بادشاہت کا بند و بست کرنیکے لئے پہر روم کی طرف پلٹ گیا
اوسوقت عیسائی لوگ فرصت پاکر شہر پلّہ کی طرف چلے گئے بے ایمان یہودیون کو حضرت
عیسیٰ اور عیسائیون کی دشمنی کی سزا مین اللہ نے بت پرستون کے ہاتہون قتل کروایا۔

لب التواریخ مین درج ہے کہ وسپاشیان نے سلطنت مین طیطس کو شریک کیا جسکے بعد سن اناسی عیسوی مین مرگیا پہر طیطس بہی اپنے جلوس کے تیسرے سال مرگیا اسکا بہائی دومشیان سن اکاسی مین پادشاہ ہوا۔

طیطس رومی کے بعد سے قسطنطین رومی کے وقت تک کے حالات

(۱۸) لب التواریخ مین درج ہے کہ دومشیان بڑا ہی شریر اور بے مروت اور ظالم تہا سن چہیانوی عیسوی مین قتل ہوا پادری ولیم میور لکہتے ہین کہ اُسکے زمانہ مین بہت عیسائی قتل کیے گئے یا دوردور کے ٹاپوؤن مین قید کیے گئے دومشیان نے سناکہ یہودا حواری کے دونواسی ہین اور شاید یہ بہی دریافت کیا کہ یہودی لوگ اور بادشاہ کی راہ دیکہہ رہے ہین اور عیسائی کہتے ہین کہ مسیح کی ایک روحانی بادشاہت ہوگی دومشیان نے دونون کو یعنی یہودیون کو اور عیسائیونکو بلایا اور عیسائیون سے پوچہا کہ جس پادشاہ کے آنیکی راہ تم دیکہتے ہو اوسکی کیسی بادشاہت ہوگی عیسائیون نے کہا اُس کی پادشاہت اس دنیا کی سی نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے جب اس دنیا کا زمانہ پورا ہوگا وہ جلال مین آویگا یہہ سنکے بادشاہ نے اونکو چہوڑدیا لیکن عیسائیون کے حق مین وہی سخت حکم جاری رہا اس جگہہ ولیم میور نے حاشیہ پر لکہا ہے کہ یہودی لوگ جنہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا وہ دوسرے مسیح کا انتظار کرتے تہے اور جانتے تہے کہ اُسکی ایک دنیوی بادشاہت ہوگی اس سبب سے اکثر وقت باغی ہوجاتے تہے اس ہی رومیون کو شک اور عداوت پیدا ہوتی تہی۔

لب التواریخ مین درج ہے کہ دومشیان سے سن چہیانوے مین دنیا کو نجات ملی اسکے بعد نروا پادشاہ ہوا اُس نے تراجن کو اپنا جانشین کیا نروا سولہ مہینے بادشاہت کرکے سن اٹہانوے مین مرگیا پہر تراجن سن ایک سوسترہ مین مرگیا۔

اوریان رومی کی سلطنت اور بیت المقدس کا تبدیل نام

یورپ کے لوگون نے اُسکے بہتیجے آوریان کو پادشاہ کیا پادری

ولیم میور نے تاریخ کلیسا مین لکھا ہے کہ ہیکل کے یعنی مسجد بیت المقدس کی ویرانی کے زمانہ مین آدریان قیصر نے ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور یروشلم کے نام سے نفرت کی اور شہر کا نام رومی زبان مین ایلیا قبطلیہ رکھا تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ اوس نے اس شہر مین رومیون اور یونانیون کی ایک جماعت کو بسایا تاریخ کلیسا مین درج ہے کہ آدریان کی حکومت مین یہودیون نے

اہل یہود کا برکوکب کو مسیح مان لینا اور رومیون سے بغاوت

برکوکب نامی ایک شخص کو مسیح مان لیا اور اوس کے تحت مین رومیون سے پہر گئے مگر ملک یہودیہ کے عیسائیون نے بغاوت مین اوسکا ساتہہ نہ دیا اس باعث سے اوس نے تمام عیسائیون کو جو اوسکے ہاتہہ لگے بڑی بیرحمی سے قتل کیا جب اوس مکار نے رومیون کے ہاتہہ سے شکست کھائی ساتہہ یہودیون کے دہوکہ مین بہت عیسائی بہی قتل ہوئے پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین تحریر فرماتے ہین کہ اوسنے دعوی کیا کہ مین وہی مسیح ہون جسکی یہودی راہ دیکہہ رہے ہین کچہہ کرامات بہی جادو کے زور سے اوس نے دکہلائی اور ہزارہا آدمی تابع ہو گئے یہانتک کہ تین اوستاد یہودیون کے اوس پر ایمان لائے اوس نے رومیون کی سلطنت پر حملہ کیا جس کے سبب سے کشت و خون ہوا بڑی بڑی لڑائیون کے بعد ایک لڑائی مین برکوکب اپنے ساتہہ والون سمیت مارا گیا کپتان ولیم رابرٹسن الکین نے جو کتاب اہل اسلام کے خلاف لکھی ہے اور وہ لدہیانہ مین چہپی ہے اوسمین اس سچی بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کے آنے کی دانیال نبی نے خبر دی تہی اور یہودی روز بروز اوسکی آمد آمد کے منتظر تہے جو اسرائیلیون کو روم کے پادشاہ کی تابعداری سے آزاد کر کے سب سے نہایت سربلندی بخشی اسکا مطلب یہہ ہے کہ یہودی لوگ راہ دیکہتے تہے کہ وہ مسیح یعنی وہ پیغمبر آوین جو ہمکو رومیون کے ظلم سے چہڑاوین جنکی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین ہے اس خیال مین یہودیون نے برکوکب کو مان لیا تہا اور یہہ سمجہے تہے کہ وہ شخص یہی ہے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والون کو رومیون کے ظلم سے چہڑایا

پادری مریک صاحب نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ آدریان نے حکم دیا کہ جو یہودی یروشلم مین داخل ہو اوسکو مار ڈالو اور یہہ لوگ دور سے بہی اس شہر کو دیکہنے نہ پاوین۔

انتونینس رومی کی سلطنت اور عیسائیون کا قتل اور ظلم عظیم۔

لب التواریخ مین درج ہے کہ آدریان نے آخر عمر مین انتونینس کو جانشین کیا اور آدریان سنہ ایک سو اڑتیس عیسوی مین مرگیا

پادری ولیم میور صاحب لکہتے ہین کہ مرقس انتونینس نے اپنے سارے ملک مین انیس برس برابر عیسائیون کو ستایا مرقس ایک مشہور فلسفی حکیم تہا اور بت پرستی مین اور بیہودہ رسمون مین بڑا سخت تہا اوسکے عمل مین عیسائیون پر وہ مصیبتین پڑین کہ پہلی مصیبتین اونکے سامنے لاشے تہین اور رعایا حاکم دونون نے ظلم پر کمر باندہی آگے یہ حکم تہا کہ عیسائیون کو تلاش کرنا نہ چاہیئے لیکن اب سرکار کا یہہ حکم قطعی ہوا کہ اون کا کہوج لگاؤ جہان چہپے ہون وہان سے نکالو بت پرستون نے خیال کیا کہ عیسائی عذاب بہگتین گے تو اپنے دین سے منکر ہو جاینگے اس لئے قتل کے حکم سے پہلے اونہون نے عیسائیون کو شکنجے مین کہچوایا اور ایسے ایسے عذاب دیتے تہے کہ دیکہتے ہی مارے ڈر کے اونکی جان فنا ہو جاتی تہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو تیس برس بعد ازمرنہ کے عیسائیون نے بڑا عذاب اوٹہایا وہان کے عیسائیون نے اپنی آفت کا بیان چٹہی مین لکہہ کر سب عیسائیون پاس بہیجا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازمرنہ کے بت پرست اوسوقت عیسائیون سے بہت دشمنی رکہتے تہے اور اونکو حاکمون کے سامنے کہینچ لیجاتے تہے اور جنگلی درندی کہاتے تہے اوس پر بہی اگر وہ مضبوط رہتے تہے تو قتل کا حکم ہوتا تہا پہاڑنے والے جانورون کے سامنے پہینکے جاتے تہے یا آگ مین جلائے جاتے تہے۔

پولی کارب کے ظلماً قتل کئے جانے کی واقعات

پولی کارب جو جناب یوحنا حواری کے شاگرد تہے اونہون نے جب سنا کہ لوگ میری جان کے پیچہے پڑے ہین اونہون نے

چاہا کہ اُسی شہر مین رہون اور اللہ کی مرضی کی راہ دیکھون لوگون نے اونکی منت کی تب اونہون نے
بیرونجات مین ایک گہر مین پناہ لی اور عبادت مین مشغول ہوے جاسوسون نے خبر لگائی
فوجدار کے لوگ جا پہونچے پولی کارب اُسوقت کوٹہی پر تہے اگر چاہتے تو چہت کی
راہ سے بہاگ جاتے لیکن اونہون نے کہا کہ اللہ کی مرضی پوری ہو یہہ کہہ کر باہر نکلے
اور گرفتار کرنے والون کے واسطے ماکولات و مشروبات موجود کر کے درخواست کی کہ
ایک گہنٹے کی مہلت دو کہ اکیلا جا کر دعا کرون پہر ایسی زاری اور عاجزی سے دعا مانگی
کہ دو گہنٹے اس مین گذر گئے اور بت پرستون کا بہی دل نرم ہوا پہر اونکو سوار کر کے
شہر کی طرف لے چلے اور رستے مین فوجدار اپنے باپ سمیت ملا اور پولی کارب کو اپنے
ساتہہ سواری پر چڑہا کر دوستی کی راہ سے کہنے لگا کہ قیصر کو اے رب کہنے مین اور اوسکے
پوجنے مین کیا گناہ ہے پولی کارب پہلے چپ ہو رہے جب بہت تنگ کیا تو فرمایا
کہ جس بات کی صلاح کرتے ہو مین نہ کرونگا تب اونکو سواری پر سے پہینک دیا اونکا پاؤن
زخمی ہوا جب صوبہ دار کے سامنے گئے وہ بولا بادشاہ کی قسم کہا اور عیسیٰ کو گالی دے
تو مین چہوڑ دونگا تب اونہون نے جواب دیا کہ چہیاسی برس مین نے عیسیٰ کی خدمت
کی اور سوائے نیکی کے اُن سے کچہہ نہین پایا اب کس طرح اُسکو جو میرا مالک اور نجات دینے والا
ہے گالی دون صوبہ دار نے اونکو درندے جانورون سے اور آگ سے ڈرایا اور منادی
کروائی کہ پولی کارب نے اقرار کیا کہ مین عیسائی ہون یہہ سنکر یہودی اور بت پرستون کی
بڑی بہیڑ چلا اوٹہی کہ بدینی کا سکہانیوالا یہی عیسائیون کا باپ دیوتاؤن کا دشمن ہے
جو اتنے لوگون کو دیوتاؤن کی پوجا اور سجدے سے بہکاتا ہے اُسکو شیرون سے پہڑوا دو جب
شیر نہ ملے تب سبہون نے کہا کہ آگ مین جیتا ڈالدو پہر سبہون نے لکڑیان جمع کین اور
یہودیون نے بہی بڑی مستعدی سے مدد دی لوگون نے پولی کارب کو ستون سے باندہا

اور شکنین چڑہائین اوسوقت اوس نے اس طور سے دعا مانگی کہ اے رب خدا قادر مطلق
اے باپ اپنے مبارک بیٹے مسیح کے کہ جسکی معرفت تیری پہچان ہمکو حاصل ہوئی ای خدا
فرشتون اور ساری خلقت اور انسان اور مقدس ایمان والون کے آگے جو تیرے
حضور مین رہتے ہین تیرا شکر کرتا ہون کہ تونے مسیح کے پیالے مین شریک ہونیکے واسطے
اپنے شہیدون مین سے مجھکو لائق ٹھیرایا جب یہہ کہہ چکا اونہون نے آگ مین ڈالا جب
آگ سے تمام نہوا تب برچھیون سے اُسے قتل کیا۔ پولی کارپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو اللہ کا بیٹا کہا ہو تو اُنکا مطلب ہرگز اُس قسم کا بیٹا نہین تہا جیسے کہ دنیا مین انسانونکی
بیٹے ہوتے ہین بلکہ اون کا مطلب یہہ تہا کہ خداوند عالم سب ارواحون کا مبدا ہے اس
حیثیت سے وہ باپ ہے اور ارواح بشریہ بیٹے ہین جسکی دلیل یہہ ہے کہ اونہون نے
اقرار کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معرفت اللہ کی پہچان ہم کو ملے یہہ کہہ کر اللہ سے
دعا مانگی اور اوسیکا شکر کیا کہ یا اللہ تو نے مجھہ کو شہید ہونے مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
ساتہہ شریک کیا جس سے ثابت ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ
جانتے تہے۔

شہر لیونس اور رونیہ مین عیسائیون پر ظلم عظیم

پادری ولیم میور لکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو چالیس
برس بعد ملک فرانس کے شہر لیونس اور رونیہ مین ظلم برپا ہونے لگا
وہان کے لوگون کی عداوت اور غضب از مرنہ والون کے برابر تہا اور اونکے حاکم بہی اونمین
شریک تہے یہانتک نوبت پہونچی کہ عیسائی لوگ جب باہر نکلتے تہے مارے جاتے تہے
اور بیعزت کئے جاتے تہے اور اون مین جو زیادہ مشہور تہے گرفتار ہو کر حاکمون کے
پاس کہینچے جاتے تہے اور قیدخانہ مین ڈالے جاتے تہے اُس ملک کے صوبہ دار
نے چاہا کہ جو بت پرستون نے عیسائیون پر تہمتین لگائی ہین اُن باتون کا عیسائیون سے

اقرار لیوے اسواسطے اوس نے بڑی سخت سزا اور عذاب اُن پر کیا ایک عزت دار جوان
پاگتس نامی عدالت مین حاضر ہوا اور بولا کہ عیسائیون مین کچھ بُری بات نہین ہے صوبہ دار
نے پوچھا کہ تم عیسائی ہو اوس نے کہا ہان صوبہ دار نے اوسکو قید کیا پھو تھینس لیونس کا
اسقف یعنی پادریون کا سردار نوے برس کی عمر اور ضعف اور بیماری سے کمزور تھا
اُس سے صوبہ دار نے پوچھا کہ عیسائیون کا خدا کون ہے اوس نے جواب دیا کہ تم اوسکو
جانتے اگر اوسکی پہچان کے لایق ٹہیرتے یہ سُن کر جو عدالت مین تھے سب اوس پر
دوڑے اور قیدخانہ مین لے گئے وہ دو دن بعد وہان مر گیا قید جانے مین بھوک پیاس
سے چند آدمی مرے بعضون نے ڈر کے ایمان چھوڑا مگر اُنمین سے کتنے پھر مضبوط
ہوے بادشاہ کا حکم آیا کہ جو عیسائی دین سے انکار کرے اوسکو چھوڑ دو باقی کی گردن
مارو صوبہ دار نے رہائی کے ارادے سے اونکو بلایا اور جو ایمان سے منکر ہو گئے تھے
اُن مین سے بعضون نے پھر عیسائی ہونیکا اقرار کیا اُن مین بعضے رومی تھے وہ
تلوار سے قتل کیے گئے باقی جانورون سے پھڑوائے گئے ادن مین ایک چھوکری
بلندینا نامی تھی اور ایک چھوکرا پنٹکس پندرہ برس کا تھا بت پرستون نے اُنکو بہت ڈانٹا
اور سب سزا مین اونکو دکھلا مین اونہون نے ایمان کو نہ چھوڑا وہ دونون جانورون
سے پھڑوائے گئے مُردونکے جسم کے ٹکڑے جو جانے سے بچ رہے اونہون نے
عیسائیون کو دفن کرنیکے لیے نہ دئے اور کہا کہ دیوتون کے دشمنون کی چھوٹ سے
زمین ناپاک ہوگی اونکو دریا مین بہا دیا آخر کو اسقدر عیسائی مارنے سے باقی رہ گئے کہ
لوگ اونکے قتل سے تھک گئے اور جو بچ رہے اونہون نے کچھہ فرصت پائی ایک
بستی جو لیونس کے نزدیک تھی وہان کے لوگ ایک دن بہت دھوم دھام سے
کسی دیبی تیوہار کرتے تھے اور دیبی کی مورت رتھہ پر چڑہا کر بڑی بھیڑ کے ساتھہ راستے

چلتے تھے اور جس کے سامنے وہ مورت آجاتی تھی اوسکو مٹھے ٹیک کر پوجا کرنا پڑتا تھا ایک جوان قوم اشراف سمفرئیس نامی نے اوسکی پوجنے سے انکار کیا وہ گرفتار ہوکر کچہری مین حاضر کیا گیا صوبہ دار نے پوچھا اس چال چلن سے تم عیسائیون معلوم ہوتے ہو جواب دیا کہ مین عیسائی ہون اور سچے خدا سے جو آسمان پر حکومت کرتا ہے دعا مانگتا ہون لیکن بت اور دیوتون سے دعا نہین مانگ سکتا ہون بلکہ مجکو اختیار رہوتا تو اونہین ٹیک کر زمین مین چور چور کرتا اسپر وہ قتل کے لایق ٹہیرایا گیا صوبہ دار نے بہت چاہا کہ اُس سے عیسائی دین کا انکار کروا کر بچاوے اور نرمی اور گرمی دونون سے اسکو سمجہایا اُسنے کسی طرح نہ مانا تو اوس کے سر کاٹنے کا حکم دیا جب وہ قتل ہونے کو جاتا تہا تب اوسکی مان نے پکارا کہ اے بیٹا زندہ خدا کا اپنے دل مین خیال قایم رکہہ شاباش اے بیٹا خوش اور مستعد ہوکر اوس پر جاو پر عالم پر نظر رکہہ تمہاری جان آج تم سے نہین لی جاتی ہے بلکہ اُس سے اچہا پاوٴگے اے بیٹا اس مبارک موت سے تم آج بہشت کی زندگی حاصل کروگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو سیتالیس سال کے بعد مرقس مر گیا۔

مدس رومی کی سلطنت

اُسکے بیٹے مدس نے بارہ برس تک عیسائیون کو نہین ستایا مگر جب ولایت کے صوبہ دار یا رعایا عیسائیون سے دشمنی رکھتے تھے اونکو ستانے کا اختیار رہتا تہا چنانچہ الیشیا کوچک یعنی ولایت روم مین بہتیرے عیسائی قتل کیے گئے تاریخ کامل مین دو شتیا نکا نام ذو مطیانس اور نروا کا نام نرواس اور تراجن کا نام طرایانوس لکھا ہے اور آدریان کا نام اندریانوس اور کومودس کا نام قومودس لکھا ہے لب التواریخ مین درج ہے کہ کومودس سن ایک سو ترانوے عیسوی مین قتل کیا گیا اور سو برس روم کا مالک ہوا۔

منتس عیسائی نے فارقلیط ہونے کا دعویٰ کیا

مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکھا ہے کہ منتس عیسائی جو دوسری صدی عیسوی مین تہا اور بڑا صاحب ریاضت تہا اور اپنے

اور اپنے وقت مین سب سے بڑھ کر پرہیز گار تھا اوس نے سن ایک سو ستھتر کے
قریب ایشیائے کوچک مین پیغمبری کا دعوی کیا اور کہا مین وہی فارقلیط ہون جس کے
آنے کی حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی تہی اور بہت لوگ اوس کے تابع ہو گئے
پادری ولیم میور نے جو تاریخ اُردو مین لکھی ہے اور سن اٹھارہ سو اڑتالیس عیسوی مین
چہپی ہے اوس کے تیسرے باب کی دوسری قسم مین منتس عیسائی کا حال لکھا ہے
کہ بعضون نے کہا کہ اُس نے دعوی کیا تہا کہ مین وہی فارقلیط ہون جس کی خبر حضرت
عیسی علیہ السلام نے دی ہے چونکہ وہ پرہیزگار اور صاحب ریاضت تہا اس باعث سے
لوگون نے اوسکی بات کو مان لیا تہا انتہی معلوم ہوا کہ دوسری صدی کے عیسائی فارقلیط
کے یہی معنی سمجھتے تھے کہ اللہ کی طرف سے کوئی انسان ظاہر مین تعلیم کے لئے آویگا اور
اوس کو روح القدس کے پوشیدہ آنے کی خبر نہین سمجھتے تھے تب تو منتس کو مان لیا
مگر یہ نشانیان فارقلیط کی اُس مین نہ پائین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ساری نشانیان
فارقلیط کی موجود ہین سید منصور علی صاحب دہلوی نے فرید جاوید مین لکھا ہے کہ اُردو
تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۵ مین لکھا ہے کہ اوس (یعنی مونٹانس) نے اپنے آپ کو فارقلیط ٹھیرایا جسکے ظہور کا انتظار
زمین پر مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے تکملے کے لئے بہتیرے
دیندار کر رہے تھے ان پادری صاحب نے اقرار کیا کہ اُس زمانہ مین بہت سے دیندار
عیسائیون کو انتظار تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اُترنے سے پہلے فارقلیط آوینگے
جو اللہ کی طرف سے وحی کو پورا کرینگے یعنی جو باتین حضرت عیسی علیہ السلام نے نہین بتلائین
وہ اللہ کی طرف سے بتلاوینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کی باتین بہی یاد دلاوینگے
جیسا کہ انجیل یوحنا کے سولہوین باب مین وعدہ ہو چکا ہے۔ اخبار نور افشان لدہیانہ
نمبر بائیس جلد ۳ صفحہ (۳۶ ۷) مورخہ ۱۸۷۵ء مین پادری ویری نے لکھا ہے کہ عیسائی

جماعت مین کئی کئی وقتون مین چند شخصون نے دعویٰ کیا تھا کہ مین فارقلیط ہون جسکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی اون مین دو آدمی نہایت مشہور ہین ایک منتس دوسرا نیستراہ -

سویرس رومی کا ظلم | پادری ولیم میور لکھتے ہین کہ سویرس نے رفتہ رفتہ ظلم شروع کیا ملک نومدیہ جو ایک ملک افریقہ کی اوتر طرف روم کے دریا کے کنارے پر ہے جو اب ٹونس اور جزیرہ کہلاتا ہے وہان کے ایک شہر کے بعض عیسائی سن ایک سو ستانوے عیسوی مین صوبہ دار کی کچہری مین پکڑے گئے اور ان سے کہا گیا کہ تم پادشاہ کے حضور سے امان پاؤ گے فقط پادشاہی دیوتون کو قبول کرو ان مین سے ایک نے جواب دیا کہ ہم نے کسی کا کچھ قصور نہین کیا بلکہ جو ظلم تم نے ہم پر کیا اوسکے واسطے ہم نے شکر کیا اور ہر بات کے واسطے ہم سچے رب اور مالک کی شکر گذاری کرتے ہین صوبہ دار نے کہا ہم سب لوگ پادشاہ کی سورت کی قسم کہاتے ہین اور تم کو بھی یہہ قسم کہانا ضرور ہے اوس نے جواب دیا ہم پادشاہ کی سورت کو نہین مانتے آسمان کا خدا جسکو کسی آدمی نے نہین دیکھا اور نہ دیکھہ سکتا ہے اوسی کی ہم بندگی کرتے ہین بادشاہ ہمارا حاکم ہے جو اوسکے حق ہین سو ہم ادا کرتے ہین لیکن خدا جو بادشاہون کا پادشاہ اور سب ملکون کا رب اور مالک ہے اوس اکیلے کو ہم سجدہ اور پرستش کرتے ہین دوسرے دن حاکم نے یہہ سمجھایا اونہون نے نہ مانا تین دن کی میعاد تمام ہوئی آخر کو اونہون نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہین اور خداوند عیسیٰ مسیح کا ایمان نہ چھوڑینگے جو تمہاری خوشی ہو کرو تب اونکے قتل کا حکم ہوا جب وہ قتل ہونے کو آئے تو گھٹنے ٹیک کر پھر خدا کی شکر گذاری کرکے مارے گئے تھوڑے برس بعد تین مرد اور دو عورتین شہر کرتاگو مین پکڑے گئے عورتون مین سے ایک کے پاس پرپتوا نامی دودہ پیتا لڑکا تھا اور دوسری فلتاس نام پیٹ سے تھی ہون نے بڑی مضبوطی سے عیسائی ایمان کا اقرار کیا اور قید خانہ مین ڈالے گئے پرپتوا کی ماں

عیسائی تہی لیکن اُسکا بڈہا باپ بت پرست تہا وہ بولا اے میرے بیٹے اپنے باپ
کی سفید ڈاڑہی پر رحم کر اپنے باپ پر رحم کر جس نے تجکو بچپن سے جوانی تک پالا ہے
اور تجہ کو تیرے بہائیون سے زیادہ پیار کیا ہے اب سب کے سامنے مجہ کو بے عزت
مت کر اپنی ماں اور خالہ کو دیکہو اپنے چہوٹے لڑکے کو دیکہو اور اوسکو اور ہم سب کو ہلاک
نہ کرو کہ ہم پہر کسی سے شرم کے مارے بول نہ سکین گے یہہ کہہ کر اپنے بیٹے کا ہاتہہ چوما اور
اوسکے پاؤن پر گر پڑا لیکن وہ مضبوط رہے جب وہ کچہری مین حاضر کئے گئے پہر اوسکا باپ
سمجہانے کو آیا حاکم نے کہا اپنے بڈہے باپ پر اپنے چہوٹے بیٹے پر رحم کر اور پوجا کر اُسنے
جواب دیا ہم سے یہہ نہین ہوسکتا حاکم نے کہا تم عیسائی ہو کہا ہان مین عیسائی ہون
سب نے اسی طرح اقرار کیا آخر اُن پر قتل کا حکم جاری ہوا اور یہہ ٹہیرا کہ آنے والے تیوہار پر
لوگون کے تماشے کے لئے جانورون سے پہڑوائے جائین گے اس درمیان مین فلستاس
کو جننے کا درد شروع ہوا قیدخانیکے داروغہ نے پوچہا تم یہہ درد مشکل سے سہتی ہو جانورون
کے پہاڑنے کا درد کیونکر سہوگی با اینہمہ تم پوجا سے انکار کرتی ہو اُس نے جواب دیا کہ جسکے
واسطے مین قتل کی جاؤن گی یعنی حضرت عیسیٰ ع اوسوقت وہ میرا درد سہے گا کیونکہ مین اُسکے
واسطے درد سہتی ہون روز مقررہ پر وہ سب پہڑوائے گئے جب جانورون کے پہاڑنے سے
بالکل جان نہ نکلی تلوار سے تمام کئے گئے۔ لب التواریخ والے پادری صاحب لکہتے ہین کہ
سیویرس کے وقت مین سارے ملک مین شہید ونکے قتل سے لہو کے نالے بہے سن
دوسو گیارہ عیسوی مین وہ مرگیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین انگریزی تواریخ سے
لکہا ہے کہ عیسائیون مین دس دفعہ بڑے بڑے قتل عام ہوئے۔

(۱) نیرو بادشاہ کے وقت سنہ ۶۴ عیسوی مین اور جب تک یہہ بادشاہ زندہ رہا تب تک یہ قتل عام برابر جاری رہا اور حضرت	سنہ ۶۴ء مین نیرو بادشاہ رومی کے وقت کا مسیحیون کا مشہور قتل

عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینا اُن لوگون کے نزدیک بہت بڑا گناہ تہا - تاریخ کامل مین درج ہے کہ اسی نیرو کے وقت مین بیت المقدس کے بڑے پادریون مین جو یعقوب نامی تہے اونکو یہودیون نے قتل کیا -

دومشیان رومی کے زمانہ کا مسیحیون کا مشہور قتل

(۲) قتل عام بادشاہ دومشیان کے وقت ہوا یہہ بادشاہ بہی نیرو کی طرح عیسائی دین کا دشمن تہا اوس نے قتل کا حکم دیا اور ایسا قتل عام ہوا جس سے یہہ ڈر ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین بالکل دنیا سے مٹ جاے حضرت یوحنا شہر سے نکالے گئے اور فلبولیس کلمنیس قتل ہوئے -

ترجان بادشاہ کی زمانہ کا مسیحیون کا قتل

(۳) قتل عام حضرت یوحنا کے اس معاملہ کی دیکہنے کے بعد ترجان بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو ایک عیسوی مین شروع ہوا اور اٹہارہ برس تک جاری رہا اور کلیمنت جو روم کا اسقف یعنی بڑا پادری تہا اور شمعون جو یروشلم کا اسقف تہا اور اکناشس جو کورینہ کا اسقف تہا یہہ سب اوس مین قتل کئے گئے -

مرقس انطونیس کے زمانہ کا مسیحیون کا مشہور قتل

(۴) قتل عام مرقس انطونیس بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو اکسٹہہ عیسوی مین شروع ہوا اور دس برس سے زیادہ جاری رہا اور یورپ پچہم کے لوگ قتل ہوئے اور یہہ بادشاہ بڑا بت پرست اور سخت کافر تہا -

سویرس بادشاہ کے زمانہ کا مسیحیون کا مشہور قتل

(۵) قتل عام سویرس بادشاہ کے وقت مین ہوا اور یہہ قتل سن دو سو دو عیسوی مین شروع ہوا اور ہزارون آدمی مصر مین اور فرانس مین اور کارتہج مین قتل ہوئے اور یہہ قتل بہت شدت کے ساتہہ تہا یہانتک کہ عیسائی

کو گمان ہوا کہ یہہ زمانہ دجال کا زمانہ ہے۔

مکسیمن پادشاہ کے زمانہ کا مسیحیون کا مشہور قتل

(۶) قتل عام مکسیمن پادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ قتل سن دوسو سینتیس عیسوی مین شروع ہوا اس قتل مین اکثر علما مارے گئی کیونکہ اُس پادشاہ کا یہہ خیال تہا کہ علما کے قتل ہو چکنے کے بعد جاہلون کا بہکانا بہت آسان ہوگا۔

ویشس کی سلطنت مین مسیحیون کا قتل عام

(۷) قتل ۲۵۳ عیسوی مین بزمانہ سلطنت ویشس پادشاہ ہوا پادری ولیم میور لکہتے ہین کہ سن دوسو چھیالیس مین ویشس پادشاہ ہوا اور عیسائیون کا آرام بند ہوگیا کیونکہ اُس نے چاہا کہ عیسائی دین کو بالکل مٹادے اور حکم دیا کہ سب لوگ سرکار کا دین اور اُسکی رسمین قبول کرین اگر کسی نے انکار کیا تو پہلے اس امید سے کہ وہ پہر جاوے ایذا دیجاتی تہی آخر کو جنہون نے پوجا کرنا قبول نہین کیا اون پر اور خصوصاً اسقفون پر یعنی پادریون پر قتل کا حکم جاری ہوتا تہا اوسکی تعمیل کے واسطے سب شہرون مین حاکم کے ساتہہ پانچ بت پرست مقرر کئے گئے اور اُس پنچایت نے سب عیسائیون کو اپنی کچہری مین طلب کرکے قید خانے مین ڈالدیا وہان اون پر بڑی سختی کیجاتی تہی بہت لوگ عیسائی دین سے پہر گئے جو دنیا کی عزت اور مال کو نجات سے زیادہ سمجہتے تہے اونہون نے یا دیوتاؤن کو پوجا یا بغیر پوجنے کے عہدہ دارون سے سازش کرکے اپنا نام عیسائیون سے خارج اور بت پرستون کی فہرست مین داخل کروا یا ایسے لوگونکو ایک چٹھی یا پرچہ ملتا تہا جس مین لکہا ہوتا تہا کہ یہ شخص پوجا کر چکا ہے ہزارون آدمی بہاگ گئے اور بہت لوگ قید ہوئے اور بعضے قتل کئے گئے اسی طرح سے سن دوسو پچاس تک عیسائیون نے کم یا زیادہ ایذا پائی اصحاب کہف کا یعنی غار والونکا قصہ اسی سلطنت سے علاقہ رکہتا ہے فی الحقیقت اس پادشاہ کا نام ہماری عربی کتابون مین دقیانوس مرقوم ہے

غار والون کا قصہ اللہ تعالی اُسنے سورہ کہف مین ہمارے پیغمبر صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا
ہے پادری لوگ قرآن شریف کی ضد کے مارے کہتے ہین کہ اس قصہ کی معاذ اللہ کچہہ اصل
ہی نہین ہے پادری ولیم میور اس جگہہ حاشیہ پر لکہتے ہین کہ اس قصہ کی کچہہ اصل حقیقت
نہین ہے لیکن مدت تک مشہور رہا وہ یہہ ہے کہ اقسس کے سات جوانون نے دقیانوس
کی بدعت سے بہاگ کر پہاڑ کے ایک غار مین پناہ لی وہان ایسے سو گئے کہ دو سو برس کے
قریب تک نہ جاگے پادری صاحب نے پہلے لکہا کہ اس قصہ کی اصل نہین ہے پہر
لکہتے ہین کہ دیر تک مشہور رہا معلوم ہوا کہ عیسائیون مین مدتون یہہ قصہ مشہور تہا
اب قرآن کی ضد سے انکار کیا جاتا ہے ابن اثیر جزری رہ نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ
روم کے پادشاہ جو اول سے قسطنطین تک ہین اُنکی تعداد ٹہیک نہین معلوم ہوتی کوئی
کچہہ کہتا ہے کوئی کچہہ کہتا ہے جس طرح اُن پادشاہون مین اختلاف ہے جو حضرت سکندر
کے بعد ستے اور ہر ہر شخص کا جدا پادشاہ تہا وہ لوگ ملوک طوائف کہلاتے تہے البتہ
قسطنطین سے ہرقل تک ٹہیک شمار ہے اور اول کے پادشاہون مین جو لوگون نے اختلاف
کیا ہے اور ایک نے دوسرے کے برخلاف کہا ہے اُسکا تہوڑا سا حال ہمنے دقیانوس
اور اہل غار کے حال مین لکہہ دیا ہے اسی باعث سے طبری نے ذکر نہین کیا کہ غار والے
کس پادشاہ کے وقت مین تہے ابن اثیر رہ نے قوموس کے اور دقیانوس کے
بیچ مین تیئیس پادشاہ بیان کئے ہین اور اونکا حال بہت کم لکہا ہے۔

ولریان پادشاہ کے زمانہ مین مسیحیون کا قتل عام

(۸) آٹہوان قتل عام ولریان پادشاہ کے وقت مین
۲۵۷ء مین ہوا اور اوس مین ہزارون آدمی قتل ہوے۔ پادری
ولیم میور لکہتے ہین کہ سنہ دو سو پچاس مین ولریان پادشاہ ہوا اُس نے دو تین برس بعد یہہ
حکم جاری کیا کہ عیسائیون کا عبادت کے لئے جمع ہونا اور اسقف اور قسیسون کا یعنی

بڑے اور چھوٹے پادریوں کا اپنی جماعت کے ساتھ جمع ہونا ممنوع کیا گیا اسقفوں نے وطن سے نکلکر اپنی اپنی جائے پناہ سے اپنی جماعتوں کو نصیحت اور تعلیم کے خط بھیجے پادریوں کے پھیل جانے سے دور دور ملکوں میں انجیل پہونچی اور بہت لوگ عیسائی ہوئے تب بادشاہ نے یہ حکم جاری کیا کہ اسقف و دین کے خادم جلد قتل کئے جاویں باقی عزت داروں کا مال ضبط اور وہ ذلیل کئے جاویں اسپر بھی اگر عیسائی رہیں گے قتل کئے جاوینگے عزت دار عورتیں بعد ضبطی مال کے وطن سے نکال دی جاوینگی باقی سرکاری ملازم اور جتنے عیسائی ہوں غلام بناکر قید کئے جاوینگے اور اونکے پاؤں میں زنجیریں ڈالی جاوینگی اور سرکاری مشقت کرینگے کپریان کرتاگو کا ایک اسقف دیسیس کے ظلم کے وقت میں کنارے ہو رہا تھا ولریان کے وقت میں نہ پر اپنی جماعت میں جا ملا پہلے اشتہار میں وطن سے نکالا گیا دوسرے اشتہار میں اُس ملک کے صوبہ دار نے اُسکو بلا کر کہا شاہنشاہ اقدس نے فرمایا ہے کہ تم کو پوجا کرنا ضرور ہوگا اوسنے کہا میں پوجا نہیں کرتا صوبہ دار نے حکم لکھوا کر سنایا کہ کپریان سرکاری دیوتوں کا دشمن ہے جلد اُسکی گردن کاٹی جاوے کپریان بولا اللہ کا شکر ہے یہ شہر کے باہر میدان میں لے جاکر بڑی بھیڑ کے سامنے اوسکو قتل کیا۔

اریلین بادشاہ کے وقت میں مسیحیوں کا قتل

نواں قتل اریلین بادشاہ کے وقت میں سنہ دو سو چوہتر عیسوی میں شروع ہوا اور اوسکا حکم جاری ہوا لیکن اُس میں بہت لوگ قتل نہیں ہوے کیونکہ بادشاہ قتل کیا گیا۔

دیوکلیشان اور کلریوس بادشاہ کے زمانہ میں مسیحیوں کا قتل اور گرجاؤنکا انہدام اور کتب سماوی کا جلایا جانا۔

پادری ولیم میور لکھتے ہیں کہ سن دو سو چھانوے عیسوی میں پھر ظلم ہونے لگا دیوکلیشیان اور کلیریوس بادشاہوں نے حکم دیا کہ فوج میں جتنے عیسائی ہوں پوجا کریں اس پر بہت سپاہیوں اور عہدہ داروں نے اپنی نوکری اور عزت اور وہ ایک نے اپنی جان بھی چھوڑ دی آخر کو سنہ تین سو میں یہ اشتہار جاری ہوا کہ عیسائی

اگر عبادت کے لئے جمع ہونگے قتل کئے جاوینگے عبادت خانے مسمار اور اوجاڑ کئے جاوین۔
عیسائیون کی کتابین خصوصاً کلام الہی تلاش کرکے جلائے جاوین عزت دار اور عہدہ دار معزول
اور قید ہون اور باقی لوگ بے عزت اور غلام کئے جاوین عیسائیون نے بڑے بڑے عذاب
سہے اکثر ولایتون مین حاکمون نے بادشاہی حکم سے بہی بڑہ کر سختیان کین بہت عبادت خانے
بت پرستون نے جلا دئے یا گرا دئے عیسائیون کی کتابین خصوصاً اللہ تعالی کی پاک کتاب
کی جتنی جلدین تلاش سے ملین جلائی گئین جسکے یہان نہین ملین یا جس نے چہپا رکہین
اور دینے سے انکار کیا سخت عذاب مین پہنسا اظہار الحق مین درج ہے کہ سوان قتل سن
تین سو دو مین ہوا اور زمین پورب سے پچہم تک اس قتل سے بہر گئی اور شہر فریجیا سارا ایک ہی
بار جلا دیا گیا کہ اس مین کوئی عیسائی نہ رہا اور دیو کلیشیان نے سنہ تین سو تین عیسوی مین
حکم دیا کہ گرجے ڈہا دئے جاوین اور کتابین جلا دی جائین لارڈنر اپنی تفسیر کی ساتوین جلد
کے پانسو بائیسوین صفحہ مین تحریر فرماتے ہین کہ دیو کلیشیان نے مارچ کے مہینے مین اپنے
بیٹہنے کے انیسوین برس حکم دیا کہ گرجے ڈہا دئے جاوین اور پاک کتابین جلا دی جاوین
یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوس نے اپنی آنکہہ سے دیکہا کہ گرجے ڈہا دئے گئے
اور پاک کتابین بازارون مین جلائی گئین۔

قسطنطین کی سلطنت اور عیسیون کی آفات مین کمی

ولیم میور لکہتے ہین کہ دیو کلیشیان نے تین اور قیصرون کو یعنی
کلیریوس او کانسٹنٹیس وغیرہ تین بادشاہون کو اپنے ساتہہ
سلطنت مین شریک کر لیا چار بادشاہون نے ملک آپس مین بانٹ لیا تہا ان بادشاہون مین
لڑائی ہونے لگی جس جس ملک مین قسطنطین جو پچہم کا بادشاہ تہا وہان ظلم کم ہوتا جاتا تہا اگرچہ
وہ اوس وقت تک عیسائی نہ تہا لیکن عیسائیون کی طرف رغبت رکہتا تہا سنہ دو سو چورانوے
عیسوی اور تین سو ننانوے مین اکثر جگہہ اور بادشاہون نے یہہ حکم جاری کیا کہ سب لوگ

پوجا کرین اور عیسائی قیدی جو کام کرتے تھے اُن سے زیادہ محنت لی جاتی تھی ایک بار
اڈستالیس آدمی جو دین کے اقرار سے نہین ہٹے اکٹھے سب قتل کیئے گئے پھر تین سو
دسوین برس قسطنطین جس نے عیسائی دین قبول کیا تھا تمام سلطنت روم کا بادشاہ ہوا
پادری طامس اسکاٹ صاحب صحیفۂ دانیال علیہ السلام کے باب یازدہم کی تفسیر مین
تحریر فرماتے ہین کہ عیسائی لوگ مدت تک اپنے ویران کرنے والون کے پھندے مین
پھنسے رہے جب قسطنطین عیسائی ہوا تب اوس نے اونکو بچایا بعد اسکے وہ قتل
نہین کیئے گئے بلکہ روم کے پادشاہون نے اور اونکے نائبون نے اُن پر مہربانی رکھی
توبھی یہان سچے دین کے لیئے تھوڑی مدد ثابت ہوتی ہے اُس لئے گرجا گھر والون کے
دنیا کی عزت کے لیئے بہت کچھہ باتین دین مین ملادین اور اُس کو اس بات مین بہت کوشش
تھی کہ اقراری عیسائیون کے چال چلن کو ذلیل کرے اور وہ اس بات کا باعث ہوا کہ بہت
لوگ خوشامدت اُنکے ساتھہ لگے رہتے تھے کیونکہ مکر پادریون مین اور دنیادارون
مین جاری تھا جن کا یہہ ارادہ تھا کہ اپنے فائدہ کے لیئے پادشاہون اور امیرون کی خوشامد
کرین اور بہتک جلدی سے گرجا گھر مین خرابی پیدا ہوگئی اور کئی کئی مذہب والے ایک دوسری
کو باری باری سے ستاتے تھے اور جو سچے مذہب کی سمجھہ رکھتے تھے وہ
سب سے زیادہ دبائے گئے اونکو یہہ حکم دیا گیا کہ جھوٹے اُستادون سے خرابی کی باتین
سیکھین اور اون باتون مین کوشش کرین یہہ سب کچھہ اس لئے تھا کہ آخر کے وقت تک
جاری رہے توبھی یہہ ایک مقرری وقت کے لئے ہے اور انٹیوکس کے وقت مین جو تباہی
اور خرابی یہودیون پر پڑی تھی یہہ آیتین اُس وقت پر مطابق نہین پڑتین کیونکہ وہ مصیبتین آخر
وقت تک نہین رہین لیکن وہ خرابیان جو اقراری عیسائیون سے عیسائیون نے سہی ہین
وہ قسطنطین کے وقت سے شروع ہوتی ہین اور وہ خرابیان جاری رہین زیادہ یا کم آج کے

دن تک اور وہ جاری رہینگی مقرری وقت تک۔ درحقیقت اس بادشاہ کا عیسائی ہونا بہت غور طلب ہے تاریخی حالات اس امر کا کافی ثبوت نہین ہین کہ یہ بادشاہ بہت بڑا دنیاوا اور ملکی اور انتظامی مصالح کے مقابلہ مین مذہب کی کچھہ بھی پروا نہین رکھتا تھا بلکہ مذہب کو لاشئے محض خیال کرتا تھا اس نے اپنا آبائی مذہب عقیدت کی وجہ سے نہین چھوڑا بلکہ مصالح ملکی کے لحاظ سے اسکا عیسائی ہو جانا گو ایک طرح عیسائیون کے لئے مفید ہوا کہ رومیون کے عام مظالم بند ہو گئے لیکن دوسرے طور پر حد سے زیادہ مضر ہوا اسلئے کہ اس نے بت پرستانہ خیالات کو مسیحی مذہب مین جبراً داخل کرایا اور اسقدر جبر یہ مذہب مین تصرفات کئے کہ واقعی مسیحی مذہب کا نام و نشان بھی باقی نہین رہا۔ سب سے پہلا مصنف تثلیث یہی بادشاہ ہے جس نے اُس سخت وقت مین جبکہ مسیحیون سے زیادہ ضعیف اور ذلیل کسی مذہب کے لوگ نہ تھے اور وہ اسقدر کثرت کے ساتھہ قتل کئے جا چکے تھے جسکی کوئی حد نہین اور انواع واقسام کے اون پر مظالم ہو چکے تھے اور وہ حد سے زیادہ ترسان اور لرزان اور پریشان تھے تمام گرجے اونکے مسمار ہو چکے تھے آسمانی کتابین چن چن کر بازارون مین جلائی جا چکی تھین ایسی حالت مین بادشاہ کے التفات سے جسقدر وہ مجبور ہوئے ہونگے۔ ظاہر ہے۔ غرض اس بادشاہ نے بہت سے پادریون کو جمع کر کے تعظیم کے پیرایہ مین حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کو بھی بالجبر خدا تسلیم کرا دیا اور اسطور پر تثلیث الوہیت کا بانی ہوا جس نے تین خدا اونکے وجود سے انکار کیا اوس پر سخت ظلم کیا گیا غرض رومن کیتھلک مذہب کا یہی بادشاہ بانی ہے اور اس نے مذہب مسیحی مین اس قسم کے تصرفات کرائے ہین جسکی وجہ سے مذہب مسیحی اسقدر متغیر ہو گیا کہ اصلی مذہب کا پتہ بھی نہین رہا۔ اوسکی خرابیون سے جسقدر شاخین مسیحی مذہب کی ہین سب مین تین خدا مانے جاتے ہین غرض اصول مذہب مسیحی کو اسی بادشاہ نے خراب کیا اور ایسی عجیب وغریب باتین پیدا کین جن سے مذہب مسیحی بدل گیا۔ خاص رومن کیتھلک کا مذہب تو محض بت پرستی

کے خیالات پر مبنی ہے دیگر مذاہب گو محض بت پرستی پر مبنی نہین ہین تاہم اصلی مذہب سے بہت دور ہین بجائے توحید باری کے تثلیث کا عقیدہ سب مین لازمی ہے۔ پس قسطنطین کے مسیحی ہونے سے تو مسیحی نہ ہونا ہی بہت بہتر تہا کہ مذہب مسیحی تو سلامت رہتا۔ تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین بہی حسب بیان طامس اسکاٹ صاحب لکہا ہے اور آیت سی وچہارم باب یازدہم صحیفہ دانیال علیہ السلام مین تہوڑی سی مدد سے قسطنطین کے وقت کو مراد لیا ہے آیت سی و پنجم باب صحیفہ مذکور مین جو یہہ ارشاد ہے کہ سمجہہ والے گر جائینگے اسکا یہ مطلب ہے کہ ایمان والون پر مصیبتین پڑینگی یہہ اللہ کی طرف سے اونکے ایمان کی آزمایش ہوگی اور مصیبتین جہیل کر وہ گناہون سے پاک ہو جائینگے یہانتک کہ آخری وقت آوے آخری وقت سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہے جس مین مصیبت زدہ ایمان والون نے ظالمون کے ظلم سے نجات پائی اور جو کچہہ ظلم اور فساد قسطنطین کے مذہب والونکا یعنی رومن کاتہلک کے فرقہ کا اور دیگر جہوٹے عیسائیون کا باقی ہے اُسکو امام مہدی ع علیہ السلام مٹاوینگے۔





باب (۱۶) آیت (۱۱) اور خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی اُسکا نام اسمٰعیل رکھنا۔ کہ خداوند نے تیرا دُکھ سُن لیا۔

باب (۱۶) آیت (۱۲) وہ وحشی آدمی ہوگا۔ اُس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُس کے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کریگا۔

باب (۱۷) آیت (۲۰) اور اسمٰعیل کے حق میں مین نے تیری سُنی دیکھ مین اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم بناؤنگا۔

یہہ پنجاب بائبل سوسیٹی کا ترجمہ ہے۔ آیت یازدہم کا ترجمہ تو زیادہ بحث طلب نہین ہے البتہ آیت دوازدہم کا ترجمہ کسی قدر قابل بحث ہے اصل عبرانی آیت یہہ ہے (وِهُوּ יִהְיֶה پرا آدام یادَ وِبکل وَ یَدکُل بُو وَعَل پِنِی کل اِحاو یِشکون) اور پادری صاحبون کا ترجمہ عربی عہد عتیق مشتہرہ ۱۸۱۱ء مین اس آیت کا ترجمہ یہہ ہے (اِ) وہ لوگون سے وحشی ہوگا اور اُس کا ہاتھ سب مین ہوگا اور سب کا ہاتھ اُس مین ہوگا اور اوس کے پاس

اُس کے سب بہائی حاضر ہونگے اور سب وہین سکونت اختیار کرین گے) ابوہاشم نے اس آیت کا یہہ
ترجمہ اپنی کتاب مین نقل کیا ہے۔ (اور وہ لوگون سے وحشی ہوگا۔ اُسکا ہاتہہ سب کے ہاتہہ پر ہوگا اور
سب کا ہاتہہ اوسکے ساتہہ ہوگا اپنے تمام بہائیون پر مہربان ہوگا) اور صاحب تشخیص المقال نے جو ترجمہ
نقل کیا ہے وہ یہہ ہے (وہ سب امتون مین بڑا ہوگا اُسکا ہاتہہ سب کی ہاتہہ پر ہوگا) اور ایک اور ترجمہ
نقل کردہ صاحب تشخیص المقال یہہ ہے (اُس کے ہاتہہ سب پر ہونگے اور سب کے ہاتہہ نہایت
عاجزی کے ساتہہ اُسکے سامنے پہیلے ہوے ہونگے) اصل عبرانی آیت کے مقابلہ سے معلوم
ہوتا ہے سوسیٹی مذکورہ نے (وِ ھُوٗ یِھْیِہ پِرْاٰدَم) کا ترجمہ یہہ کیا ہے کہ (وہ وحشی آدمی ہوگا۔
فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر مین اسی جزو آیت کا ترجمہ (وھو یکون علی الناس) لکھا ہے (یعنی وہ
آدمیون کا سردار ہوگا) سیف الامت مشتہرہ ۱۲۳۳ ہجری مین ملا احمد ایرانی عالم عبرانی نے اسی جزو آیت
کا ترجمہ (وہ جنگل کا رہنے والا ہوگا) کیا ہے۔ اور اپنے اس ترجمہ کے وجوہ بھی بیان کئے ہین پس
گو ملا احمد ایرانی کے ترجمہ اور سوسیٹی کے ترجمہ اور اکثر متذکرہ دیگر ترجمون مین زیادہ تفاوت نہین ہے
تاہم کسی قدر فرق ہے اس لئے کہ وحشی جنگل کے رہنے والون ہی تک محدود نہین ہے۔ لہذا زیادہ قابل
اعتماد ملا احمد ایرانی کا ترجمہ ہے۔ اور اس جزو کا ترجمہ (یَادُوٗ بِکُلُّ وِیَدُ کُلُّ بُوٗ) سوسیٹی نے (اوسکا
ہاتہہ سب کے اور سب کے ہاتہہ اوسکے برخلاف ہونگے) محض غلط کیا ہے اسلئے کہ عبرانی مین (ب)
کے معنی ساتہہ کے ہین۔ برخلاف کے نہین ہین پس "برخلاف" کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ دراصل
سوسیٹی کے مترجمون نے فاضل خان ہمدانی کی تقلید کی ہے جس نے فارسی مین توریت کا ترجمہ کیا تہا
اور یہود کے خوش کرنیکے لئے اوسنے محض غلط ترجمہ اس جزو آیت کا بعینہ سوسیٹی مذکورہ کے
ترجمہ کے مانند کر دیا تہا۔ ملا احمد ایرانی نے "راتوکوم" مترجم توریت کا بامحاورہ ترجمہ اس جزو آیت کا
نقل کیا ہے (وہ سب پر غالب اور سب اوسکے محتاج ہونگے) گو لفظی ترجمہ تو یہہ ہے کہ (ہاتہہ اُسکا
سب کے ساتہہ اور ہاتہہ سب کا اوسکے ساتہہ) لیکن بامحاورہ ترجمہ وہ ضرور قابل اعتبار ہے جو ملا احمد نے

ایک مشہور عالم اور مترجم کا نقل کیا ہے پادری صاحبون کا ترجمہ عربی عہد مین مطبوعہ ۱۸۱۱ء مین بھی جزو آیت مذکورہ کا ترجمہ یہہ ہے (اوسکا ہاتھہ سب مین ہوگا اور سب کا ہاتھہ اوس مین ہوگا) اگر اسی عربی ترجمہ کی پنجاب بائیبل سوسیٹی بھی تقلید کرتی تو بہی ہمین اختلاف کی ضرورت نہ ہوتی تعجب کہ (ب) کے معنی ساتھہ کے ہین اور برخلاف ،، اوس کا ترجمہ کیا جاتا ہے تو ایسا ترجمہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال سب سے زیادہ قابل اعتبار ترجمہ وہ ہے جو ملا احمد ایرانی نے نقل کیا ہے۔ اس آیت کے جزو اخیر کے ترجمہ مین اختلاف کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ آیت بستم اصل عبرانی یہہ ہے۔ (وُلِیشْمعیل شمعتیخا هِنّه بیرختی اُوتو وِهِفریتی اُوتو وِهِربیتی اُوتو بمُئُود مُئُود شنیم عاشار لشیئم یولید ونتتیو لِغُوی غادُول) ترجمہ عربی ۱۸۱۱ء مین اس آیت کا ترجمہ یوں ہے۔ اسمعیل کے باب مین مینے تیرا کہنا سنا ارے مین اوس مین برکت دونگا اور میوہ وار اوس کو کرونگا اور بہت بہت اوسکو جدا جدا بڑہاونگا اور بارہ سردار اوس سے پیدا ہونگے اور اوس سے ایک بڑی امت کرونگا) گو جو ترجمہ اس آیت کا سوسیٹی نے کیا ہے اوس کی نسبت زیادہ اعتراض نہین ہے البتہ اسقدر بیان کر دینا اس موقعہ پر نامناسب نہین ہے کہ بمؤد مؤد ،، کے معنی بہت بڑہاونگا سوسیٹی نے لکھا ہے لیکن اسکے معنی اصلی اس سے زیادہ مبالغہ کے ہین۔ الفاظ مذکورہ بہت جگہہ توریت شریف مین آئے ہین چنانچہ اسی کتاب کے باب اول کی آیت (۳۱) مین ہے (طوب مِئُود) اور ساتوین باب کے آیت (۱۸) مین ہے۔ (وَهمّایِم گابرو مِئُود مِئُود) آیت اول الذکر کا سوسیٹی نے یہہ ترجمہ کیا ہے (دیکھا کہ بہت اچھا ہے) اور آیت آخر الذکر کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ (پانی زمین پر بے نہایت بڑہ گیا) پس آیت آخر الذکر کے مطابق جبکہ آیت بستم بھی ہے تب کیون یہان یہہ ترجمہ نہین کیا گیا (اوسے بے نہایت بڑہاونگا) فی الواقع وہ مِئُود مِئُود ،، کے معنی بے حساب کے ہین ملا احمد ایرانی نے کتاب سیف الامتہ مین اسکا ترجمہ یہہ لکھا ہے کثیر بڑہاونگا مین اوس کو مئود مئود) فی الحقیقت

مئود مئود کثیر المعانی لفظ ہی اسکے معنی بعضوں نے جدا جدا یعنی بہت بہت کے لکھے ہین بعض نے اسکے معانی طیب طیب کے لکھے ہین بعض نے اسکے معانی اچھے اچھے کے تحریر فرمائے ہین بعض نے اسکے معانی بیچ بیچ کا اور بعض نے حمداً حمداً کئے اور بعض نے شکر اً شکراً کے لکھے ہین ملا احمد نے جو کچھہ لکھا ہے اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ بعض علمای اہل اسلام کا یہ خیال ہی ہے مئود مئود اسمائے خاتم الانبیا علیہ السلام مین سے ہے۔ غالباً اسی خیال سے اس طور پر ملا احمد نے ترجمہ کیا ہے۔ بہر حال جن علما کا یہ خیال ہے انھون نے نہ اپنے اس خیال کی زیادہ تصریح کی نہ اپنے اس خیال کی کوئی دلیل بیان کی پس اس مین شک نہین ہے کہ معانی ترجمہ مین کسی قدر زیادہ تصریح کے ساتھہ لکھے جانے چاہیے تھے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے آیت یازدہم تو بہت صاف ہے کوئی امر اُس مین پیچیدہ نہین ہے۔ حضرت ہاجرہ کو خدا تعالی کے فرشتہ نے اُس وقت مین روکا جبکہ وہ صور کی راہ پر پانی کے چشمہ کے قریب پہونچی تہین اور فی الواقع حضرت سرہ کی تنبیہہ سے وہ جاتی تہین اور اونکو سمجہایا کہ پہر حضرت سرہ کے پاس لوٹ جائین اور اونکی اطاعت کرین اور ساتھہ ہی اسکے یہہ بہی خوشخبری دی کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام اُنکے بطن مین ہین۔ دراصل یہہ نام عبرانی مین "لیشماعل" ہے جس کی اصل "و لیشمع ایل" تہی لیشمع کے معنی عبرانی مین (سنتا ہے) کے ہین اور "ایل" کے معنی اللہ کے ہین۔ جسکے مجموعی طور پر معنی یہہ ہین کہ (خدا تعالی نے سنا) اس اسم او فعل کا مرکب قواعد عبرانی کے بموجب لیشماعل ہوا جو بلحاظ خاص واقعات کے خداوند کریم نے سنکر رحم فرمایا تہا اور اسی واقعہ کے لحاظ سے خداوند کریم کے فرشتہ نے حضرت ہاجرہ سے کہا تہا کہ یہی نام رکہا جائیگا۔ اس آیت سے ماقبل آیت دہم یہہ ہے۔

(دہم خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے)

غرض یہہ خوشخبریان سنکر حضرت ہاجرہ واپس چلی گئین اور بعد ولادت حضرت کا "لیشماعل" نام رکہا۔ آیت دوم کا صحیح ترجمہ حسب تصریحات متذکرہ یہہ ہے۔

(وہ جنگل کا رہنے والا ہوگا اور وہ سب پر غالب اور سب اسکے محتاج ہونگے وہ سب اپنے بھائیوں کے سامنے بود و باش کریگا - ۱۹)
جسکے جزو اول کی تو خود اسی کتاب پیدایش کے باب بست و یکم کی آیات بستم و بست و یکم سے پوری تائید ہوتی ہے جو حسب ذیل ہیں

(۲۰) "اور خدا اُس لڑکے کے ساتھ تھا - اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا"

(۲۱) "اور وہ فاران کے بیابان میں رہا اور اوسکی ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اوس سے بیاہنے کو لی -"

جن آیات سے فاران کے جنگل میں آپ کا پرورش پانا ثابت ہے - جو واقعہ مطابق پیشین گوئی ہے اور جس سے ظاہر ہے کہ آپ ایک نہایت بہادر اور قوی شخص تھے اقوام عرب آپ کی نسل ہیں اور بالاتفاق مورخوں کی تحقیقات کا یہ نتیجہ ہے کہ اقوام عرب کسی غیر قوم سے کبھی مغلوب نہیں ہوئیں سسطرس پادشاہ مصر اور کیخسرو پادشاہ ایران اور پمپی اور تراجن رومی کے لشکروں نے عرب کے فتح کرنے کی بہتیری کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی - تواریخ سے تفصیلی حالات اقوام عرب کی شجاعت کے معلوم ہو سکتے ہیں یہاں اون کا تذکرہ ضرورت سے خارج ہے - گو آیت کا یہہ جزو کہ (وہ سب پر غالب) ہوگا یعنی اسمٰعیل کی شجاعت اور اون کے کبھی نہ مغلوب ہونیکے تاریخی واقعات سے بالکل مطابق ہے جسقدر زیادہ تاریخی واقعات اقوام عرب کے معلوم کئے جائینگے اُسی قدر زیادہ اس آیت کی تفسیر ذہن نشین ہوتی جائیگی - غرض اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ پیشین گوئی کا یہ جزو بالکل مطابق واقعات ہے اور اس میں غالباً مسیحی اور یہودی بھی متفق ہیں - باقی رہا یہہ جزو کہ (سب اُسکے محتاج ہونگے) البتہ تشریح طلب ہے اس لئے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ایسے نہ تھے کہ سب اُنکے محتاج ہوتے کبھی حضرت اسحاق اُنکے بھائی اونکے محتاج نہیں ہوے اور نہ کوئی ایسا واقعہ کسی مورخ یا مصنف نے بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے سامنے سرنگوں ہوے یا حضرت اسحاق کی نسل حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل کے سامنے سرنگوں ہوئی نہ مجموعہ بائیبل سے کوئی امر اسکا موید معلوم ہوتا ہے نہ کوئی ایسا امر ثابت ہے جس کا مفہوم ملوکی السیادۃ

ہو جو اسکے ہم نتیجہ ہو بلکہ یہہ امر بخوبی ثابت ہی کہ ہمیشہ سلطنت اور نبوت بنی اسحاق مین رہی تاآنکہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ جو بنی اسمٰعیل مین ظہور فرما ہوئے اونکے سامنے ضرور بنی اسحاق سرنگون بھی ہوئے اونکے محتاج بھی ٹھیرے۔ اور نہ صرف بنی اسحاق بلکہ تمام بنی آدم اونکے محتاج قرار پاے۔ جس سے اس جزو آیت کی پیشین گوئی بھی مطابق واقعات ثابت ہوتی ہے توریت شریف مین کیا بلکہ تمام مجموعہ عہد عتیق مین اکثر آیات مین ایسا ہوا ہے کہ بزرگ خاندان کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ اور مقصود اُس سے اُس بزرگ خاندان کی نسل کی افراد ہین۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے اور مقصود اونکی اولاد ہے جیسے کہ یہ ارشاد ہے کہ اسرائیل نے ہمکو نہین پہچانا۔ حالانکہ اسرائیل بنی عارف باللہ تھے پس مقصود اسرائیل سے بنی اسرائیل تھے۔ غرض اسی طرح اس آیت مین بھی اسمٰعیل سے مقصود بنی اسمٰعیل مین سے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین جن مین یہ سب صفات ثابت ہین۔ فی الواقعہ یہ آیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہے گو بظاہر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا تذکرہ ہے مگر حقیقتاً مقصود رسول صلی اللہ وسلم کی بشارت ہے اس لئے کہ جو اوصاف اس مین حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیان فرماے گئے ہین بظاہر اون اوصاف کا ظہور نہ اُنسے ہوا نہ اونکی نسل مین اور کسی سے سوا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسمٰعیل ہین تب جو اوصاف آپ سے ظاہر ہوے وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے منسوب ہوسکتے تھے پس فی الواقع اس آیت مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات بیان فرماے گئے ہین۔ لیکن چونکہ اُس وقت تک آپ کا ظہور تو ہوا نہین تھا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ظہور ہوچکا تھا اور انہین کی نسل مین حضرت کا ظہور ہونیوالا تھا لہذا اس طور پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایا گیا چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ سب اوصاف بخوبی ثابت ہین جو اس آیت مین مذکور ہین لہذا آپ ہی اس آیت سے مقصود ہین اور آپ سے متعلق بشارت اس آیت مین ہونے مین ذرا شبہہ نہین ہوسکتا۔ باقی رہا جزو اخیر آیت کہ حضرت اسمٰعیل اپنے بھائیون کے سامنے بود وباش رکھین گے۔ اسکا مقصود اس سے زیادہ کچھہ نہین ہے کہ مساوات کے ساتھہ بھائیون کے تعلقات رہین گے اختلاف

بطون لاشی محض سمجھا جائیگا۔ اسلئے کہ حقیقتاً انسانیت مین سب انسان مساوی ہین صرف جو کچھہ امتیاز
ہے وہ انبیا علیہم السلام مین ہے کہ اونکی ارواحین عام انسانی روحون کے مانند نہین ہوتین نہ اونکے
نفوس عام انسانی نفوس کے مانند ہوتے ہین۔ ان مین خاص قسم کے امتیازات ہوتے ہین بہرحال آیت کا
جز اخیر بہی مطابق واقعات ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مین اور حضرت اسحاق علیہ السلام مین اختلاف
بطون کی وجہ سے کوئی امتیاز نہین ہوا۔ بلکہ جس طور پر متحد البطن اولاد سمجھی جاتی ہے۔ اور آپس مین جیسے تعلقات
متحد البطن اولاد مین ہوتے ہین ویسے ہی تعلقات ان دونون بہائیون مین رہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑے
بہائی تہے اور حضرت اسحاق علیہ السلام چہوٹے بہائی تہے جس طرح بڑے بہائیون کا چہوٹے بہائی لحاظ
رکہتے ہین اسی طور پر حضرت اسحاق علیہ السلام نے اُنکا لحاظ رکہا۔

آیت ہستم کے معانی کی نسبت اوپر مفصل طور پر لکہا جا چکا ہے اُسکا مطلب بہی بہت صاف ہے جو ارشاد اس آیت مین
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے متعلق ہوا ہے یہی ارشاد حضرت ہاجرہ کو ہوا تہا جبکہ وہ
دوبارہ حضرت سرہ کے پاس سے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونیکے بعد چلی گئی تہین اور بیرسبع کے بیابان مین
بہٹکتی پہرتی تہین اور مشک کا پانی ختم ہوگیا تہا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیاسے تہے اور آپ نے اُنہین ایک جہاڑی
کے نیچے لٹا دیا تہا۔ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے آسمان سے حضرت ہاجرہ کو پکارا اور وہ کہا جو آیت ہیجدہم سے ظاہر ہے

(۱۸) (اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا اور اوسے اپنے ہاتہہ سے سنبہال کر مین اُسے ایک بڑی قوم بناؤنگا)

واقعات جو گذرے اُن سے بہی ثابت ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل شمار سے خارج تہی حضرت اسحاق علیہ السلام
کی نسل شمار سے خارج نہین تہی بارہا اسکا شمار ہوا ہے پہلی دفعہ حضرت اسحاق کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام
جب مصر مین داخل ہوے دوسری دفعہ جب مصر سے نکلے تیسری دفعہ جب بیت المقدس مین داخل ہوے
ان سب مواقع پر بنی اسرائیل شمار کئے گئے ہین۔ بنی اسمٰعیل کبہی شمار مین نہین آئے۔ خداوند تعالیٰ نے
اپنا وعدہ پورا کیا اور بنی اسمٰعیل کو ایسی بڑی قوم بنایا جو شمار سے خارج رہی اور جو نسل قیامت تک باقی رہیگی
توریت شریف سے یہ بہی ثابت ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ فرزند ہوے اور اُنہین

بارہ فرزندون کی نسل اسوقت تک شمار سے خارج ہے توریت شریف کی آیات پر غور کرنے سے
ان دونون بھائیون کے وہی مدارج معلوم ہوتے ہین جو بڑے اور چھوٹے بھائیون کے ہونے چاہئین
حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر سے مشرف فرمایا تو حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء و مرسلین سے ممتاز فرمایا۔
جس اعزاز و افتخار کی کوئی حد ہی نہین ہے۔



کتاب پیدایش

باب (۴۹) آیت (۸) اے یہوواہ تیرے بہائی تیری مدح کرین گے۔ تیرا ہاتھہ تیرے بیریون کی گردن مین ہوگا۔ تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور جُہکے گی۔

ایضاً (۹) یہوداہ شیر ببر کا بچہ ہے۔ اے میرے بیٹے تو شکار پر سے اُٹھ چلا ہے وہ شیر ببر بلکہ پُرانے شیر ببر کی مانند جُھکتا اور بیٹھتا ہے۔ کون اُسکو چھیڑیگا

ایضاً (۱۰) یہوداہ سے ریاست کا عصا جُدا نہ ہوگا۔ اور نہ حاکم اوسکے پاؤن کے درمیانسے جاتا رہیگا جب تک کہ سیلانہ آوے۔ اور قومین اُسکے پاس اکٹھی ہونگی

ایضاً (۱۱) وہ اپنا گدہا انگور کے درخت سے ہان اپنی گدہی کا بچہ خاصہ انگور کے درخت سے باندہے گا۔ وہ اپنا لباس مے مین اور اپنی پوشاک آبِ انگور مین دہوویگا

ایضاً (۱۲) اُسکی آنکھین مے سے لال ہونگی۔ اور اُسکے دانت دودہ سے سفید ہونگے

توریت شریف کی کتاب پیدایش کے باب چہل ونہم کے آیات ۸ تا ۱۲۔ کا یہہ اُردو ترجمہ ہے جو پنجاب بائبل سوسیٹی کے ترجمہ شتہرہ ۱۸۹۵ء کی نقل ہے۔ اور سب سے پہلے ہمین بعض آیات کے ترجمہ کی صحت تسلیم کرنے مین بہت تامل ہے۔ آیت دہم اصل عبرانی یہہ ہے (لُویاسُوْرْ شِبْطْ مِیْہُوْدَا ہ

وِمِحُوقِ مِبِّن رِغلاؤعدکی یابوشیلوٗہ وِلُو یقھت عمیم) جس کا ترجمہ اُردو پنجاب بائبل سوسیٹی یہہ ہے (یہوواہ سے ریاست کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم اُسکے پاؤن کے درمیان سے جاتا رہیگا جب تک کہ سیلا نہ آوے اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی) پادری صاحبون نے ۱۸۱۱ء مین جو ترجمہ عہدین کا عربی مین شایع کیا ہے۔ اُس مین اس آیت کا ترجمہ یہہ لکھا ہے کہ (ہمیشہ رہیگا یہودا کا حکم اور رسم یعنی (حکم) اوسکے تحت حتیٰ کہ وہ شخص آجاوے جو اُسکا والی ہے جسکی طرف قبائل جمع ہونگے) اور ابن سایاط نے اس آیت کا ترجمہ یہہ کیا ہے (خبردار ہو ہرگز یہوواہ سے تلوار نہین جدا ہوگی اور ہرگز اوسکے قدمون سے عزت نہین جائیگی یہانتک کہ "شیلو" آجاوے جسکی جانب عوام الناس مائل ہو جائین گے) جس سے ترجمون کے اختلافات ظاہر ہین ہر مترجم اپنے خیالات کے بموجب ترجمہ کرتا ہے اصل عبرانی آیت سے ان ترجمون کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کسقدر اصل مقصود بیان سے تفاوت ہے۔ درحقیقت پنجاب بائبل سوسائیٹی کا ترجمہ ان ترجمون سے تو اچھا ہے لیکن کتاب یسعیاہ کے تینتیسوین باب کی بائیسوین آیت مین یہہ عبارت ہے (یہُوَاہ مِحُوقِقنُو) اس کا ترجمہ سوسائٹی مذکورہ نے یہہ لکھا ہے (خداوند ہمارا شریعت دینے والا ہے۔) جس سے ثابت ہے کہ "محوقق" کے معنی (شریعت دینے والے) کے لکھے ہین اور اگر اس لفظ کے یہی معنی ہین تو کوئی وجہ یہان "شریعت دینے والا" لکھنے اور وہان "حاکم" ترجمہ کرنیکی نہین ہے یا تو وہان بھی "شارع" ترجمہ لکھنا چاہیئے تھا یا یہان بھی "حاکم" ترجمہ کرنا چاہیئے تھا۔ کتاب استثنا کے چوتھے باب کی پانچوین آیت اور پانچوین باب کی اکتیسوین آیت اور چھٹے باب کی پہلی آیت مین لفظ "حوقیم" ہے اور سوسائٹی مذکورہ نے "شرعین" آیات اولین مین اور اخیر آیت مین "شریعتین" ترجمہ کیا ہے "شرعین" اور "شریعتین" دونون الفاظ کا مفہوم ایک ہی تصور ہے جس سے ظاہر ہے کہ چارون مقامات مذکورہ مین ایک معنی لکھے گئے ہین اور جو معانی ان چارون موقعون پر لکھے گئے ہین یقیناً صحیح معانی یہی ہین اور ان آیات مین عبرانی سے اردو مین صحیح ترجمہ لکھا گیا ہے۔ اور آیت متنکرہ مین جو "حاکم"

اس لفظ کا ترجمہ لکھا گیا ہے گو سنہ ۱۸۱۱ع کا عربی ترجمہ اس آیت کا مجموعی طور پر کیسا ہی کیوں نہ ہو لیکن "محوقوق" کا ترجمہ اُس مین "راسم" درج ہے اور نیز عبد السلام جو علماے یہود مین سے ایک عالم تھے اور جو سلطان بایزید خان کے وقت مین مسلمان ہو گئے تھے اونکے ترجمہ مین بہی "محوقوق" کے معنی "راسم" کے درج ہین چنانچہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے رسالہ "اظہار الحق" مین بہی اس کا ذکر کیا ہے پس "راسم" اور "شارع" متحد المفہوم الفاظ ہین۔ لہذا یہان اگر "شارع" ترجمہ کیا جاتا تو مناسب ہوتا "شیلو" کے ترجمہ کی جگہہ سوسیٹی نے "سیلا" لکھدیا ہے ترجمہ کچہہ بہی نہین کیا لیکن عہدین کا جو عربی ترجمہ مطبوعہ سنہ ۱۸۱۱ع ہے اور جسکا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اُس مین "شیلو" کے معنی (الذی هو الیہ) لکھے گئے ہین (یعنی وہ جو اوسکا والی ہی) اور دوسرا عربی ترجمہ جو پادری صاحبون نے سنہ ۱۸۴۴ع مین شایع کیا تہا اُس مین "شیلو" کا ترجمہ "الذی لہ الکل" درج ہی (یعنی جسکے لئے سب کچہہ ہے)

آیت یازدہم اصل عبرانی یہ ہے (اُوسِری لَغَفِن عِیرُوہُ وِلَسَّارُقَاہُ بِنِی اَتُونُو کِبَّس بَیَّین لِبُوشُو وُبِدَم عِنَابِیم سُوتُو) جسکا ترجمہ اردو پنجاب بائیبل سوسیٹی یہ ہے (وہ اپنا گدہا انگور کے درخت سے ہان اپنی گدہی کا بچہ خاصہ انگور کے درخت سے باندہے گا وہ اپنا لباس مَی مین اور اپنی پوشاک آب انگور مین دہوویگا) اور عربی ترجمہ عہدین مطبوعہ سنہ ۱۸۱۱ع مین یہ ترجمہ درج ہے اور اپنی پلکون سے اُسکے گدہی کے بچے باندہین گے اور خاصہ انگوری اسکے گدہے کے بچے درحالیکہ دہلا ہوگا شراب سے اُسکا لباس اور انگور کے خون سے اوسکی پوشاک دہلی ہوئی ہوگی) اور ابن باساطے نے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے اور اپنی پلکون سے اوسکے گدہے کے بچے باندہین گے اور اپنے اچہے عمدہ انگور کے نیچے اوسکے گدہے باندہین گے درحالیکہ دہلا ہوگا شراب سے اسکا کرتہ اور انگور کے خون سے اُسکا لباس) جس سے مترجمون کے اختلافات ظاہر ہوتے ہین کوئی کچہہ ترجمہ کرتا ہے اور کوئی کچہہ جسکا تصفیہ بغیر اصل آیات کے ہونا مشکل ہے بہرحال ان دونون مترجمون سے بہتر ترجمہ پنجاب بائیبل سوسیٹی کا معلوم ہوتا ہے لیکن کتاب یسعیاہ علیہ السلام کے باب بست وششم آیت ہفتم کے بعض الفاظ یہ ہین (دِغَمْ اللہ یائین یشاعو وبتی اَرٰتاغو) جسکا ترجمہ پنجاب

بائبل سوسیٹی نے یہہ کیا ہے (پر یہہ بھی می کے سبب سے خطا کرتے ہین وے نشے سو ڈگمگاتی ہین) جس سے ظاہر ہے کہ (بَیَّن) کا ترجمہ (سبب سے) کیا ہے نہ "مین"، جیساکہ آیت یازدہم مین کیا ہے کتاب الاحبار کے باب دوازدہم کی آیت چہارم کے الفاظ یہہ ہین (وَشِلُشِیم یُوم وِ بِشلُشِت یایِم تِیشِب بِدمِی طَاهَارَاه) جس کا سوسیٹی مذکورہ نے یہ ترجمہ کیا ہے (تیس دن وہ ٹھیرے رہے خون سے اپنے پاک کرنے مین) جس سے ظاہر ہے کہ "بدمی" کا ترجمہ "خون سے" کیا گیا ہے۔ نہ "خون مین" نہ "آب مین"، حالانکہ آیت یازدہم باب البحث مین "آب" ترجمہ کیا گیا تھا اور "مین" اسکے لحاظ سے یہان بھی بجاے خون سے"۔ "آب مین" ترجمہ ہونا چاہیئے تھا۔ اسی کتاب یوحنا کے باب یازدہم کی آیت ششم مین ہے (تِیشِب عَل دَمِی طَاهَارَاه) جس مین بجاے "بِ" کے ابتدا مین "عل" آگیا ہے جسکے معنی (خون سے اپنے پاک کرنے مین کے) ہین۔ جس سے ثابت ہے کہ آیت یازدہم کا ترجمہ صحیح نہین ہے فی الواقع اصل عبرانی کے معنی "خون انگور" کے ہین جیساکہ ترجمہ عربی ۱۸۱۱ع اور ابن سایاط کے ترجمہ مین ہے مگر معلوم یہہ ہوتا ہے کہ مترجان پنجاب بائبل سوسیٹی نے یہہ خیال کیا کہ کپڑا خون سے نہین دہلا کرتا بلکہ خون کے سبب سے کپڑا دہلتا ہے۔ اسی خیال سے انہون نے "خون" کی جگہہ "آب" لکہدیا۔ یا "خون انگور"، جو اصل الفاظ عبرانی کا ترجمہ ہے اسکا اصلی مفہوم مترجمون نے "آب انگور" خیال کیا۔ اسلئے کہ انگور مین فی الواقع پانی ہی ہوتا ہے خون تو ہوتا نہین وہی پانی خون کے ساتہہ تعبیر کیا گیا ہے۔ لہذا اونہون نے "آب انگور"، لکہنا قریب الفہم خیال کیا لیکن مترجمون کے ذہن مین شاید اُسوقت ہنری اسکاٹ اور طامس اسکاٹ کی تفاسیر کے مضامین نہ ہونگے جنہون نے یہہ لکہا ہے کہ

"یہہ تعریف "شیلو" کی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب ہے اور "انگور کے خون" سے مراد حضرت عیسیٰ کا خون ہے جو اونہون نے گنہگارون کی نجات کے لیئے بہادیا"

ورنہ مترجم یہان بجاے "خون" کے آب نہ لکہتے مترجان ترجمہ عربی عہدین مطبوعہ ۱۸۱۱ع نے

تقریباً ٹھیک ترجمہ کیا ہے اور نیز ابن ساباط نے بھی چونکہ اُنکے اصل ترجمہ عربی ہین اور جس موقعہ پر
اُن مین (من) آیا ہے اُسکے موقعہ سے سمجھا جاسکتا ہے کہ "وہ سبب سے" وہان اُسکا مفہوم ہی
غرض بیان مذکورہ کا نتیجہ یہہ ہے کہ جہان اس آیت کے ترجمہ مین "وہ مین ہے" وہان "وہ سبب سے"
اور جہان "آب انگور مین" ہے وہان "وہ خون انگور کے سبب سے" ترجمہ فی الواقع ہونا چاہیے تھا
موجودہ ترجمہ صحیح نہین ہوسکتا اور نہ اسکی کوئی وجہ ہے کہ جن الفاظ کا دوسری آیات مین ترجمہ "وہ سبب سے"
اور "خون" انہین مترجمون نے کیا ہو جیسا کہ اوپر ثابت کیا جاچکا ہے۔ ان آیات مین بلاوجہ موجبہ
"وہ مین" اور "آب" لکھا جاوے۔ بہرحال چونکہ اکثر مقامات پر جو ترجمہ الفاظ مذکورہ کا ہے وہی ترجمہ اس آیت
مین بھی صحیح تسلیم کیا جاسکتا ہے نہ اُس سے مختلف۔ آیت دوازدہم اصل عبرانی یہہ ہے (حَکْلِیلِی
عَینَیم مِیَّاین ولِبن شِنَّیم مِحَالاَب) جس کا ترجمہ پنجاب بائبل سوسیٹی نے یہ لکھا ہے
(اسکی آنکھین مے سے لال ہونگی اور اوس کے دانت دودہ سے سفید ہونگے) ترجمہ عربی مطبوعہ
۱۸۱۱ء مین اس آیت کا ترجمہ یہہ کیا گیا ہے (سُرخ ہین دونون آنکھین غایت درجہ کی سرخی سے
اور سفید ہین اوسکے دانت جنکی سفیدی دودہ سے بڑہی ہوئی ہے) اور اسی آیت کا ابن ساباط نے
یہہ ترجمہ کیا ہے) اور اوسکی آنکھین شراب سے زائد سُرخ ہونگی اور اوسکے دانت دودہ سے زیادہ سفید
ہونگے) غرض یہ دونون ترجمہ تقریباً متحد ہین اور پنجاب بائبل سوسائیٹی کے ترجمہ سے بالکل مختلف ہین آیت
اور غور طلب امر ہی کہ یہہ دونون ترجمہ اصل عبرانی آیت سے مطابق ہین یا پنجاب بائبل سوسائٹی کا ترجمہ اصل آیت سے مطابق ہی فی الواقع
پنجاب بائبل سوسائٹی نے اس آیت کا ترجمہ عمداً خراب کیا ہی اسلئے کہ کتاب یسعیاہ علیہ السلام کے باب سیزدہم کی آیت دوازدہم کی
یہہ عبارت ہے (اُوقِیر اِنُوش مِپَّاز وِآدم مِکِّتِیم اُوفِیر) جسکا ترجمہ سوسٹی مذکورہ نے
یہہ کیا ہے (مین ایسا کرونگا کہ مرد کندن کی نسبت سے ہان انسان اخیر کے سونیکے نسبت سے بھی
بہت ہی کمیاب ہونگے) عبرانی زبان مین "وم" کے پڑہنے سے وہی معنی ہوجاتے ہین جو عربی مین
"من" کے ہے اور اردو مین "وہ سی" سے حاصل ہوتے ہین اس موقعہ پر آیت مذکورہ مین ایسی طرح

معنی اخذ ہونگے جس طور پر کہ کتاب یسعیاہ کی آیت متذکرہ مین معنی اخذ ہوے ہین یا مثلاً زبور پنجاہ ویکم
کی آیت ہفتم مین جو یہہ ہے (وِمِشّلِج آلبِین) جس کا ترجمہ سوسیٹی نے (برف سے زیادہ سفید
ہو جاؤن) لکھا ہے حالانکہ خاص کوئی لفظ اُس مین ایسا نہین ہے جسکا ترجمہ ''زیادہ'' ہو سکے
لفظی ترجمہ تو اس سے زیادہ کچھ بھی نہین ہو سکتا کہ (برف سے سفید ہو جاؤن) لیکن سوسیٹی مذکورہ نے
بلحاظ محاورہ کے اُردو ترجمہ مین لفظ ''زیادہ'' بھی لکھا ہے۔ علیٰ ہذا۔ کتاب یسعیاہ علیہ السلام کے باب (۵۲)
آیت چہاردہم کے الفاظ یہہ ہین (مِشّحَتْ مِاِیشْ مراہ) جسکے لفظی معنی تو صرف اسی قدر
ہین کہ (اُسکا چہرہ ہر ایک بشر سے بگڑ گیا) لیکن پنجاب بائیبل سوسیٹی نے اس کا ترجمہ یہہ لکھا ہے (اُسکا
چہرہ ہر ایک بشر سے زاید اور اُسکی ہیکل بنی آدم سے زیادہ بگڑ گئی) کوئی لفظ اس آیت مین بھی ایسا نہین ہے
جس کا ترجمہ ''زاید'' ہو محض بلحاظ محاورہ کے لفظ ''زائد'' ترجمہ مین لکھا گیا ہے۔ پس آیت دوازدہم
مین بھی اس موقعہ پر بلحاظ محاورہ بموجب آیات متذکرہ ''شراب سے زیادہ سرخ'' اور ''دودہ سے
زیادہ سفید'' کے معنی ہین کوئی وجہ اسکی نہین ہے کہ ایسی صورت مین اور آیات مین لفظ ''زیادہ''
ترجمہ مین لکھا جاے۔ اور یہان نہ لکھا جاے۔ حالانکہ یہ آیت دوازدہم باب سیزدہم کتاب یسعیاہ کی
بالکل مشابہ ہے جہان حسب متذکرہ بالا معنی اخذ ہوے ہین پس اس مین لفظ ''زیادہ'' ترجمہ
مین حذف کرنا درست نہین تہا جیسا کہ قبل ازین زبور اور اسی صحیفہ کے دیگر آیت سے ثابت کیا جا چکا ہی
پادری ہنا مس اسکاٹ صاحب مفسر تحریر فرماتے ہین کہ یہ تعریف ''شیلو'' کی ہے اور یہہ خطاب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اور معنی یہہ ہین کہ اونکی آنکہین شراب سے سرخ ہونگی اور دانت دودہ
سے سفید ہونگے اور ''شراب'' اور ''دودہ'' سے انجیل کی برکتین مراد ہین جسکی دلیل اونہون نے
یہہ بیان فرمائی ہے کہ حضرت یسعیاہ علیہ السلام کے صحیفہ مین آخری زمانہ کی بشارتون مین یہ ارشاد
ہے کہ (شراب اور دودہ بغیر قیمت کے خریدو) اور اُس جگہہ خدا تعالیٰ کے کلام کی برکتین مراد ہین بہر حال
آیت دوازدہم مین عہدین کے تمام اُن آیات کے خلاف جہان بطور محاورہ کے ترجمہ مین لفظ ''زیادہ''

بائیبل سوسائیٹی نے لکھا ہے اور فی الواقع اون آیات مین کوئی ایسا لفظ نہین ہے جس کا ترجمہ لفظ "زیادہ" ہو سکتا ہو جسکی چند نظیرین بیان کی جاچکی ہین لفظ "زیادہ" کا ایسی حالت مین حذف کرنا کسی طرح درست نہین ہے جبکہ یہہ آیت اُن آیات کے بالکل مساوی ہے جن مین بلاکسی خاص لفظ کے جس کا ترجمہ "زیادہ" لکھا جاتا۔ لفظ "زیادہ" ترجمہ مین درج کیا گیا ہے اور ہر طرح اس مین بھی بلحاظ محاورہ وطرز بیان کے ترجمہ مین لفظ "زیادہ" ہونا ضرور ہے اور قدیم مترجمون نے بھی اپنے ترجمون مین بلا حذف لفظ مذکورہ ترجمہ کیا ہے اور بغیر اسکے کبھی ترجمہ صحیح تسلیم کیاجانا ممکن نہین اور نہ آیت کا مطلب سمجھنے کے قابل ہو سکتا ہے نہ ترجمہ محاورہ کے موجب ہو سکتا ہے کیونکہ دودھ سے دانتون کا سفید ہونا خلاف محاورہ ہے اگر دانتون پر دودھ لگا بھی دیا جاوے تب بھی دودھ سے دانت سفید نہین ہو جاینگے اور نہ دودھ پینے سے دانت سفید ہوتے ہین اور نہ یہہ محاورہ ہے کہ دودھ سے دانت سفید ہوتے ہین البتہ یہہ ضرور محاورہ ہے کہ دودھ سے زیادہ دانت سفید ہین یہہ اکثر مختلف اہل زبان بولتے ہین۔ اور یہہ ایک قسم کی سفیدی کی تشبیہ ہے فی الواقع دودھ بہت سفید ہوتا ہے اور جو لوگ دانتون کی حفاظت کرتے رہتے ہین اور ہمیشہ دانتون کو پاک وصاف رکھتے ہین اُنکے دانت ہمیشہ صاف رہتے ہین اور جو دانت صاف رہتے ہین وہ اکثر سفید رہتے ہین اور اون مین سفیدی کی ایک قسم کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ سفید وصاف دانتون کو دودھ کی سفیدی سے تشبیہ دیتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ اسکے دانت تو دودھ سے بھی زیادہ سفید ہین یہ کوئی نہین کہتا کہ دودھ سے دانت سفید ہین بلکہ یہہ محض خلاف محاورہ ہے اور آسمانی کتابین اعلی درجہ کی فصاحت پر مبنی ہین اون سے زیادہ فصیح کلام ہونا ممکن نہین پس غلط محاورہ آسمانی کتاب مین مستعمل ہونا خلاف عقل ہے لہذا نہ محاورہ مندرجہ آیت مذکورہ غلط ہے بلکہ صرف ترجمہ غلط ہے اگر یہہ ترجمہ کیا جاوے کہ "اس کے دانت دودھ سے زیادہ سفید ہونگے" تو نہ غلطی محاورہ باقی رہتی ہے نہ اور کوئی اعتراض باقی رہتا ہے۔ اور جبکہ دیگر مواقعات اور دیگر آیات سے یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ اس موقعہ پر بلحاظ اسی کے مانند دیگر آیات کے لفظ "زیادہ" ترجمہ مین درج ہونا ضرور ہے تب

بلاوجہ برخلاف ترجمۂ دیگر آیات اس آیت کے ترجمہ مین لفظ "وزیادہ" متروک کر کے اصل تشبیہ کو

خلاف محاورہ قرار دلانیکی کوئی وجہ نہین ہے اور جب یہان ترجمہ مین لفظ "وزیادہ" بڑہے گا تو

اسکے جز ماقبل مین بہی انہین وجوہ سے لفظ "وزیادہ" بڑہانا پڑیگا تب اُسکا ترجمہ یہہ ہوگا (کہ اُسکی آنکہین

شراب سے زیادہ سرخ ہونگی) جسکے بعد ترجمہ قابل اعتراض نہ رہیگا۔ یہان تک توان آیات کے ترجمہ سے

بحث تہی۔ اب یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ آیات مذکورہ کا کیا مفہوم ہے جس سے متعلق میری راے

حسب ذیل ہے۔

(۱) یہہ کہ اگر ہم پنجاب بائیبل سوسیٹی کے ترجمہ کی صحت پر مطلقاً نکتہ چینی نہ کرین توبہی ان آیات کا مفہوم

جو کچھہ مسیحی بیان کرتے ہین وہ قابل تسلیم نہین ہوسکتا۔ آیت دہم کا مفہوم یہہ ہے (کہ نسل یہوداہ سے

حکومت اُسوقت تک منقطع نہ ہوگی کہ "وہ شیلو" کا ظہور ہو) پس سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ "وہ شیلو"

سے مراد کون نبی علیہ السلام ہین مسیحیون کا یہہ دعویٰ ہے کہ وہ شیلو سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ہین۔ چنانچہ پادری ہنری اسکاٹ اور پادری طامس اسکاٹ مفسران بائیبل اور پادری ڈایوڈیٹی مفسر جو

جینوا کے واعظ تہے۔ "وہ شیلو" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب قرار دیتے ہین۔ آخر الذکر پادری

صاحب کی تفسیر مطبوعہ مطبع ٹمیس اوف لنڈن جو ۱۶۵۱ء مین مشتہر ہوئی ہین اس مین پادری صاحب لکہتے ہین کہ

ایک۔ خاندان کی سلطنت اگر بدل جاے اور وہی نشان اور وہی قانون جاری رہے تو اُس کو سلطنت کا

بدلنا نہین کہتے ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی سلطنت سے یہودیون کو رومیون کے

ذریعہ سے برباد کیا۔ یہودی آدمیون کو بہی اور یہودی طریق کو بہی۔

جس سے ظاہر ہے کہ پادری صاحب آیت دہم کا مفہوم یہہ تسلیم کرتے ہین کہ قوم یہودا کی

شرعی سلطنت "وہ شیلو" کے ظہور سے منقطع ہوجائیگی۔ چنانچہ اسی کی تائید مین پادری صاحب

اسکے آگے یہہ تحریر فرماتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے یہودیون کی پوری

بربادی ہوگئی رومیون نے یہودیون کو بیت المقدس سے نکالدیا اور اونکی شریعت بہی حضرت

عیسی علیہ السلام نے اللہ تعالی کے حکم سے بدل دی۔

درحقیقت آیت وہم میں "یہوداہ" سے مراد نسل یہوداہ ہے۔ اور آیت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ "شیلو" خارج از نسل یہوداہ ہے اسلئے کہ اگر "شیلو" کو خارج از نسل یہوداہ نہ مانا جاے تو اوسکے ظہور سے نسل یہوداہ سے حکومت کا انقطاع ناممکن ہوگا حالانکہ اس آیت کے ذریعہ سے "شیلو" کا ظہور نسل یہوداہ سے انقطاع حکومت کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر حضرت عیسی علیہ السلام نسل یہوداہ سے نہیں ہین تو وہ "شیلو" قرار پا سکتے ہین اور اگر وہ نسل یہوداہ مین داخل ہین تو اونکا "شیلو" ہونا ناممکن محض ہے۔ اس لئے کہ جو نبی نسل یہوداہ سے ہوگا نہ وہ کسیطرح "شیلو" قرار پا سکتا ہے نہ باعث انقطاع حکومت نسل یہوداہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو باعث بقاے حکومت نسل یہوداہ ہوگا اور مجموعۂ بائیبل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور اونکے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام یہوداہ کی نسل مین سے ہین اور حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین بھی حضرت زکریا ؑ اور اونکے فرزند حضرت یحیی علیہ السلام ہین۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین سے ہین حضرت مریم علیہا السلام کے والد "عمران" ہین جو "اشہم" کے فرزند ہین اور "اشہم" "امون" کے فرزند ہین جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی نسل مین سے ہین۔ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا اسم مبارک "حنہ" تھا جنکی ہمشیرہ "الیشاماع" تھین جو حضرت زکریا علیہ السلام سے منسوب تھین یہ ابو الفدا کی تحقیقات ہے جو اونھون نے اپنی نامی تاریخ مین لکھی ہے۔ بہرحال یہ امر مابہ النزاع نہین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام یہوداہ کی نسل مین تھے اور نیز یہ امر مجموعۂ بائیبل سے بھی بخوبی ثابت ہے اور جب یہ امر ثابت ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نسل یہوداہ مین سے تھے تب آپ کسی طرح "شیلو" نہین ہو سکتے۔ اسلئے کہ آپ کا وجود باعث انقطاع حکومت نسل یہوداہ نہین ہو سکتا بلکہ آپ کا وجود باعث بقاے حکومت نسل یہوداہ ہے اور آیت وہم کا مفہوم "شیلو" سے وہ شخص ہے جسکے ظہور کے بعد نسل یہوداہ کی حکومت منقطع ہو۔ انقطاع حکومت نسل یہوداہ سے متعلق ملا احمد اپنی اپنی کتاب

"سیف الامتہ" مین لکہتے ہین کہ۔

دنیا کی بادشاہت نسل یہوداہ سے قید بابل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے کئی سو برس پیشتر جاتی رہی تہی جب سے کہ شاہ بابل اسرائیلیون کو پکڑ لے گیا تہا اور شہر بابل مین اوسنے سب کو رکہا تہا اُسکے بعد سے کوئی پادشاہ نسل یہوداہ مین نہین ہوا تاہم کسی قدر حکومت اُن مین باقی تہی اپنی قوم کے رؤسا ہوتے رہے جنکی کسی قدر حکومت تہی۔ تا آنکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ کے ظہور کے بعد سے اونکی حکومت مطلقاً معدوم ہوگئی۔ فی الواقع کتاب استثنا کے باب بست وہشتم سے باب سی و دوم تک دیکہنے سے اکثر حالات معلوم ہوسکتے ہین۔ باب بست وہشتم کی آیت سی و ششم سے وہ پیشین گوئی معلوم ہوسکتی ہے جسکا سلب حکومت نتیجہ ہے اور جو کچہہ اس آیت مین مذکور ہے سب کچہہ ہوا۔ چنانچہ پادری طامس اسکاٹ نے بہی لکہا ہے کہ صدقیا بادشاہ کو بخت نصر والی بابل معہ یہودیون کے گرفتار کرکے لے گیا اور مسجد بیت المقدس کو اوسنے ڈہا دیا۔ ستر برس تک یہودی بابل مین قید رہے اور وہان بت پرستی کی اور بعد رہائی کہبی بہت سے یہودی بابل ہی مین رہ گئے اور بت پرست ہوگئے اس سے بڑہ کر مصیبت یہودیون پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین آئی اور رومیون نے انہین تباہ کیا پورے تفصیلی قصص تواریخ مین دیکہنے چاہیئن اس مختصر مین زیادہ تفصیل کی گنجایش نہین ہے ملا احمد کا مختصر بیان بہت تفصیل طلب ہے پس افسوس ہے کہ ذی علم مفسرین بائبل کی راے جسکا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے اتفاق کے قابل نہین معلوم ہوتی۔ پادری ڈایوڈیٹی صاحب کی تفسیر کی جو عبارت اوپر نقل کی گئی ہے اُسی کے مندرجہ اصول کے بموجب حضرت "عیسیٰ علیہ السّلام" جبکہ نسل یہوداہ مین سے تہے تب نسل یہوداہ کی حکومت اونکے ظہور سے تبدیل نہین ہوئی کجا انقطاع بلکہ بدستور بحال رہی اُنکا یہہ بیان غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے یہودیون کی پوری بربادی ہوگئی۔ دراصل بہت سے یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاے جیسا کہ خود انجیل سے اور حواریون کے

کلام سے ثابت ہے آپ کے نایب نسل یہوداہ مین سے تھے اونہون نے ہر طرف دین مسیحی پھیلایا
روم کے لوگون کے ہاتھہ سے وہی یہودی برباد ہوئے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے اور
جو یہودی آپ پر ایمان لائے تھے خدا تعالیٰ اپنے اونہین رومیون کے ہاتھہ سے بچالیا - وہ اکثر شہر (پلہ)
مین محفوظ رہے البتہ بے ایمان یہودیون کو رومیون نے قتل کیا اور شہر سے نکال دیا - یہہ عام واقعات
ہین خاص قسم کے ایسے واقعات نہین ہین جو تحقیقات طلب ہون - پس اس مین شک نہین کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے یہوداہ کی حکومت برقرار رہی آپ اوسکی ترقی اور استحکام کا باعث
ہوئے اور خود آپ نسل یہوداہ مین سے تہی لہذا قطعاً آپ "شیلو" نہین ہین اور جب آپ "شیلو" نہین ہین تب معلوم ہونا
چاہیئے "شیلو" کون ہین - چونکہ اسی آیت دہم کتاب پیدایش سے ثابت ہے کہ "شیلو"
کا ظہور اور نسل یہوداہ سے حکومت کا انقطاع دونون کا ایک ہی زمانہ ہوگا - اور نسل یہوداہ کی حکومت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ ظہور پر ختم نہین ہوئی تب ضرور "شیلو" وہ نبی ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام
کے ظہور کے بعد ظاہر ہوا اسلئے ہمکو انبیاء ما قبل عیسیٰ علیہ السلام مین "شیلو" کو ڈہونڈہنیکی ضرورت
نہین رہی اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوا "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے اور کوئی نبی
مبعوث نہین ہوا جنکے ظہور کے ساتہہ ہی بقول ملا احمد ایرانی متذکرہ بالا نسل یہوداہ سے مطلقاً حکومت
سلب ہوگئی - جسکی تائید بکثرت معتبر تواریخ سے ہوتی ہے لہذا آیت مذکورہ سے یہہ ثابت ہے
کہ "شیلو" سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین - آپ کے سوا کوئی نبی "شیلو"
کے مفہوم مین نہین آسکتا - آپ ہی پر اس آیت کا جز واخیر صادق آتا ہے کہ "قومین اُسکے پاس
اکٹھی ہونگی" آپ ہی "شیلو" کے معانی کا مصداق ہین جو اوپر لکھے جاچکے ہین اور ان امور پر کتب
سیر و تواریخ شاہد ہین اور وہ عام حالات ہین جو بہت مشہور اور بکثرت کتابون مین مذکور ہین جن کے تذکرہ کی
یہان ضرورت نہین ہے پس پنجاب بائیبل سوسٹی کے موجودہ ترجمہ سے بہی مسیحیون کو کوئی خاص
فائدہ حاصل نہین ہوسکتا - اور نہ اُس سے کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام "شیلو" قرار

پا سکتے ہین۔

(۲) یہہ کہ سوسیٹی مذکورہ کا ترجمہ بدلائل مذکورہ غیر صحیح ثابت کیا جاچکا ہے۔ واقعی صحیح ترجمہ آیت دہم کتاب پیدائیش مذکورہ بالا کا یہہ ہے۔

(یہوداہ سے ریاست کا عصا جُدا نہ ہوگا اور نہ شارع اُسکے پاؤن کے درمیان سے جاتا رہیگا جب کہ شیلونہ آوے جسکی سب قومین راہ دیکھتی ہین۔)

گو پنجاب بائیبل سوسیٹی نے اس آیت کے جزو اخیر کا یہہ ترجمہ کیا ہے کہ (اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی) مگر ملا احمد ایرانی نے اس جزو اخیر کا وہ ترجمہ کیا ہے جو ہم نے ترجمہ متذکرہ بالا مین درج کیا ہے ہمین نہ پنجاب بائیبل سوسیٹی کے ترجمہ سے کوئی خاص مضرت ہے نہ ملا صاحب کے ترجمہ سے ہماری کوئی خاص منفعت ہے البتہ یہہ ضرور خیال پیدا ہوتا ہے کہ ملا صاحب جیسے ذی علم مترجم سوسیٹی مذکورہ کو ملنے مشکل تھے اور وہ بلحاظ اپنی ذاتی لیاقت کے ایک نہایت معتبر مترجم ہین۔ باایں‌ہمہ دونون ترجمون کا نتیجہ متحد ہے پس جب صحیح ترجمہ پر غور کیا جاے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ آیت کا مفہوم یہہ ہے کہ "شیلو" کے ظہور تک برابر نسل یہوداہ مین پادشاہت اور امامت رہیگی ہمیشہ اس نسل کے لوگ پادشاہ بھی ہوتے رہین گے اور انبیا بھی ہوتے رہین گے۔ مجموعہ عہدین سے یہہ امر بخوبی ثابت ہے کہ اس نسل مین پادشاہ بھی ہوتے رہے اور انبیا بھی۔ تواریخ سے انکے زیادہ تفصیلی حالات معلوم ہوسکتے ہین غرض قید بابل کے زمانہ تک اس نسل مین بڑے بڑے بادشاہ گذرے ہین۔ جسکے بعد سے بجز قومی روسا کے کوئی پادشاہ نہین گذرا اور حضرت خاتم الانبیا کے ظہور کے بعد سے قومی رُوسا کا بھی وجود باقی نہین رہا اور حسب پیشین گوئی حکومت نسل یہوداہ سے معدوم ہوگئی۔ یہہ تو سلطنت اور حکومت کا نتیجہ ہے باقی رہی امامت اُسکے ذیل مین سب سے اخیر نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین۔ درحقیقت ان آیات مین حضرت یعقوب علیہ السلام کی اُن پیشین گوئیون کا ذکر ہے جو آپ نے اخیر وقت مین بیان فرمائی تھین۔ حضرت کا خطاب "اسرائیل" ہے اور ما سوا حضرت یوسف علیہ السلام کے آپ کے

گیارہ فرزند اور بھی تھے جن میں سے ایک "یہوداہ بھی تھے" آپ کے فرزندوں کی نسل "بنی اسرائیل" کہلاتی ہے اور آیت دہم باب البحث میں حقیقتاً "دو پیغمبروں کی پیشین گوئی ہے ایک کی نسل "یہوداہ" میں اور دوسری کی خارج از نسل یہوداہ نسل یہوداہ میں جس نبی کی پیشین گوئی ہے وہ قطعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اسلئے کہ "محوقق" کا مفہوم ایسا شارع ہے جو نئی شریعت والا ہو۔ گو یہوداہ کی نسل میں حضرت داؤد علیہ السلام گذرے ہیں لیکن وہ "شارع" نہیں تھے انکی زبور سے ثابت ہے کہ نئی شریعت کے وہ بانی نہیں ہوے صرف دو تین حکم خاص اُنکے وقت میں ہوئے ہیں باقی وہی قدیم شریعت کی پیروی ہوتی رہی لہٰذا "محوقق" کا مصداق حضرت داؤد علیہ السلام نہیں ہو سکتے نہ سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسل یہوداہ میں اور کوئی "محوقق" کا مصداق ہو سکتا ہے سوا آپ کے کوئی نبی اس نسل میں ایسا نہیں ہوا جو نئی شریعت کا بانی ہوا ہو اور شارع کہلا سکے گو حضرت "موسیٰ علیہ السلام" ایسے نبی گذرے ہیں جو "محوقق" کا مصداق قرار پا سکتے ہیں اور جن کے شارع ہونے میں ذرہ تامل نہیں ہو سکتا۔ ضرور وہ شریعت موسویہ کے بانی تھے لیکن چونکہ وہ نسل یہوداہ میں سے نہیں تھے بلکہ اونکے بھائی "لادی" کی نسل میں سے تھے اس لئے اس آیت کے مفہوم سے وہ خارج ہیں جس کے بعد سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی شخص یہوداہ کی نسل میں "شارع" نہیں ثابت ہو سکتا بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور شارع تھے اور بذریعہ انجیل انہیں نئی شریعت دی گئی وہ ضرور "محوقق" کا مصداق ہیں۔ چنانچہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے جیسا کہ (انجیل یوحنا کے باب پنجم آیت ۴۶ تا ۴۷ میں ہے) کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھ پر بھی ایمان لاتے اس لئے کہ اُسنے میرے حق میں لکھا ہے لیکن جس حال میں کہ تم اُسکے نوشتوں کو یقین نہ کروگے تو میری باتوں کو کیونکر یقین کروگے)

جس سے غالباً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مراد یہی آیت ہو۔ آپ کی نسبت کتاب میکاہ علیہ السلام کے پانچویں باب کی دوسری آیت میں نہایت صریح بشارت ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

پر اسے بیت لحم افراتاہ ہر چند کہ تو یہوداہ کے ہزاروں مین شامل ہونیکے لئے چھوٹا ہے۔

تو بہی تجہہ مین سے وہ شخص نکلکے مجہہ پاس آیگا جو" اسرائیل مین حاکم ہوگا" اور اوسکا

نکلنا قدیم الایام ازل سے ہے)

اور جس مین آپ کو "حاکم اسرائیل" بیان کیا گیا ہے۔ اگر اسی طرح اس آیت کے معنی بگڑے ہوے رہنی

دیئے جائین۔ جیساکہ سوسئیٹی نے ترجمہ کیا ہے تب بہی "حکومت" سے مراد دنیاوی حکومت مین

محدود نہین ہوسکتی اسلئے کہ "حکومت" تعمیم کے ساتہہ مستعمل ہوئی ہے جو "دینی" اور "دنیوی" دونون پر

حاوی ہے اور اوس کے مقصود بیان کی میکاہ علیہ السلام کے صحیفہ کی آیت مذکورہ سے تصریح ہوتی

ہے اور یہی ثابت ہوتا ہے کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام" اس آیت کے جزو اول سے مراد ہین انہین

کی اس آیت مین بشارت ہے۔ اور اگر معانی بصحت اخذ کئے جائین تو حسب تصریح بالا قطعاً "وہ محقوق"

سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین۔ اور "شیلو" سے مراد حسب تصریحات متذکرہ بالا حضرت محمد

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشین گوئی انہین دونون انبیا علیہم السلام

کی بشارت پر مبنی تہی۔

(۳) یہہ کہ آیت یازدہم کے اگر وہی معانی رکہے جائین جو پنجاب بائیبل سوسیٹی نے لکہے ہین

تو بہی بشارات مذکورہ پر کوئی مخالف اثر نہین پڑتا۔ اس لئے کہ یہہ آیت "شیلو" کی تعریف مین ہے

اور جزو اول کا مطلب پادری طامس اسکاٹ اپنی تفسیر مین یہہ تحریر فرماتے ہین۔ کہ (یہوداہ کی نسل ملک

کنعان مین اسقدر انگوروں کے درخت پاویگی کہ اپنے گدہے اُس مین باندہے گی) جو آیات پر سرسری

نظر ڈالنے کے بعد غیر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اِس آیت مین "شیلو" کی طرف خطاب ہے نہ یہوداہ کیطرف

اور جس طرح آیت دہم مین "یہوداہ" سے مراد نسل یہوداہ ہے۔ اوسی طرح اس آیت مین شیلو سے مراد امت

"شیلو" ہے۔ اور واقعات سب سے زیادہ اطمینان بخش مفسر ہین تواریخ سے ظاہر ہے کہ نسل یہوداہ کو ملک کنعان ملا یا۔

"محمدیون" کو اور انگور کے باغون کے اہل اسلام مالک ہوئے یا نسل یہوداہ انگورونکے درختون سے فاتحان اسلام نے

گدھے باندھے یا نسل یہوداہ نے جو کچھ ہوا سب تواریخ مین درج ہے۔ یہہ تو مشہور ترین واقعات ہین
خود مسیحی مورخون کی تحقیقات ملاحظہ ہو ہمین اس موقعہ پر اسکی زیادہ توضیح کی ضرورت نہین ہے۔ باقی
رہا اس آیت کا جزو اخیر تب اگر سوسئٹی مذکورہ کے مترجمہ معانی لیئے جائین تو یہہ مفہوم ہوگا کہ ؎شیلو؏
کی امت اپنا لباس مے مین اور اپنی پوشاک آب انگور مین دھوئیگی لیکن نہ تاریخ سے کوئی ایسا واقعہ
ثابت ہوتا ہے نہ کوئی قوم دنیا مین آج تک ایسی گذری ہے جو شراب مین کپڑے دھوتی ہو یا عرق انگور سے
دھوتی ہو مترجمون کے ذہن مین وہ لوگ ہونگے جو ایسا کرتے ہون یا جنہون نے ایسا کیا ہو۔ بہرحال اگر اس
جزو کے مصداق کا پتہ نہ بھی لگے تو بھی اسکا اصل بشارت پر کوئی مضر اثر نہین ہے۔

(۴) یہہ کہ اوپر تفصیل کے ساتھ یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ یہہ ترجمہ غلط ہے۔ اور حسب
تصریحات متذکرہ بالا صحیح ترجمہ آیت یا زدہم کا یہہ ہے کہ۔

(وہ اپنا گدھا انگور کے درخت سے ہان اپنی گدھی کا بچہ خاصہ انگور کے درخت سے باندھیگا)
(وہ اپنا لباس مے کے سبب سے اور اپنی پوشاک خون انگور کے سبب سے دھوئیگا)

درحقیقت ؎اسلام مین ؎شراب؏ بحکم الٰہی نجس قرار پائی جیسا کہ سورہ مائدہ قرآن مجید سے ثابت
ہے اور شریعت اسلامیہ مین شراب اسقدر نجس قرار پائی جسکی وجہ سے کپڑون کا دھونا لازم ہے پس
اس آیت مین شراب کو جو ؎خون انگور؏ سے تعبیر فرمایا ہے اس سے مقصود یہہ ہے کہ ؎شیلو؏
کی شریعت مین ؎خون انگور؏ عام خون کے مساوی نجاست مین شمار کیا جائیگا۔ اور ؎خون انگور؏
اور ؎آب انگور مین بہت بڑا تفاوت ہے جہان ؎خون انگور؏ ارشاد ہے وہان ؎خون انگور؏ سے
مراد شراب ہے نہ عرق انگور ہے عرق انگور شراب نہین ہے۔ جب تک کہ آب انگور نہ پکے شراب نہین ہوسکتا تازہ عرق
انگور کو شراب نہین کہہ سکتے۔ البتہ پختہ عرق انگور کو ؎شراب؏ کہہ سکتے ہین۔ پس شراب کو ؎آب انگور؏
سے تعبیر کرنا گو من وجہہ صحیح ہو لیکن من وجہہ غلط بھی ہے۔ بہرحال اس آیت کے ذریعہ سے دو قسم کی
نشانیان بتائی گئی ہین ایک عقائد سے متعلق ہے دوسری فتوحات سے متعلق ہے اور ؎شراب کی

نجاست،، ایک بڑی علامت ہے اسلئے کہ شراب کبھی نجس نہین قرار پائی صرف اسلام ہی مین شراب نجس قرار پائی۔ پس ضرور یہہ ایک بہت بڑی علامت ہے جو عقائد اسلامیہ سے متعلق ہے۔ اور دوسری علامت اس سے قبل کی ہے۔ واقدی رحمۃ اللہ لکھتے ہین کہ جب بزمانہ خلافت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر بصرہ کے مسیحیون پر اہل اسلام کی فوج پہونچی وہان کا حاکم ،،رو ماس،، مسلمانون سے ملا۔ اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ پوچھا اور دریافت کیا کہ آپ پر کوئی کتاب نازل ہوئی ہے جب بیان کیا گیا کہ ،،قرآن شریف،، نازل ہوا ہے تب اُسنے یہ لحاظ اپنی معلومات کے دریافت کیا کہ شراب کی نسبت فرقان مجید مین کیا حکم ہوا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ شراب حرام ہوگئی ہے تب اُسکا اطمینان ہوا اور اور چند امور دریافت کرنیکے بعد وہ مسلمان ہوا جس سے اسی امر کی تائید ہوتی ہے کہ وہ شیلو کی شریعت کی بہت بڑی علامت شراب کا نجس قرار پانا ہے مسٹر ہنری اسکاٹ اور مسٹر طامس اسکاٹ مفسران بائبل جو یہہ لکھتے ہین کہ۔

(انگور کے خون سے مُراد حضرت عیسیٰ کا خون ہے جو اونھون نے گنہگارون کی نجات کے لئے بہادیا)

اور جنکی یہہ تحریر انجیل برناباس کے بالکل خلاف ہے۔ انجیل برناباس مین درج ہے کہ۔

جب یہودیون نے عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنیکے لئے باغ مین آکر گھیر لیا وہ تیسرے آسمان پر چار فرشتون کے ذریعہ سے اُٹھالئے گئے اور وہ فرشتہ یہہ تھے (۱) جبرئیل ؑ (۲) میکائیل ؑ (۳) رفائیل ؑ (۴) اوریل ؑ وہ دنیا کے اخیر تک مرنے والا نہین ہے اور اوسکے بدلے مین جو سولی پر کھینچا گیا وہ یہودا تھا خدا نے اس باغی کی صورت یہودیون کی نظرون مین ایسی بدل دی کہ اونھون نے اُسکو پلاطس کے حوالہ کیا یہہ صورت اسطور سے بدل گئی تھی جس سے مریم ؑ اور حواریون نے دھوکا کھایا مگر عیسیٰ علیہ السلام نے بعد اسکے اللہ تعالیٰ سے اذن لے کر اُنکی ملاقات کر کے اونکو تسلی

دی مسیحیون کے فرقہ بری لیڈینس اور فرقہ سیرتین اور فرقہ کرپوکریمنس بالاتفاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سولی پر چڑہائے جانے سے منکر ہین۔ مولوی منصور علی صاحب دہلوی نے فرقہ ہائے مذکورہ کے نام حسب ذیل بیان کئے ہین (۱) باسلیڈی (۲) سرنتھی (۳) کارپوک راتی (۴) دوستی۔ (۵) گنا سیتی۔

پایل صاحب لکھتے ہین کہ برناباس کی انجیل کی نسبت جو لوگ کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لکھی گئی۔ اونکا قول محض غلط ہے بہت لوگون کی تحقیقات یہ ہے کہ آپ کے زمانہ سے بہت پہلے لکھی گئی۔ مذہب مسیحی کے ابتدائی فرقہ اُسے قدیم مانتے ہین اور حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی دیئے جانے سے منکر ہین۔ ائیرینیؔ صاحب نے اپنی کتاب کی پہلی جلد کے پہلے باب کے صفحہ ۲۳ مین ذکر کیا ہے اور "یونتیس" گواہی دیتا ہے کہ اوس نے دیکھا پطرس یوحنا اندریاس توماس اور پولُس کا رسالۂ اعمال اور برناباس کی انجیل جس مین مسیح علیہ السلام کے سولی دیئے جانیکا انکار ہے (ملاحظہ تالنت ناذوینس کی کتاب کا صفحہ (۷۰) مسٹر گاڈ فری جو ذی علم پادری ہے اوسکی تحریر یہ ہے کہ برناباس کی انجیل کو بہت عیسائیون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت پہلے مانا ہے مسلمانونکی طرف سے مدعی ہوکر مین پادریون سے کہتا ہون کہ انجیل کی ایک جلد بہی لکھی ہوئی ایسی نکالدین جس مین یہ عبارتین نہون (جو برناباس کی انجیل مین ہین) یہ جلدین یورپ مین بہت رائج ہین جہان مسیحی خانقاہین کثرت سے ہین وہان (انجیل برناباس) کی جلدین اب بہی ضرور ہونگی اگر جان بوجہکر غارت نہ کردی گئی ہونگی تقریباً ایسے ہی اقوال اور غیر متعصب منصف مزاج مسیحیون کے ہین اور اس مین شک نہین کہ برناباس کی انجیل بہی مثل اور اناجیل کے باوقعت مانی جاتی تہی۔ اور موجودہ اناجیل متی مرقس ولوقا ویوحنا کے بیشک خلاف اُسکا اندراج ہے لیکن باوجود اس اختلاف کے نہ ان حواریونکو جہوٹا کہا جا سکتا ہے نہ برناباس کو اسلئے کہ دونون کا سچا ہونا ممکن ہے جبکہ یہوداہ کی صورت بالکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہوگئی تہی اور خود حضرت مریم علیہا السلام کو مغالطہ ہوا تب اور حواریون کا

مغالطہ بالکل ممکن تہا۔ بہ لحاظ صورت مسیحی کے جو واقعات اونہون نے دیکہے وہ لکہے اور انہین اُس
واقعہ کے دیکہنے کا اتفاق نہین ہوا جو یہوداکی صورت کے تبدیل ہونے اور حضرت مسیح کے آسمان پر
اوٹہالیے جانے سے متعلق تہا۔ فی الواقع وہ واقعہ خود ایک نہایت محفوظ راز تہا جسکا افشا خلاق
عالم کے مصالح کے خلاف تہا اصلی واقعہ وہی ہے جو برناباس کی انجیل مین درج ہے۔ وہ اِس
واقعہ سے واقف ہوگیا تہا اور حواری واقف نہین ہوے تہے اور واقعات کے دیکہنے
کے بعد اگر اُنہین اصلی واقعہ معلوم بہی ہوا ہوتا غلباً اُنہین یقین نہ آیا ہوگا اسلئے کہ چشم دید واقعات
کے خلاف امور کا باور کرنا آسان نہین ہے اگر یہوداکی تبدیل صورت اور حضرت مسیح کے رفع سما
کے واقعہ کو بہہ حواری بہی دیکہہ لیتے تو بہر اونکو مغالطہ نہوتا۔ لیکن وہ واقعہ خدا تعالی کو عام کرنا منظور
نہین تہا اُسے محض راز ہی رکہنا منظور تہا اس وجہہ سے یہہ اُس واقعہ کو نہ دیکہہ سکے اونہون نے
یہوداکی صورت مسیح کی سی ہوتی نہین دیکہی۔ بلکہ ہوئی دیکہی اور اونہون نے اوسکو مسیح ہی باور کیا
اور جو جو واقعات اوسپر گذرتے گئے یہہ اون واقعات کا مسیح ؑ ہی پر گذرنا سمجہتے رہے۔ حالانکہ وہ
واقعات یہودا پر گذر رہے تہے نہ مسیح پر مسیح تو تبدیل صورت کے ساتہہ ہی آسمان پر اوٹہا لئے گئے
اور فی الحقیقت بوقت واقعہ برناباس کو بہی نہین معلوم ہوا کہ یہوداکی صورت مسیح کی سی ہوگئی اور مسیح کی
صورت کا آدمی واقعی مسیح نہین ہے بلکہ یہوداہ ہے۔ بلکہ اونکو بہی یہ واقعہ خود حضرت عیسٰی علیہ السلام سے
معلوم ہوا جیسا کہ انجیل برناباس مین درج ہے کہ اونہون نے خود مسیح علیہ السلام سے دریافت
کیا کہ اللہ تعالی نے آپکی والدہ اور آپ کے حواریون کو کیون دہوکہ دیا کہ ایسی سختی کے ساتہہ قتل
باور کرایا تب حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اسکا جواب یہہ دیا کہ برنبا مجہہ پر ایمان لا کہ گناہ کتنا ہی چہوٹا ہو
اللہ تعالی اُسکی وجہہ سے سخت سزا دیگا اسلئے کہ اللہ تعالی گناہ سے ناراض ہے میری والدہ نے
اور حواریون نے مجہہ کو اس دنیا کی محبت کے ساتہہ شریک کیا تہا اس حاول خدا نے اونکی اس محبت
کی سزا دینے کے لئے اس غم مین اونکو گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ دوزخ کے عذاب مین نہ ڈالے جائین

اور میرا حال یہہ ہے کہ مین خود دنیا مین بے گناہ ہون جب بھی لوگون نے خدا اور خدا کا بیٹا کہکے
پکارا۔ اے خداوند مین قیامت کے دن شیطانون سے ٹھٹھون مین اڑایا نہ جاؤن جیسا اس دنیا
مین یہوداکی موت کے سبب سے ٹھٹھون مین اڑایا جاتا ہون کہ ہر ایک جانتا ہے کہ مین سولی پر کھینچا
گیا اور ٹھٹھے اس زمانہ تک رہین گے کہ محمد الرسول اللہ مبعوث ہون وہ دنیا مین آتے ہین۔ ہر ایک کو
جو اللہ کی شریعت پر ایمان لائیگا ان غلطیون سے بچائین گے۔ یہہ ناممکن نہین ہے کہ اور حواریون
سے اس واقعہ کی بابت تذکرہ نہ آیا ہو اگر تذکرہ آتا تو ضرور وہ درج کرتے اور یہہ بھی ناممکن نہین ہے
کہ کسی کسی سے تذکرہ آیا بھی ہو اور اونھون نے کہین کہین درج بھی کیا ہو۔ مگر جن فرقون کے خیالات
کے خلاف تھا انھون نے تحریف کی ہو۔ بھر حال جبکہ نامی علما کی تصنیفات سے یہہ امر بخوبی ثابت ہے
کہ برناباس کی انجیل بھی ایک باوقعت انجیل ہے جو ابتداے زمانہ سے تسلیم ہوتی چلی آتی ہے
اور بکثرت مسیحیون کی قدیم خانقاہون مین اسکے نسخہ موجود ہین تب اسکے اندراج کے خلاف عقیدہ
درست نہین ہے۔ اہل اسلام کو تو برناباس کے اس بیان سے اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سولی پر نہین چڑھے اونکی سی صورت دوسرے شخص کی ہوگئی اور
وہی سولی پر چڑہا۔ آپ تو آسمان پر اوٹھا لئے گئے۔ جیسا کہ قران شریف
اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے لہذا آیت مذکورہ کے ایسے معانی قرار دینا
جو خلاف انجیل برناباس ہون۔ جس حد تک درست ہین ظاہر ہے۔ اہل اسلام کا تو یہی عقیدہ ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالکل یہودیون کی ضرر رسانی سے محفوظ رہے اور آسمان سے ایک وقت
معین پر نازل ہونگے۔ پس برخلاف انجیل برناباس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قتل ہونا انہین ذی علم
مفسرین کا خیال ہے۔ اور جسقدر یہہ خیال اس طور پر غلط ہے اسی طرح اس آیت کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ غلط ہے خود آیت ماقبل یعنی آیت [illegible] سے ثابت ہے
کہ ہرگز شیلو حضرت عیسیٰ نہین ہین اسلئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نسل یہوداہ مین سے ہین اور "شیلو" کوئی نسل یہوداہ مین

ہونا ممکن نہین ہے جیسا کہ قبل ازین تفصیل کے ساتھہ بیان کیا جا چکا ہے - اگر یہہ آیت حضرت عیسی علیہ السلام سے متعلق ہوتی ہی تب بہی اس آیت مین جو کچہہ ذکر ہے وہ لباس کی می سے اور پوشاک کے خون انگور سے دہونیکا ذکر ہے نہ ''انگور'' سے مراد ہرگز کوئی انسان ہو سکتا ہے نہ کسی طرح ''انگور'' سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام ہو سکتے تہے نہ یہہ واقع ہی صحیح ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام'' قتل ہوے اور اون کا خون بہا - ہرگز کسی قسم کا انکو کوئی ضرر نہین پہونچا نہ اونکے خون کی ایک بوند زمین پر ٹپکی - وہ تو آسمان پر اوٹہا لئے گئے یہہ مفسران مذکور کی خوش عقیدتی ہے کہ وہ انجیل برناباس کو غلط خیال کرتے ہین اور اس امر کا اُنہین یقین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام قتل ہوے اور اونکا خون بہا - اور اُسی غلط خیال کی بنیاد پر اونہون نے یہہ عمدہ تفسیر فرمائی ہے - اس آیت کا صاف وصریح مفہوم ''شراب'' کی نجاست اور نجاست مین شراب کا خون کے مساوی ''شیلو'' کی شریعت مین سمجہا جاتا ہے نہ فی الواقع کسی انسان کے خون کا اس آیت مین تذکرہ ہے نہ ذی علم مفسرین کے خیالات سے اسے کچہہ تعلق ہے -

(۵) یہہ کہ آیت دوازدہم کا وہ ترجمہ جو بائبل سوسیٹی نے کیا ہے معقول دلائل کے ساتھہ غلط ثابت کیا جا چکا ہے اور حسب تصریحات مذکورہ صحیح ترجمہ آیت مذکورہ کا یہہ ہے کہ -

(اوسکی آنکھین مے سے زیادہ سرخ ہونگی اور اوسکے دانت دودہ سے زیادہ سفید ہونگے)

کتب سیر وتواریخ سے بخوبی ثابت ہے کہ '' حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کی آنکھون مین ہمیشہ سرخی رہا کرتی تہی اور آپ کے دانت نہایت سفید تہے اور ہمیشہ آپ مسواک کرتے رہتے تہے جس سے دانت نہایت صاف رہتے تہے کتب احادیث سے بہی نہایت یقینی طور پر امور مذکورہ ثابت ہین - مولانا عبد الباقی زرقانی مواہب لدنیہ کی شرح مین لکہتے ہین اس واقعہ سے متعلق جو ایک دفعہ آپ بتجارت کے لئے بصرہ تشریف لے گئے تہے اور بازار بصرہ کے قریب ایک درخت کے سایہ مین ٹہیرے تہے جہان '' نسطورا'' مسیحی درویش کا تکیہ تہا '' میسرہ'' سے جو غلام

آپ کے ساتھہ تھا" نسطور" نے پوچھا کہ آپ کی آنکھون مین سرخی ہے۔ اوس نے جواب دیا
کہ ہمیشہ سرخی رہا کرتی ہے جدا نہین ہوتی ہے اُس درویش نے کہا کہ یہی آخری پیغمبر ہین۔ کاش
مجھے وہ وقت نصیب ہو جبکہ انہین ظاہر ہونے کا حکم ہو" ابو سعید" نے کتاب" شرف
المصطفیٰ" مین اس واقعہ سے متعلق یہہ بھی لکھا ہے کہ وہ درویش جب یہہ نشانیان معلوم
کر چکا تب آپ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور آپ کے سر اور قدمون کو اوس نے بوسہ دیا اور کہا کہ مین آپ پر
ایمان لایا اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی پیغمبر ہین جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے توریت مین کیا ہے
پھر اُسنے آپ کے شانون پر مُہر نبوت دیکھی اور اوس پر بھی بوسہ دیا مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ مصر
مین لکھتے ہین جو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الحکم کے فتوح مصر سے نقل ہے جس نے ابان بن صالح
سے روایت درج کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حاطب کو" مقوقس" پادشاہ
مصر کے پاس بھیجا جسکے ساتھہ حضرت کا فرمان تھا تو اُس بادشاہ نے آخری پیغمبر کی صفات
بیان کین اون مین یہہ بھی تھا کہ (اونکی آنکھون مین سُرخی ہے جو جدا نہین ہوتی) حاطب نے
جواب دیا کہ بیشک یہی آپ کی نشانی ہے۔ اس سے متعلق اس قسم کی اکثر کتابون مین اسکا
تذکرہ ہے۔ اور جن لوگون کو کتب سیر و تواریخ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے وہ اندازہ کر سکتے
ہین کہ کس قدر کثرت کے ساتھہ محققون اور مصنفون اور مورخون نے اس قسم کے حالات لکھے ہین ان آیات
کو قدیم زمانہ سے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات سے متعلق سمجھتے تھے
اور نجوبی یہودی اور مسیحی علما مین خاتم الانبیا علیہ السلام کی یہ صفات مشہور تھین کہ اونکی آنکھون مین سرخی ہوگی اور دانت
نہایت سفید ہونگے اور غالباً اس آیت کی بنیاد پر یہہ صفات مشہور ہوئین بکثرت کتابون سے یہہ شہرت
بھی ثابت ہے اور یہہ معنی بھی ثابت ہین اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ صفات بھی ثابت ہین اسکے
خلاف جہانتک جو کچھہ مسیحیون نے لکھا ہے تقریباً وہ اُسی قسم کی تحریرات ہین جیسے کہ ذی علم مفسرین کی
رائین اوپر بیان کیجا چکی ہین جو اس قابل بھی نہین ہین کہ اون کا تذکرہ کیا جاوے اور انکی نسبت کچھہ لکھا جاوے۔

کتاب استثنا

باب (۱۸) آیت (۱۵) خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکی طرف کان دھریو۔

باب (۱۸) آیت (۱۶) اُس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حورب مین مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہو کہ مین خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنون۔ اور ایسی شدت کی آگ مین پھر دیکھون تا کہ مین مر نہ جاؤن۔

باب (۱۸) آیت (۱۷) اور خدا نے مجھے کہا کہ اُنھون نے جو کچھہ کہا سو اچھا کہا۔

باب (۱۸) آیت (۱۸) مین اون کے لئے اونکے بھائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوس کے مُنھہ مین ڈالونگا۔ اور جو کچھہ مین اُسے فرماؤنگا وہ سب اُن سے کہیگا۔

باب (۱۸) آیت (۱۹) اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنھین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو مین اُسکا حساب اُس سے لونگا۔

یہہ پنجاب بائبل سوسیٹی کا ترجمہ ہے۔ آیت پانزدہم اصل عبرانی یہہ ہے (نَابِی مِقِرِبخَا مِاحِیخَا کَامُونِی یَاقِیم لِخَا یھُوَاہ اِلُوھِیخَا اِلَاو تِشمَاعُون) اور آیات ہجدہم و نوزدہم

عبرانی یہ ہین (نَابِی اَقِیم لَاهِم مِقرِب اَخِیهِم کَامُوخَا وِنَاتَتِّی دِبَارِی بِفِیو وِدِبیِر اِلِیهِم اِث کُل اَشِر اِصُونُوِهَا یَاهَ اَیِش اِشِر لُو یِشمَع اَل دِبَارِی اِشِر یدَبِّر بِشمِی اَنُوخِی اِدرِش مِعِمُو)

ابوہاشم نے آیت پانزدہم کا ترجمہ یہہ لکہا ہے (اللہ تیرا رب ہے قایم کریگا ایک نبی تیرے بہائیون مین سے پس تو اوسکی اطاعت اور سماعت کر) اور آیات ہیجدہم اور نوزدہم کا ابوہاشم نے یہہ ترجمہ لکہا ہے (عنقریب اونکے واسطے ایک نبی مثل تیرے اون کے بہائیون سے قایم کرونگا اور مین اپنا کلام اُس کے منہ مین کرونگا پس وہ ہر ایک امر کہے گا جس پر وہ مامور کیا گیا ہے اور جو کوئی آدمی اوسکی اطاعت نہ کریگا۔ جو کہ میرے نام کے ساتہہ کلام کریگا مین اوس سے بدلہ لونگا۔)

جس سے ظاہر ہے کہ پنجاب بائیبل سوسیٹی کا ترجمہ برا نہین ہے بلکہ اور ترجمون سے صاف اور واضح ہے پس جو کچہہ بحث ہے وہ آیات کے مفہوم مین ہے۔ "یہود" اس بشارت کو حضرت "یوشع علیہ السلام" کے حق مین خیال کرتے ہین "اور مسیحی" اسے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام" سے متعلق تصور کرتے ہین۔ اور "اہل اسلام" حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق سمجتے ہین اور یہہ امر تصفیہ طلب ہے کہ ان تینون فریقون مین سے کس کا دعوی صحیح ہے آیت پانزدہم کے یہہ الفاظ (تیرے بہائیون مین سے) اہل یہود اور مسیحیون کے بالکل خلاف ہین اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند تہے بڑے فرزند کا اسم مبارک "اسمعیل علیہ السلام" ہے اور چہوٹے فرزند کا اسم شریف "اسحاق علیہ السلام" ہے حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام تہے جن کی نسل مین کل بنی اسرائیل ہین اور نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی اونہین کی نسل مین ہین اور کتاب استثنا کے باب سی و چہارم کے آیات دہم و یازدہم و دوازدہم مین بہی صاف طور پر بیان کردیا گیا ہے کہ "بنی اسرائیل" مین "موسیٰ علیہ السلام" کے مانند اونکے بعد کوئی نبی قایم نہ ہوگا اسلئے کہ خدا تعالی نے بلا واسطہ اون سے سرگوشی کی۔ اور اکثر آیات توریت شریف مین بہی

بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل مین موسی علیہ السلام کے مانند نبی نہین ہوگا پس اگر اس بشارت سی مراد
کوئی نبی بنی اسرائیل ہوتا تو آیت پانزدہم مین وہ الفاظ نہ ہوتے جو اوپر بیان کئے گئے ہین بلکہ اس
جگہہ دوم مین سے ہوتا لیکن جب (تیرے بہائیون مین سے) ہے تب ضرور اس سے مراد خارج
از بنی اسرائیل ہے۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ "بنی اسحاق" اور بنی اسمٰعیل باہم بہائی تہے۔ اور جب
بنی اسحاق کی طرف یہہ خطاب ہے کہ (تیرے بہائیون مین سے) تو اس کا مفہوم صاف (بنی اسمٰعیل)
ہے نہ کوئی اور پس اسکے بعد اسی بشارت کو بنی اسحاق سے متعلق کرنا آیت کے صریحی معانی سے
انحراف ہے اور جبکہ توریت شریف مین اکثر مقامات پر یہہ بیان کیا جا چکا ہے کہ کوئی نبی بنی اسرائیل
مین موسیٰ کے مانند نہ ہوگا تب اس آیت کو بنی اسرائیل سے متعلق کرنا اون تمام آیات کے خلاف ہے
سوا اسکے جس قدر انبیا علیہم السلام بنی اسرائیل مین گذرے اُن کے حالات تو بخوبی سب کو معلوم ہین
اور ذی علم لوگ بخوبی واقف ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
بہت کوئی نبی بنی اسرائیل مین نہین گذرا اس لئے کہ کوئی نبی "ذو شارع" نہین ہوا نہ کسی نبی نے نئی
شریعت جاری کی البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نئی شریعت جاری کی لیکن جو حالات حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے تہے اون سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کچہہ بھی مناسبت نہین تہی پس
کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثل نہین قرار پا سکتے اور اس مین
ذرہ شک نہین ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسحاق مین بے مثل گذرے ہین ایسی حالت مین
آیت پانزدہم کو بنی اسحاق سے متعلق قرار دینا بداہتاً غلط ہے۔ پس قطعاً (تیرے ہی بہائیون مین
سے) مراد (بنی اسمٰعیل ہین) اور بنی اسمٰعیل مین "حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" نبی ہوے
ہین جو بنی اسمٰعیل مین بے نظیر اور بے مثال تہے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسحاق مین
بے نظیر تہے پس مانند سے مراد یہی اپنی قوم مین بے نظیری ہے۔ فی الواقع حضرت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جسقدر ظاہر ہوے اور آپ پر تجلیات جیسی کچہہ ہوئی ہین اور فرقان مجید

کا نازل ہونا اور تمامی حالات ایسے نہیں ہیں جنکی نظیر ہو پس ہر طرح اگر آپ کی عظمت سی مشابہت ہو سکتی ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کو ہو سکتی ہے۔

لہذا اہل اسلام کا دعوی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اور مدعیوں کا دعویٰ محض بے دلیل ہے۔

آیات ہیجدہم و نوزدہم کا مطلب سمجھنے سے قبل آیت شانزدہم و ہفدہم کا مطلب سمجھ لینا چاہیئے جو حسب ذیل ہیں۔

(۱۶) اُس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حورب مین مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ مین خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین پھر دیکھون تا کہ مین مر جاؤن۔

(۱۷) اور خدا نے مجھے کہا کہ اونھون نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا۔

اور جن کا مطلب یہہ ہے کہ خداوند تعالی نے حورب مین مجمع کے روز اپنا جلال دکھایا تھا اور زلزلہ اور گرج اور سخت آگ اور بجلی کی چمک کے ساتھہ ظہور فرمایا تھا اور تمام مجمع نے خدا تعالی کی آواز سُنی تھی اور جلال خداوندی کی تمثیل دیکھی تھی جس سے اسقدر خوف لوگون پر طاری ہوا اور اسقدر لوگ ڈرے کہ اونھون نے چاہا کہ پھر کبھی وہ جلال خداوندی نہ دیکھین اور خداوند کی آواز نہ سنین۔ اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ اوس کے خوف سے مر جائین اونھین اوسوقت مین یہ خیال پیدا ہوا کہ جس پیغمبر پر خدا تعالی کا کلام اُتریگا اسی طرح بجلی کی چمک اور گرج کے ساتھہ اوتریگا اس وجہ سے اونھون نے یہہ خواہش کی کہ پھر کسی نبی کے مبعوث ہونیکے وقت یہہ واقعات ظہور مین نہ آئین اس لئے کہ ان واقعات سے خوف کے مارے مر جانیکا اندیشہ ہے اور خداوند تعالی نے اپنی رحمت سے اس استدعا کو منظور فرمالیا اُسی کا ان آیات مین تذکرہ ہے جس سے مقصود یہہ ہے کہ یہہ امر آیندہ بھی یاد رہے کہین ایسا نہ ہو کہ آیندہ کسی نبی کے مبعوث ہونے مین ان علامات کے ظہور کا انتظار کیا جاے جو تمہاری ہی استدعا پر موقوف کر دی گئی ہین۔

تمہاری استدعا کی منظوری کی وجہہ سے آیندہ اس قسم کی علامات کا ظہور نہین ہوگا۔ اسقدر
سمجہہ لینے کے بعد آیت ہجدہم کا مطلب اچہی طرح سمجہہ مین آسکتا ہے (کہ اپنا کلام اوس کے
منہہ مین ڈالونگا) سے کیا مراد ہے۔ اسلئے کہ "کلام الٰہی" کے نزول کا وہ طریقہ جو موسیٰ علیہ السلام
کے وقت مین تہا بندون کی استدعا پر موقوف کردیا گیا۔ اُس طریقہ پر تو کلام الٰہی نہین نازل ہوگا البتہ
"وحی" کے ذریعہ سے کلام الٰہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلقین کیا جائیگا۔ گو اس آیت مین "وحی"
کا نام نہین ہے اور نہ کوئی ذریعہ کلام الٰہی کے نبی تک پہونچنے کا اس آیت مین بیان کیا گیا ہے صرف عام
طور پر تلقین کا ذکر فرمایا گیا ہے جس مین "وحی" بہی شامل ہوسکتی ہے۔ اور چونکہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم پر وحی کے ذریعہ سے کلام الٰہی نازل ہوا اس لئے جو تلقین آیت مین عمومیت کے ساتہہ
ہے اس مین وحی جو ذریعہ خاص ہے ضرور داخل سمجہا جائیگا۔ بہرحال چونکہ آیت پانزدہم مین یہی
ارشاد تہا کہ (موسیٰ کے مانند) وہ نبی ہوگا اور اس آیت مین بہی یہہ ہے کہ (تجہہ سا ایک نبی برپا کرونگا)
تب عام خیالات ضرور اون واقعات کے انتظار کی طرف متوجہ ہوتے جو واقعات کہ حوریب مین
مجمع کے دن وقوع مین آئے تہے یا جس طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی تہی
بغیر اسکے کہ وہ سب واقعات ظہور مین آتے آیندہ نبی کو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مانند
تسلیم کرنے مین تامل کرتے اس لئے بندون کے شبہات رفع کرنے کے لئے آیات شانزدہم
و ہفدہم مین اُن واقعات کے ظہور مین نہ آنے کے وجوہ بیان فرمادئے ہین اور بجاے اُس کے
دوسرا طریقہ ارشاد فرمایا ہے جو اس آیت مین ہے کہ مین اپنا کلام اُسے تلقین کرونگا کہ بندون کو
آیندہ کوئی شک و شبہہ نبوت مین ہو نہ "موسیٰ علیہ السلام" کے مانند ہونے مین کوئی تامل رہے
اخیر جزو اس آیت ہجدہم کا یہہ ہے کہ (جو کچہہ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اون سے کہیگا)
جس کا مطلب یہہ ہے کہ جسقدر کلام الٰہی اوسے پہونچتا رہیگا اوسی قدر وہ وقتاً فوقتاً
سب لوگون کو سناتا رہیگا کوئی بات اپنی طرف سے نہین کہیگا جو بالکل مطابق واقعات کے

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے ایسے صادق تھے کہ دشمنوں اور مخالفوں
کو بھی آپ کی صداقت پر پورا یقین تھا کبھی کسی دشمن نے بھی آپ پر کوئی اتہام صداقت کے خلاف
نہین لگایا۔ اور ابتدائے نزول وحی سے جتنا جتنا کلام آلہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر
نازل ہوتا رہا آپ وقتاً فوقتاً اوسے سب کو سناتے رہے جس سے (فرقان مجید) مدون ہوگیا
اس آیت ہجدہم کے بھی ابتدا مین وہی ارشاد ہے جو آیت پانزدہم مین ارشاد تھا کہ (مین اونکے لئے
اون کے بھائیون مین سے تجھ سا نبی برپا کرون گا) اس مین (اونکے لئے) خطاب بنی اسحاق کی طرف
ہے اور (اونکے بھائیون مین) سے مراد (بنی اسمٰعیل ہے) جس سے ظاہر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام
کی بعد جو نبی ہوگا بلکہ بنی اسمٰعیل مین ہوگا دراصل خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو
وعدہ فرمایا تھا اور جس کا ذکر آیات شانزدہم و بستم و بست و یکم باب ہفدہم کتاب پیدایش مین ہے
اوسکا پورا ایفا یہ ہے کہ حضرت اسحاق کی نسل مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اُنکے
ہر فرزند کی نسل مین ایک ایسا نبی مبعوث کیا جو ایک دوسرے کی مانند ہوسکے۔

آیت نوزدہم کا مطلب نہایت صاف ہے کہ (جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لے کے
کہیگا نہ سنیگا تو مین اُس کا حساب اُس سے لونگا) یعنی باوجود اسکے ابھی سے سب لوگ
مطلع کردئے گئے ہین کہ ایک نبی بنی اسمٰعیل مین موسیٰ کی مانند مبعوث ہوگا اور صرف بندون کی
استدعا کے لحاظ سے اُس کی نبوت کے اظہار کے وقت وہ واقعات وقوع مین نہین آئینگے
جو واقعات موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین ظاہر ہوئے تھے بلکہ اُسی وحی کے ذریعہ سے
کلام تلقین ہوگا اس کے بعد جب جو کچھ وہ خدا تعالیٰ کے نام سے بیان کرے اُسے نہ ماننا
صریحاً جناب باری جل وعلیٰ شانہ کے احکام سے صریحی عدول ہے۔ اور صریح ایسا عدول
قابل مواخذہ ہے۔

کتاب استثنا



باب (۳۲) آیت (۲۱) اونہون نے اس کے سبب سے جو خدا نہین مجھے غیرت دلائی اور
اپنی واہیات باتون سے مجھے غصہ دلایا سو مین بہی اُنہین اُس سے
جو گروہ نہین غیرت مین ڈالونگا اور ایک بے عقل قوم سے اُنہین
خفا کرونگا۔

یہہ پنجاب بائیبل سوسئیٹی کا ترجمہ ہے جو عربی ترجمون کے بہی مطابق ہے جو ۱۸۱۱ء و ۱۸۴۴ء مین طبع ہوے ہین اور ابن ساباط کے ترجمہ کے بہی مطابق ہے لہذا نہ اس ترجمہ سے اختلاف کی کوئی وجہہ ہے نہ اصل عبرانی آیت سے مقابلہ کی ضرورت ہے فی الواقع اس آیت کا مضمون ایسا صاف نہین ہے جس سے اصل مقصود آسانی کے ساتہہ سمجہہ مین آجاے۔ غالبًا یہی وجہہ ہے کہ مترجمون کے خاص تصرفات سے یہہ آیت محفوظ ہے۔ بہرحال اس آیت کا مطلب یہہ ہے کہ بنی اسرائیل کی نسبت یہ ارشاد ہے کہ اونہون نے اُسکے سبب سے جو خدا نہین مجھے غیرت دلائی اور اپنی واہیات باتون (یعنی لغو حرکات) سے مجھے غصہ دلایا جس سے مراد وہ امور ہین جنکا توریت مین ذکر ہے۔ پس بلحاظ بنی اسرائیل کی بداعمالی اور شرارت کے یہہ ارشاد ہوا ہے کہ مین بہی انہین اُس سے جو گروہ نہین ہے غیرت مین ڈالونگا جس سے مراد "بنی اسمعیل" ہین اس لئے کہ

بنی اسحاق اس وجہ سے کہ ذی علم تھے سلطنت اور نبوت اونہین مین تھی اور بنی اسمٰعیل محض جاہل سپاہی تھے جن کی بنی اسحاق کی نظر مین مطلقاً کوئی وقعت نہین تھی اور وہ اونہین محض بیوقعت سمجھتے تھے۔ پس بلحاظ بنی اسحاق کے خیالات کے یہہ ارشاد ہوا ہے کہ ایسا کرون گا جس سے تم غیرت مین پڑو یعنی بنی اسمٰعیل کو تمپر وقعت دیدون گا تمھین اُن کا محتاج کردون گا تاکہ تمھین غیرت آئے۔ آگے اس سے زیادہ صاف الفاظ مین یہہ ارشاد ہے کہ ایک بیعقل قوم کے اونہین خفا کرونگا۔ یعنی (بنی اسمٰعیل) سے جو محض بیعلم بے عقل نرے دلیر اور بہادر لوگ تھے اونکی وقعت سے تمھین رنجیدہ کرون گا۔ فی الحقیقت بنی اسمٰعیل بنی اسحاق کے بنی عم تھے اور یہہ انہین مختلف وجوہ سے محض بیوقعت سمجھتے تھے اونکی ترقی اون کا دست نگر بننا اون کا محتاج ہونا ان کے لئے سخت رنج دہ امر تھا لیکن خداوند کریم نے اُنہین مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین کو مبعوث کیا جنکی وجہ سے بنی اسمٰعیل کی حالت ہی بدل گئی بجائے جہل کے اُنہین وہ علم عطا فرمایا گیا کہ اس وقت جسقدر علوم موجود ہین ان مین سے اکثر کے وہ موجد اور اکثر کے مدون اول وہی ثابت ہوتے ہین۔ تمامی مورخان انگلستان ایڈورڈ گن۔ ہنری لوئیس۔ ڈاکٹر ہیلی۔ سدرلینڈ۔ فرانسیسی سکندر ہمیلت نے صاف طور پر اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ ہمارے فضل وکمال کا سرچشمہ عرب ہے اور بہتیرے محقق مورخون کی تحقیقات کا یہی نتیجہ ہے کہ اب جو دنیا مین علوم رائج ہین ان مین سے کوئی بھی ایسا علم نہین ہے جس کے بانی یا مدون عرب نہ ہون جسکی نظیر بنی اسرائیل مین نہین مل سکتی علی ہذا تہذیب اخلاق تدبیر منزل سیاست مدن مین علمی عملی دونون قسم کی وہ بے نظیر لیاقت بنی اسمٰعیل کو حاصل ہوئی جسکی بنی اسحاق مین کوئی نظیر نہین ہے الہیات اور تصوف اور توحید ہی مین بنی اسمٰعیل بالکل بے نظیر نہین ثابت ہوے بلکہ زہد و اتقا اور خداشناسی اور خداپرستی مین بھی بالکل بے مثل ثابت ہوے۔ غرض دین و دنیا کی کوئی ایسی خوبی باقی نہین رہی جو انہین نہ عطا ہوئی ہو جو کچھہ

بنی اسحاق کو ابتدا سے اخیر تک جزاً جزاً ملا مجموعی طور پر اُس سے بہت زیادہ سب کچھ انہین وقت
واحد مین عطا ہوا۔ اور جس طرح انپر آثار رحمت ظاہر ہوے بنی اسرائیل پر آثار غضب نمایان
ہوے۔ جو کچھ انہین عطا ہوتا گیا اُن سے سلب ہوتا گیا۔ تا آنکہ وہ اپنی نتیجہ کردار کو پہونچے اور انہون نے
وہ ترقی حاصل کی جو کسی کے وہم و گمان مین بہی نہ تہی۔ اور جو قوم کہ بنی اسحاق کی نظر مین حد سے
زیادہ حقیر اور ذلیل تہی اُس قوم کی ایسی ترقیات جن کی اُن مین نظیر بہی ملنی مشکل تہی۔ جسقدر اون پر
شاق گذری ہونگی اظہر من الشمس ہے اور ساتہہ ہی اسکے اُن کا بنی اسمٰعیل کا دست نگر اور
محتاج بننا اونکے لئے جداگانہ عذاب عظیم تہا۔ پس گو اس آیت مین بنی اسمٰعیل کا ذکر ہے لیکن
اس ذکر سے مقصود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اس لئے کہ بنی اسمٰعیل مین سوا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی شخص ایسا پیدا نہین ہوا جسکے حالات باعث غیرت بنی اسحاق ہوتے یا
باعث رنج و ملال بنی اسرائیل ہوتے۔ صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حالات ایسے تہے جن پر
الفاظ مندرجہ آیت صادق آسکتے ہین اور صرف آپ ہی بنی اسمٰعیل کی ردی حالت کے تغیر کا سبب ہین
اور آپ ہی کی وجہ سے وہ ردی حالت دنیا بھر کی خوبیون کے ساتہہ بدل گئی۔ اور بجاے معائب
کے وہ خوبیان پیدا ہوگئین جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ پس فی الحقیقت یہہ آیت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہے اسلئے کہ آپ کے سوا بنی اسمٰعیل مین کوئی ایسی صفات کا
شخص نہین گذرا۔ اور نہ بنی اسمٰعیل کے سوا کوئی اور قوم اس آیت کا مفہوم قرار پا سکتی ہے گو بنی اسرائیل کو
بخت نصر نے بہی بہت ستایا گرفتار کر کے لے گیا۔ مدت دراز تک بابل مین رکہا۔ رومیون نے
بنی اسرائیل کو بہت ستایا لیکن وہ دونون نامور اور قوی گروہ تہے نادان پر (گروہ نہ ہونا)
صادق آسکتا ہے۔ نادان پر بے (عقلی) صادق آتی ہے۔ اس لئے کہ فی الواقع وہ لوگ بے عقل
نہین تہے بلکہ عقلمند لوگ تہے سوا اسکے اس آیت مین جدال و قتال اور آفات کا کچھہ ذکر نہین ہے
نہ کسی قسم کا اون سے ضرر پہونچنے کا ذکر ہے صرف (غیرت مین ڈالنے) اور (خفا کرنیکا) ذکر ہے

جس کے مفہوم سے وہ آفات خارج ہین جو بخت نصر اور رومیون سے پہونچین - فی الواقع بخت نصر اور رومیون کے آفات وہ واقعات ہین جن کا ذکر کتاب استثنا کے باب بست و ہشتم سے باب سی و دویم تک ہے - اون واقعات سے اِس آیت کو مطلقاً تعلق نہین ہے - اور اس آیت کا مصداق سوا بنی اسمٰعیل کے کوئی قوم نہین ہو سکتی -



کتاب استثنا

باب (۳۳) آیت (۲) اور اوس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیون کے ساتھہ آیا۔ اور اوس کے دہنے ہاتھہ ایک آتشی شریعت اون کے لئے تھی۔

ایضاً ایضاً (۳) ہان وہ اوس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اُسکے سارے مقدس تیرے ہاتھہ میت ہین اور وہی تیرے قدمون کے نزدیک بیٹھے ہین اور تیری باتین مانین گے۔

یہہ پنجاب بائیبل سوسیٹی کا ترجمہ ہے اصل آیات دویم وسویم کتاب استثنا باب سی وسوم عبرانی ہین
یہوواہ مِسِّینَا بَا وِزَارَحْ مِسّٰعِیرلَامُو ھُوفِیعَ مِھَرپَارَانْ وِاَتَاہ مِرِبْ
بُوتْ قُودِشْ مِیِ مِینُوَاشْ دَتْ لَامُوَاَفْ حُوبِبْ عَمِّیم کُلْ قِدُوشَاوَ
وِھِمْ تُوکُّو لِرَاغْلیِکَا یِسَّا مِدَّبُرُوتِخَا ۱۸۱۱ء مین عربی مین جو ترجمہ عہدین کا پادریوں
نے طبع کرایا ہے اُس مین آیت دوم کا یہہ ترجمہ درج ہے دقسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے

طور سینا سے اور ظاہر کیا اپنے نور کو کوہ شعیر سے اور ظاہر کیا اوسکو کوہ فاران سے اور آیا مقدس ٹیکری پر ایک ایسی شریعت کے ساتھہ جو اوس کے داہنے جانب سے اونکے لئے نور ہے) ابو ہاشم نے جو ترجمہ نقل کیا ہے وہ یہہ ہے کہ (اللہ تعالی طور سینا سے آیا اور ظاہر ہوا لوگون پر ساعیر سے اور چڑھ گیا فاران پر جبال فاری اور اُسکے ساتھہ واہنی جانب طور پر کی ایک ٹیکری تھی) اس آیت کے تینون ترجمہ کسیقدر مختلف ہین جن مین سے دو ترجمے تو پادری صاحبون ہی کے ہین پس جب ترجمہ بالکل متحد نہین ہین تب اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ اصل عبرانی آیت پر غور کیا جاوے اور اوسکے معانی سمجھے جاوین۔ فی الواقع ترجمہ کے لئے نہایت اعلی درجہ کی معلومات درکار ہے تا وقتیکہ مترجم اصلی محاورت اور لغات سے بخوبی واقف نہین ہو اور دونون زبانون مین پوری مہارت نہ رکھتا ہو۔ ایک زبان کے خیالات دوسری زبان مین ادا نہین کرسکتا۔ عموماً آسمانی کتابین چونکہ سب سے زیادہ مشکل ہوتی ہین اور فصاحت اونکی حد سے زیادہ بڑہی ہوئی ہوتی ہے اسوجہ سے ترجمہ بہت ہی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین آیت دوم کا ترجمہ یہہ لکھا ہوا ہے کہ (اللہ تعالی سینا سے آیا اور سعیر سے اوٹھا اون کے واسطے چمک نکلا فاران کے پہاڑ سے اور آیا دس ہزار مقدس کے ساتہہ اُسکے داہنے ہاتھہ مین آتشی شریعت ہے) گو یہہ ترجمہ کسیقدر پنجاب بائبل سوسیٹی کے ترجمہ سے ملتا جلتا ہے تاہم مختلف ہے ان سب ترجمون کو اصل آیت دوم سے مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۱۱ع کی مترجمہ بائبل کا ترجمہ بمقابلہ باقی ترجمون کے زیادہ درست ہے گو کما حقہ جیسا عمدہ ترجمہ ہونا چاہیئے تھا یہہ بھی نہین ہے تاہم یہہ زیادہ قریب الفہم ہے اور نیز مسیحی مترجمین کا ترجمہ ہے۔ جو ہر طرح باقی دو مسیحی ترجمون پر مرجح ہے یہہ دونون ترجمے بہت قریب زمانہ کے ہین اور وہ بہت قدیم زمانہ کا ہے اور اوسکے مترجم زیادہ ذی علم اور معتبر لوگ تھے۔ پس ان جدید ترجمون پر بہر طرح وہ ترجمہ مرجح ہے۔ اُسیکے اعتبار سے آیت کے معانی پر بحث ہونی چاہیئے اُسی کے لحاظ سے آیات کا مفہوم اور مقصود سمجھنا چاہیئے

مفسران بائیبل نے ان آیات سے متعلق اپنی مختلف رائین ظاہر کی ہین بشب ہال کی راے ووڈوالی
رحیرڈومنٹ" نامی تفسیر مین یہہ لکھی ہوئی ہے کہ

خداتعالی نے چمکتے ہوے آفتاب کی طرح اپنا نور اسرائیلیون پر ڈالا اوراس بات کو
بیابان مین داخل ہونے کے وقت سے شروع کیا اور برابر بڑہتا گیا۔ زمین اودوم پر سے جب
وہ گذرے رستہ بہر اون پر طالع رہا اور روشنی کے ساتہہ وہ پہر کے مانند چمک نکلا جبکہ
اوس نے اسرائیلی بزرگون کو اپنے فیض سے بڑا حصہ دیا اوراوس نے اپنی قوم کے دس ہزار
قوی فرشتون سے حفاظت کی۔ جن کے روبرو اوس نے اپنی شریعت جلال اورہیبتناک
طورسے آگ مین اسرائیلیون کو دی۔

مسٹر پایل کا قول یہہ ہے کہ۔

گویا یہہ کہا گیا ہے کہ یہہ قوم پسندیدہ ہے جس پر اسکی بڑی مہربانی ہے جن کو خدا نے
بیشمار فرشتون کے گروہ کے ساتہہ ظاہر کیا جسکے ساتہہ خدا کی حضوری کی علامتین تہین
جب کوہ سینا پر آئی اوس نے اونکو اپنے جلال کے بادل سے بحفاظت تمام بطور معجزہ کے
عرب کے جنگل اور فاران کے بیابان اور اودمیہ کے کنارون سے بحافظت تمام لے لیا۔

بشب گدر کا قول ہے کہ

آتشی شریعت اس لیے کہا کہ آگ مین یہہ باتین فرمائی تہین۔

غرض علماے مسیحی کی تو اسی قسم کی تفاسیر ہین جن کا تذکرہ محض غیر ضروری ہے۔

فی الواقع "طور" وہ پہاڑ ہے جہان حضرت موسی علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی۔ اور خداوند تعالی
نے اپنے تکلم سے موسی علیہ السلام کو اعزاز بخشا اور "ساعیر" وہ پہاڑ ہے جو ملک شام مین واقع ہے
اور جہان سے حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت کا ظہور ہوا" اور فاران" وہ پہاڑ ہے جو مکہ مین واقع ہے
اور وہین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور خداوند تعالی نے اسی پہاڑ پر

حضرت کو اظہار نبوت کا حکم دیا جس سے ثابت ہے کہ انہین تینوں مقامات سے جناب باری
کی خاص قسم کی شانون کا ظہور ہوا۔ اور انہین تینوں مقامات سے نہایت اولو العزم انبیا علیہم السلام
کی شریعتون کا اظہار ہوا۔ پس آیت دوم سے مراد یہی تین واقع ہین اور بلحاظ مظاہر و مدارج کے ہر مظہر سے
متعلق خاص مدارج کے الفاظ استعمال کئے گئے ہین جیسے کہ (سینا سے آیا) اور (سعیر سے
اون پر طلوع ہوا) سے ظاہر ہوتا ہے اور فاران کی پہاڑی سے وہ جلوہ گر ہوا) مین اور الفاظ
اول الذکر مین تفاوت ہے۔ (آنا) اور (طلوع ہونا) اور (جلوہ گر ہوتا) مین مین فرق ہے۔ طلوع
ہونے سے ایک بالکل ابتدائی حالت مراد ہو گی جس سے زیادہ (آنا) کا مفہوم ہے اور ان دونون
سے زیادہ (جلوہ گر ہونا) ہے جو فی الواقع مطابق واقعات ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ
کے واقعات اور اونکی شریعت کی وسعت اور اونکی امت کے حالات کو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے زمانہ کے واقعات اور اونکی شریعت کی وسعت اور اونکی امت کے حالات کے ساتھہ مطابق
کیا جائے تو بمقابلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ من
کل الوجوہ گویا طلوع ہی تہا اور جب اون دونون الوالعزم انبیا علیہ السلام کے حالات سے حضرت
خاتم الانبیا علیہ السلام کے حالات کا مقابلہ کیا جائے اور آپ کی شریعت کی وسعت اور آپ کی
امت کے حالات پر غور کیا جائے تو اس مین ذرا شبہ باقی نہین رہتا کہ بمقابلہ اونکی (جلوہ گری)
کا درجہ خاتم الانبیا ہی کی نبوت کا زمانہ ہو سکتا ہی نہ اور کوئی زمانہ گو یہہ مضمون بہت تفصیل طلب ہے
جو تفصیل بالکل تاریخی واقعات ہین اور جنہین ہر شخص کتب تاریخ سے دیکہہ سکتا ہے لہذا بخوف طوالت
یہان تفصیلی واقعات لکھنے مین تامل ہے بشپ ہال کی راے محض بیدلیل اور خلاف واقعات
ہے اس لئے کہ اونہون نے اپنا یہہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس آیت مین علاوہ (سینا) کی ہر جگہہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہین لیکن یہہ ایسا خیال نہ تہا جو بلا دلیل تسلیم کیا جا سکتا۔ گو (سینا)
کے واقعات تو خود توریت سے معلوم ہو سکتے ہین دو (سعیر) کی نسبت اسمین وہ واقعات

ظاہر کرنے چاہیئے تھے جو بمقام سعیر ظہور مین آئے تھے جنہین وہ اس آیت کے اس اشارہ کا مفہوم قرار دیتے ہین۔ علی ہذا "فاران" کے واقعات اُنہین ثابت کرنے چاہیئے تھے جو (جلوہ گری) کا مفہوم ہو سکتے تھے توریت شریف سے تو بخوبی ثابت ہے کہ سب سے زیادہ ظہور قدرت باری جل و علی شانہ ملک مصر مین ہوا تھا اور "سینا" ہی پر تجلیات عظیم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوئین وہین اونہین نبوت عطا ہوئی معجزات عطا ہوے جسکی نظیر اونکی باقی عمر مین نہین ہے نہ سعیر پر کوئی ایسا واقعہ پیش آیا نہ فاران پر جو "سینا" کے واقعات کے عشر عشیر بھی ہو محض معمولی نصایح تو "طلوع" کا مفہوم ہو سکتے ہین (نہ جلوہ گری) کا اور فی الواقع ان ہر سہ مقامات سے متعلق اس آیت مین واقعات اعظم مراد ہین نہ معمولی واقعات اور ضرور ہے کہ انتہائی واقعات کوہ "فاران" کے اور ابتدائی واقعات کوہ "سعیر" کے ثابت ہون لیکن خود توریت شریف سے معاملہ بالعکس ثابت ہوتا ہے کہ "انتہائی امور" کا ظہور موسیٰ علیہ السلام کے لئے "کوہ سینا" ہی پر ہوا ہے جو کچھہ وہان ہوا ہے اور کہین اوس کے مساوی بھی نہین ہوا۔ تب بشب ہال کا استدلال کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر چند منٹ کے لئے خواہ مخواہ اس استدلال کو مان بھی لیا جاے تو آیت سوم سے اُسکی تردید ہوتی ہے اس لئے کہ آیت سوم کا ترجمہ اسی تفسیر مین یہہ درج ہے (ہان اُس نے محبت کی قومون سے) حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سوا قوم اسرائیل کے اور اقوام مین نہین پہیلی تب یقیناً سب قومون سے محبت کرنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہین قرار پا سکتے ضرور ہے کہ سب قومون سے محبت کرنیوالا کوئی اور ہو اس لئے کہ یہہ تو صرف اسرائیلون ہی سے محبت کرنیوالے تھے پس کوئی صورت ایسی نہین ہتی جو بشب ہال کی راے سے اتفاق کرنیکا موقعہ ہو۔ اس مین ذرہ شک نہین کہ اس آیت مین تین اولوالعزم انبیا علیہ السلام جداگانہ مراد ہین کسی ایک نبی سے متعلق یہہ آیت نہین ہے خواہ مخواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی سے متعلق کیا جاتا ہے اس وجہ سے یہہ دقتین پیدا ہوتی ہین۔ تاوقتیکہ کوہ سعیر کے ایسے عظیم الشان

واقعات نہ ثابت کئے جائین جو (طلوع) کا مفہوم پورا کرنے کے لئے کافی ہون - اور فاران کے ایسے
واقعات نہ ثابت کئے جائین جو (جلوہ گری) کی شان کے مناسب ہون اوس وقت تک لبشب ہال کی
راسکو کوئی تسلیم نہین کرسکتا اور حالات سے ہرگز یہہ امید نہین ہوسکتی کہ کچھہ بھی حضرت موسیٰ سے متعلق
کوہ سعیر یا کوہ فاران پر ایسا ثابت کیا جاسکتا ہے جو کوہ سینا کے واقعات کے برابر یا اوس سے
برتر ہو - بلکہ توریت شریف سے اس کے برعکس ثابت ہے کہ کوہ "سینا" سے بڑہ کر نہ کہین
موسیٰ علیہ السلام پر تجلیات ہوئین نہ ایسے امورات اعظم ظہور مین آئے جیسے کہ وہان ظہور پذیر ہوے
لہذا اس سے برخلاف لبشب ہال کی راے کے یہہ ثابت ہے کہ "کوہ سعیر" اور "کوہ فاران" سے
اس آیت مین ہرگز حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد نہین ہین - بلکہ اون سے مراد دیگر انبیا علیہم السلام ہین
جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور خود اس باب کی آیت اول یہہ ہے (یہہ وہ برکت ہے جو موسیٰ ؑ
نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی) جس کے بعد وہ آیت دویم ہے جس پر اسوقت
تک بحث کی گئی ہے پس اس آیت اولین سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
بنی اسرائیل کو کوئی نعمت غیر مترقبہ عنایت فرمائی اور یہہ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
زمانہ کے واقعات تو نہ راز مخفی تھے نہ وہ کوئی ایسی شے تھے جیسا کہ آیت سے معلوم ہوتا
ہے نہ صرف وہ ایسی شے تھے جو ہر زمانہ مین ہمیشہ کے لئے مفید ہوتے بلکہ بہت بڑی برکت وہ ہے
جو آیندہ اور اولوالعزم انبیا علیہم السلام کی بشارت تھی اور چونکہ اُن مین سے ایک خاتم الانبیا علیہ السلام
کی بشارت تھی جنکی حکومت ختم دنیا تک قایم رہے گی اور ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت
تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث ہونیوالے تھے پس یہہ بشارت ضرور ایسی برکت
تھی جو اونہین قیامت تک گمراہی سے محفوظ رکھہ سکتی تھی - لہذا اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ
آیت دوم مین کوئی معمولی بات نہین بیان کی جائیگی بلکہ نہایت غیر معمولی اور نہایت مفید امر بیان کیا
جاے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات تو بنی اسرائیل کو عام طور پر معلوم ہی تھے

وہ اون کے لئے بالکل معمولی بات تھی اون کا تذکرہ صرف اون کا ذہن امثال آیندہ کی طرف منتقل ہونے کے لئے کیا گیا تہا تاکہ اچھی طرح بنی اسرائیل کی سمجھ مین آجائے کہ جس طرح ہمارے موجودہ زمانہ مین واقعات پیش آئے ہین اسی طرح آیندہ زمانہ مین سعیر اور فاران مین انہین واقعات سینا کے مانند واقعات ظہور مین آئین گے اور مبدء فیاض جل وعلی شانہ کوہ سعیر سے طلوع فرمائے گا اور کوہ فاران پر مکمل طور پر جلوہ گر ہوگا اور وہ ان آیندہ اعظم ترین واقعات سے مطلع رہین تاکہ انہین کوئی شک نہ پیدا ہو اور دنیا اور آخرت سب کچہہ نہ کہو بیٹھین۔ پس درحقیقت بخشش کا لفظ ایسے ہی کسی بے حد مفید امر پر صادق آسکتا ہے نہ محض تحصیل حاصل اوسکا مفہوم ہوسکتا ہے جیسا کہ ذی علم مفسرین نے خیال کیا ہے باقی جو کچہہ بشب ہال نے اخیر جز آیت سے متعلق تفسیر فرمائی ہے اوسکی وجہ غلطی ترجمہ ہی وہ ترجمہ ہی اصل آیت کا نہین ہوسکتا جو انہون نے خیال کیا ہے اور جو اس تفسیر مین درج فرمایا ہے بلکہ ترجمہ جز اخیر کا بموجب عہدین مترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۱۱ء ہے جو اوپر نقل کیا جاچکا ہے اور جسکے مقابلہ سے اصل ترجمہ ہی اس مفسر کا غلط ثابت ہوتا ہے پس تفسیر ایسی حالت مین غلط قرار پائیگی۔ علی ہذا بشب کدر کا قول بہی اسی غلطی ترجمہ پر مبنی ہے۔ اسلئے کہ ترجمہ کے الفاظ یہہ ہین۔ "ایک ایسی شریعت کے ساتہہ جو اوسکے داہنی جانب سے اونکے لئے نور ہے" نہ اس آیت کے کسی لفظ کا "آتشی شریعت" ترجمہ ہوسکتا ہے نہ آتشی شریعت سے کوئی بحث ہے نہ آتشی شریعت کی تشریح اور تفسیر کو اصل آیت سے کچہہ تعلق ہے باقی رہے اس جز آیت کے مطالب وہ بہت صاف ہین عبارت (جو اوسکی داہنی جانب سے) اسکے مساوی ہے کہ کہا جائے (جو اوسکی راستی سے) دست راست سے عموماً (راستی) کو تشبیہ دیجایا کرتی ہے اور نیز جانب راست یا سیدہی طرف سے بہی مراد راستی ہوا کرتی ہے اور بعض اوقات عظمت اور بہتری مراد ہوتی ہے پس "فاران" سے جس شریعت کا ظہور ہوگا وہ شریعت اعظم ترین شرایع یا بہتر ترین شرایع یا شریعت راست ہوگی اور یہہ امر بہی مطابق واقعہ ہے کہ "شریعت محمدیہ" بلحاظ توحید و تمجید و تحمید باری جل وعلی شانہ

اور بلحاظ عبادات و اخلاق و قانون سیاستی و تمدنی ہر طرح سب شرایع سابقہ سے بدرجہا بہتر ہے اور خود جناب باری جل علی شانہ نے اس امت کو (خیر امۃ) بہترین امم ارشاد فرمایا ہے اور شریعت اسلامیہ" محض راستی اور حق پر مبنی ہے۔ اور (اونکے لئے نور ہے) یہہ بہی نہایت صاف ہے امت کے لئے شریعت نور ہے۔ عام طور پر "شریعت اسلامیہ" کو اُمت خیر الامم" نور محض سمجہتی ہے۔ گو شریعت کا نور ہونا بہت تفصیل طلب امر ہے لیکن اہل اسلام سے تو یہہ امر اس وجہہ سے پوشیدہ نہین ہے کہ اونکی مذہبی کتابون مین اسکی بخوبی تصریح موجود ہے اور غیر مذاہب کے لوگون کو اسکے سمجہنے کی چندان ضرورت نہین ہے تاہم اسقدر مختصر طور پر بیان کردینا کافی ہے کہ روشنی ہی رہبر ہوا کرتی ہے جو کچہہ دن کی روشنی مین ہو سکتا ہے اندہیری رات مین نہین ہو سکتا۔ پس شریعت اسلامیہ کی وہ روشنی ہے جس نے ہزارون لاکہون اشخاص کو اصلی مقام تک پہونچا دیا۔ اس امت کے علما اور اولیاء اللہ تعالی کی تعداد اونکی سوانح عمریون کے دیکہنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ "شریعت اسلامیہ" کیسا نور ہے جس نے علما اور اولیاء اللہ تعالی کی تعداد کس قدر بڑہا دی ہے جسکی ہبوط آدم علیہ السلام کے بعد سے اس شریعت کے ظہور تک کے زمانہ مین نظیر ملنی ممکن نہین بلکہ یقیناً اُتنے زمانہ کے اولیاء اللہ کی صحیح تعداد کو اس وقت تک کے امت محمدی کے اولیاء اللہ کی تعداد سے مقابلہ کیا جاے تو معلوم ہو کہ اتنی سی مدت مین اولیاء اللہ کی تعداد مین کسقدر بیشی ہوئی ہے اور ابہی اور آئندہ بہت زمانہ باقی ہے۔

آیت سوم کا ترجمہ تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین حسب ذیل لکہا ہوا ہے۔

ہان اوس نے محبت کی قومون سے سارے اوسکے مقدس تیرے ہاتہہ مین ہین اور وہ جہکتے ہین تیرے قدمون پر اوٹہاتے ہین تیری باتون مین سے)

ہنری اسکاٹ نے بہی یہی ترجمہ کیا ہے لیکن تہوڑا سا اختلاف بہی کیا ہے جو یہہ ہے کہ بجاے فقرہ اخیر (اُٹہاتے ہین تیری باتون سے) یہہ لکہا ہے کہ (ہر ایک اون مین کا اوٹہاسے گا تیری باتون سے

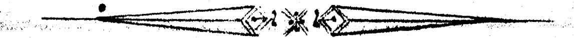
اوران دونون مفسرون کا ترجمہ پنجاب بائیبل سوسیٹی کے خلاف ہے۔ پنجاب بائیبل سوسیٹی نے
ابتدائی الفاظ آیت کا ترجمہ یہہ کیا ہے کہ (ہان اُس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے) جسکے خلاف
دونون مفسران مذکورہ نے یہہ ترجمہ کیا ہے کہ (ہان اوس نے محبت کی قومون سے) بلکہ ترجمۂ عربی
مطبوعہ ۱۸۱۱ء اور ترجمہ ابن سابا ماسے بہی اس جز آیت کے اُس ترجمہ کی تائید ہوتی ہے جو مفسران
مذکورہ نے کیا ہے اور خود بائیبل سوسیٹی نے دوسرے مقامات پر ان الفاظ کا ترجمہ آیت سوئم کے
ترجمہ کے خلاف کیا ہے ملاحظہ ہو کتاب پیدایش کے باب چہل ونہم کی آیات دہم کا جز اخیر یہہ ہے
(وِلُوْلِقْهَتْ عَمِّيمْ) جس کا ترجمہ بائیبل سوسیٹی نے یہہ کیا ہے (اور قومین اوسکے پاس اکٹہی
ہونگی) اور اسی جزو اول آیت سوم کے ساتہہ مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہوسکتا ہے کہ جس لفظ
کا ترجمہ "قومین" آیت مذکورہ مین کیا تہا اُسی لفظ کا ترجمہ اس آیت مین "قوم" کیا ہے اور کوئی
وجہہ اسکی نہین ہے کہ ایک ہی لفظ کے ایک آیت مین جمع کے معنی ہون اور دوسری آیت مین
اوسکا مفہوم مفرد ہو۔ پس "قوم" غلط ہے "قومین" صحیح ہے۔ اور یہہ غلطی بہی اتفاقی نہین ہے
بلکہ کسی خاص غرض سے "قومون" کی جگہہ "قوم" واحد ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو اغلباً یہی غرض
ہوگی کہ آیت دوئم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی تک محدود کرنے کی سعی کی جاسے بہرحال چونکہ
چار مترجمون کو اس پر اتفاق ہے کہ ترجمہ "قومین" درست ہے نہ "قوم" اور آیت سے بہی اُنہین چارون مترجمون
کے ترجمہ کی تائید ہوتی ہے لہذا اُنہین کا ترجمہ اس جز سے متعلق صحیح ہے پنجاب بائیبل سوسیٹی کا ترجمہ اس سے متعلق
غلط ہے اسقدر ترمیم کے بعد باقی ترجمہ پنجاب بائیبل سوسیٹی کا اس آیت سے متعلق غیر صحیح نہین ہے۔ نہ اوسکی
بابت ہمین کچہہ لکہنا ضرور ہے۔ غرض صحیح ترجمہ آیت سوئم کا یہہ ہوگا۔

(ہان اوس نے محبت قومون سے اُسکے سارے مقدس تیرے ہاتہہ مین ہین اور وہ
تیرے قدمون کے نزدیک بیٹہے ہین اور تیری باتین مانین گے۔

جس کا مفہوم یہہ ہے کہ وہ "شارع" جس کا ظہور فاران سے ہوگا سب قومون سے محبت کریگا

اور اونکے امت کے مقدس اوسکے ہاتھہ مین رہین گے۔ اور اوسکے قدمون سے جدا نہ ہونگے اور اوسکے احکام کی تعمیل کرینگے اور دل سے اوسکی باتین مانین گے جو درحقیقت مطابق واقعات ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب قومون سے محبت رکھتے تھے یہودی نصرانی صنم پرستان عرب آتش پرست کوئی کسی قوم کسی مذہب کا کیون نہو اسلام قبول کرنیکے بعد آپ سب مسلمانون سے مساوات کے ساتھہ محبت رکھتے تھے اور اسلام قبول کرنے سے قبل بھی بحیثیت بندۂ خدا ہونیکے آپ ہر شخص کی بھلائی چاہتے تھے آپ کی محبت آپ کی شفقت آپ کی عنایت عام تھی کسی خاص قوم یا کسی خاص فرقہ کے ساتھہ مخصوص نہین تھی۔ اور مقدسین بیت المقدس بالکل آپ کے فرمان بردار تھے اور بالکل آپ کے ہاتھہ مین تھے۔ اور صحابہ کرام کو اسقدر آپ سے محبت تھی کہ کسی طرح وہ آپ کے قدمون سے جدا نہین ہوسکتے تھے اور کسی طرح وہ جدائی گوارا نہین کرسکتے تھے۔ اور آپ کے احکام کی تعمیل جس صداقت اور مستعدی کے ساتھہ ہوئی ہے اور آجتک ہورہی ہے اظہر من الشمس ہے یہہ حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات سے مطابق نہین ہین اسلئے کہ سوا ایک قوم بنی اسرائیل کے اور کوئی قوم آپ کی شریعت کے تابع ہوئی نہ آپ کو کل اقوام سے محبت کرنیکا موقع ملا نہ بنی اسرائیل کے سوا کوئی اور قوم آپ کی مورد عنایت ہوئی نہ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعلقات حالات متذکرہ کے مطابق ہین جس سے بخوبی مفسرین بائبل کے خیالات کی تردید ہوتی ہے اور اس مین ذرا شک نہین کہ آیت دوئیم مین دو انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونیکی بشارت ہے اور یہہ امر بخوبی ثابت ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنے اخیر زمانہ مین آیندہ واقعات سے اچھی طرح مطلع کردیا تھا تاکہ وہ اُن آفات سے محفوظ رہین جنکا ناواقفیت مین اونکا شکار ہونا ممکن تھا فقط

تمت بالخیر



اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم و ہر زبان کی کتابین اردو و ہندی
فارسی - عربی - نہایت خوشخط صحیح و عمدہ جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی
مصالے سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون و محکمہ بندوبست اور
چنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع تینتیس برس سے
اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہی
اور اسکی شہرت و نیک نامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین کتب بہ نسبت
اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف و عمدہ چھاپی جاتی ہین جن صاحبون کو
کچھہ چھپوانا ہو اونکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے
نمونہ کے لئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین فقط

المشتہر

محمد قادر علی خان صوفی مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ